اشتہار

یہ کتاب خاص واسطے مومنین شیعہ اثنا عشری کے
چھپی ہے حضرات اہلسنت وجماعت نہ خریدیں نہ دیکھیں
بعونہ تعالےٰ شانہ کہ نسخہ متبرکہ

مودت الاسلام

یکے از مصنفات جناب تقدس مآب حاج
غلام حسن خانصاحب دام اقبالہ - بمقام لکھنؤ محلہ
فراشخانہ وزیر گنج بتاریخ ۱۵ ماہ رمضان ۱۳۰۲ھ

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

فہرست کتاب مودت الاسلام

دیباچہ

باب اول آیات کلام اللہ شریف پنجاہ و شش آیہ

باب سیوم دربارہ خشت و ستان و دشمنان ایمہ معصومین

تمام شد

لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ

یہ کتاب مستطاب مودت الاسلام جا بجا سے
نحیف نے دیکھی ماشاء اللہ طرز خوب اور اسلوب مرغوب ہے
حق تعالیٰ اسکے مولف عالیمراتب والامناقب
شاعر ماہر حبیب لبیب حسیب نسیب مومن دیندار
مخلص حیدر کرار مداح امام انس وجنۃ الحائز بکل بیت بیتاً
فی الجنۃ خان عالیشان والا دودمان غلام حسن خان صاحب
[illegible] کو خدا اجر جزیل اور ثواب جمیل عطا فرمائے
اور [illegible] کی توفیق زیادہ کرامت کرے وہو الموفق والمعین ۵

سید علی محمد

مطبع حسینی اثنا عشری میں سید عابد علی کی اہتمام سے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واہ واہ سبحان اللہ جلّ جلالہٗ و جلّ شانہٗ کیا جلوہ قدرت صانع پاک پروردگار عالم کا
کہ جسکی ادنیٰ صنّاعیٔ حکمت سے کیسے کیسے نقش و نگار و گل و بوٹے رنگ برنگ کے بوستانِ
جہانمین نظر آتے ہین کہ اوسکے نظارہ سے عقل بشر حیران ہی اور اربعہ خلاط یعنی آب و آتش
و خاک و باد سے طرح طرح کے صورتین مختلف یکے با دیگرے پیدا کی ہین کہ جسکی اصل کو عالم
ملکوت نے سجدہ کیا ہی اور کیسے کیسے مرتبے و عروج بخشے کہ زمین سے عرش برین تک پونچایا
مولف یان میں لاہیچ ہی کہ جسکا تہا یہ سب جاہ و جلال و توادم ہی محمدی بس صف کمال اللّٰہم صلّ علےٰ
محمدٍ و آلہ وسلّم جسکی شانمین لولاک لما خلقت الافلاک آیا ہی یہ سب کرشمے
جو وحدہ لاشریک نے بنائے صرف باعث اسکا ذات بابرکات قدسی صفات سرورِ کائنات
افضل کل مخلوقات رسول الثقلین نبی الحرمین سید الکونین زینت قاب و قوسین
جد الحسن و الحسین علیہم السلام ہی کہ جسکا نور اسلام شرق سے غرب تک مانند آفتاب ماہتاب
تا فردائی قیامت جلوہ افگن ہی الا لعنۃ اے آیہ وافی ہدایہ قولہ تعالےٰ قل لا
اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کے کہ ترجمہ اسکا شعر ذیل مین ہے

اور یہ آیہ پارہ ۲۵ سورہ شوری رکوع مین واقع ہے ۲ حکم خالق ہے یہ احمد کو
کہو اجر مین تم اپنی امت سے اقارب کی ولا کا اقرار مخفی نرہے کہ محبت و مودت
طرفین سے پیدا ہوتی ہے اور بعد محبت کا اوپر اطاعت کے ہی چنانچہ جناب باری تعالی نے
پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع شروع ۴ مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ترجمہ یعنی اے محمد کہو اپنی امت سے کہ اگر میری محبت چاہتے ہو
اور مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت کرو تاکہ باعث اوس اطاعت کے حق تعالے
تمکو دوست رکھی اب معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کون کون بزرگوار اقربا پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے برگزیدہ خلایق ہین کہ جنکی محبت و مودت ہم لوگ کہ امت مرحومہ سے
ہین اختیار کرین کہ باعث بخشش و نجات و خوشنودی رب العالمین ہم لوگونکی ہو سوء
کلام اکہے و احادیث جناب رسالت پناہی و روایات صحیح سے ثابت ہی ۳
علیؑ و فاطمہؑ زہرا و حسنؑ اور حسینؑ ہین انہین چار اقارب پہ محبت کا مدار ہے ۴ بعد شبیر کے
ہین عابدؑ و باقرؑ معصوم بعد از آن جعفرؑ و موسیؑ و رضاؑ ہین سردار ہے ۵ بعد انکے
ہین تقیؑ اور نقیؑ اور حسنؑ ہی لقب عسکری اور ہین وہ امام ابرار ہے ۶ بعد انکے
ہین محمد جو ہین غیبت مین ہنوز قایم آل عبا کہتے ہین جنکو دیندار ہے ۷ عدل سے
آ کے ہو جائیگے دنیا معمور جسگہری ہونگے عیان آپ بحکم دادار ہے ۸ از علیؑ تا بہ محمدؑ
ہین امام برحق حق کے جانب سے یہی بارہ ہین دین کے مختار ہے ۹ سچ مین کہتا ہون
نہین انکے سوا کوئی امام بجد اکہ سے سمجہین بطلق گفتار ہے ۱۰ ہی تولا کا انہین کے
لئے حکم خالق یہی معصوم ہین اور ہین یہی آل اطہار ہے ۱۱ انسے برگشتہ جو ہے
جان لے اوسکو تو عظیم منہ کے بہل جائیگا دوزخ مین وہ کافر غدار ہے چونکہ مذہب
حقہ اثنا عشریہ مین محبت و مودت آئمہ معصومین علیہم السلام کی ہر فرد بشر پر

واجب التعمیل ہے اور بغیر محبت و مودت دوازدہ امام چہاردہ معصومین علیہم السلام
کے ایمان و اسلام قایم و درست نہین ہوتا ہی ہرگاہ جسکا ایمان درست نہین تو روزہ
و نماز و تقویٰ و طہارت اوسکی بالکل باطل و بیکار محض ہے اسمقام پر ایک رباعی
مرزا دبیر صاحب کی لکھی جاتی ہی رُباعی کیا نفع جو متقی و پرہیزی ہی * تقویٰ و صلوٰۃ
فتنہ انگیزی ہی * واللہ کہ بے حُبِّ امیر کوثر * منہ دہونا وضو مین آبرو ریزی ہے *
پس انسان ضعیف الایمان کو چاہئے کہ خواب غفلت سے چونکے کہ موت ہر وقت سر پر
موجود ہے بقول ناسخ اجل سر پر کھڑی ہے خواب غفلت مین زمانہ ہی * چہرپر کھٹکے
عوض لازم جنازہ کا بنانا ہی * ایکا ایک جب وہ گلا دبائی گی اوسوقت بجز دست
تاسف ملنے اور کوئی بات بن نہ آئیگی چاہیکہ اپنے پروردگار و آئمہ اطہار کے
فرمان برداری جان و دل سے بجالاوے اور اونکی راہ کہ صراط المستقیم ہی اوسپر چلے
اور نیک و بد کو پہچانے اونکے دوستون سے یاری اور اونکے دشمنون سے بیزاری
رکھے اور اونکی خوشی مین خوشی اور اونکے رنج مین رنج کا شریک ہی یہی محبت و مودت
پوری ہے اور وہی شخص بروز حشر بخشا جائیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ پہلے رکوع
مین اکیسوین پارہ کے سورہ احزاب مین فرماتا ہے مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِنْ
قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ ترجمہ یعنے خدا نے کسی شخص کے جوف مین دو دل
نہین بنائے اور خود جناب امیر علیہ السّلام نے فرمایا ہے لَایَجْتَمِعُ حُبُّنَا وَحُبُّ
عَدُوِّنَا فِیْ جَوْفِ الْاِنْسَانِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ لِرَجُلٍ قَلْبَیْنِ فَیُحِبُّ بِھٰذَا وَیُبْغِضُ
بِھٰذَا فَقَطْ یعنے نہین جمع ہوتی دوستی ہماری اور دوستی ہمارے دشمن کے جوف مین
کبھی بلاشک خدا نے نہین بنائے ایک آدمی کے دو دل کہ چاہت کرے
اسکی اور بیر کرے اسسے پس انسانکو چاہئے کہ جس شخص سے دوستی رکھے اوسکے

دشمن

دشمن سے دشمنی کرے کیونکہ دنیا مین تین طرحکے دوست اور تین طرحکے دشمن ہین تفصیل
دوستکی یہ ہے اوّل دوست ذاتی دویم دوست کا دوست سیوم دشمن کا دشمن
کہ وہ بھی بمنزلہ دوستکے ہی اور تفصیل دشمنکے یہ ہی اوّل دشمن ذاتی دویم دشمن کا دوست
سیوم دوست کا دشمن اوسکو بھی دشمن تصور کرنا چاہئے پس لازم ہے کہ جس شخص سے
دوستی کیجئے اوسکے دشمن سے اتفاق اور میل نہ رکھئے اوسکو دلسے برا جانئے کیونکہ وہ
دوست نہین ہے جو کہ دوست کے دشمن سے موافقت رکھے ضرور دوست اوس شخص سے
باطن مین حذر کریگا و ہوشیار رہیگا دلمین یہ تصور کریگا کہ یہ شخص ظاہر مین ہمارا دوست ہے
مگر ہمارے دشمن سے بھی اتفاق رکھتا ہے ہرگز ایسے شخص سے کوئی بات دلکی نہ کہنی چاہئے
ضرور ہمارے دشمن تک پوہنچا ئیگا ایسے شخص کے دوستی کا کیا اعتبار ہے بلکہ ایسے شخص کا
دشمنون مین شمار ہے اور خداوند عالم نے اپنے رسول و اہلبیت رسول پر بالکل حال
نیک و بد کا ظاہر کردیا ہے کہ جسمین بندے اوسکے راہ راست پر آوین کسی طرح سے
نہ بھٹکجائین لہذا واسطے درستی ایمان و اسلام کی اس ہیچمدان سراپا قصور غلام حسنین خان
عظیم ولد فتح خان مغفور ساکن بلدہ فاخرہ جونپور نے چند آیات کلام اللہ و احادیث
جناب رسالت پناہی تفسیر و کتب اہل سنت سے کہ کسی فریق کو انکار نہو معہ ترجمہ اوسکے دربارہ
فضیلت آئمہ معصومین علیہم السّلام اردو زبانمین یکجا کرکے نام اس رسالہ کا
سوودت الاسلام رکھا کہ تعلیم اطفال کے لئے رہبر ہو اور اسمین تین باب ہین پہلا باب صفحہ ۵
محبّت آئمہ معصومین ع کے متعلق آیتونکے بیانمین دوسرا باب محبّت و فضیلت آئمہ
معصومین علیہم السّلام کے صحیح حدیثونکے بیانمین تیسرا باب ماموںنکے دوستوں
و دشمنونکے شناخت مین معہ روایات وغیرہ کے ہی امیدوار ارباب بصیرت و مصنفین
عالی ہمت و ناظرین والا فطرت و عاقلان صاحب شوکت سے ہون کہ جسمقام پر

کوئی عبارت برخلاف آیات واحادیث کے نظر آوی یا کم وبیش ہوگئی ہو اون سبکو
بنظر اصلاح کے درست فرماوین اور جہان کہین سہو ونسیان واقع ہوا وسکو قلم عفو سے
صحت کو پونہچاوین طعن وتشنیع سے معاف فرماوین عیب پوشی کرین نکتہ چینی کو راہ نہ دین
اور بدل وجان دعا فرماوین کہ اجر اسکا بروز جزا درگاہ خدا وآئمہ ہدا سے اس گنہگار کو
عطا ہو بحق محمد وآلہ الطاہرین الطیبین **پہلا باب** اون قرآنی آیتونکے بیان مین کہ جو محبت
وفضیلت آئمہ معصومین علیہم السلام مین نازل ہوئین اور یہ مشتمل ہے پچپن ۵۵ آیتون پر قولہ تعالی
قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا
حُسْنًا ترجمہ یعنے کہہ اے محمد نہین چاہتا مین تم سے احکام خدا کی پونہچانے مین مزدوری مگر دوستی قرابت
اپنے کی اور جو دوراگا نیکی مین تو ہم زیادہ کرینگے اوسکے لئے نیکی اور ثواب فقط یہ آیت تیسرے
رکوع مین پچیسوین پارہ کے سورہ شوری مین مرقوم ہے ابو حمزہ ثمالی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کیطرف تشریف
لے جاتے تھے تو اہل مدینہ نے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یارسول اللہ
جو خرچ درکار ہو ہم مہیا کر دین اوسوقت حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور ثعلبی نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اقتراف حسنہ مودت آل عبا ہے اور ابو القاسم حسکانی
نے شواہد التنزیل مین بیاد ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا
صحابہ نے پوچھا کہ کسکی محبت ومودت کا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ علی وفاطمہ وحسن
وحسین اور اونکے فرزندونکے اور تفسیر بیضاوی ومعالم التنزیل وتفسیر کشاف
وغیرہ سے تائید اسکی پائی جاتی ہے اور تفسیر نیشاپوری مین یہ لکھا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے
کہ آل رسول کے واسطے یہ بات شرف وفخر کے کفایت کرتی ہے کہ کلمہ تشہد کا
ذکر پر اون بزرگوارونکے ختم ہوتا ہے اور ہر نماز مین اون لوگون پر

درود بھیجا جاتا ہے اور عبد اللہ بن حامد اصفہانی اپنے اوستاد سے راوی ہے
کہ اونے جریر بن عبد اللہ بجلی سے سُنا کہ کہا اوسنے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا
جو شخص دوستی پر میرے آل کے فوت یا شہید ہو وہ تایب و مغفور و کامل الایمان مرحوم
ہوتا ہی اور ملک الموت اوسکو خوشخبری بہشت کی دیتے ہین اور جو شخص کہ مودت پر
میرے آل کی مرے وہ با ناز و نعمت بہشت مین بستا ہے جسطرح سے عروس کو بعد
و زینت پاس شوہر کے لیجاتے ہین اور دروازہ بہشت کے اوسکی قبر مین کھولتے ہین
اور میرے آل کی محبت کے زیارت گاہ ملایکہ ہوتی ہے اور جو شخص کہ دشمنی پر میرے
آل کی مرتا ہے اوسکے دونو آنکھونکے درمیان لکھا ہوتا ہے کہ نا امید ہے رحمت
خدا سے اور وہ شخص کافرونکے ساتھہ محشور ہوگا اور بوی بہشت سے محروم رہیگا
اور ابو تمامہ باہلی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ حق تعالی نے انبیا
علیہ السلام کو مختلف درختونسے پیدا کیا ہے اور مجھکو اور علیؑ کو ایک درخت سے مین
اوس درخت کے جڑ ہون اور علیؑ شاخ اوسکے ہین اور فاطمہ شگوفہ ہے اور حسنینؑ
میوے ہین اوسکے اور شیعہ پتے ہین اوس درخت کے جو شخص اوسکے شاخ کو چنگل مارےگا
اور ہاتھہ سے پکڑے گا نجات پاویگا اور جو شخص اوس درخت سے منحرف ہوگا ہلاکت
ابدیکو پونہچے گا اور بغض رکھنے والا ہمارا ہزار برس اگر درمیان کوہ صفا و مروہ کے
عبادت کرے اور بعد اسکے ہزار برس کعبہ مین عبادت کرے یہان تک
کہ مثل مشک کہنہ کے بوسیدہ ہوجاوے لیکن حق تعالے اوسکو سرنگون دوزخ
مین ڈالیگا بعد اسکے آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت فرمایا فقط ہر گاہ حکم رب العالمین
و جناب خاتم المرسلین کا نسبت اہلبیت علیہ السلام صادر ہے اور محبت
و اطاعت اونکے امت مرحومہ پر واجب التعمیل ہے تو ہر فرد بشر پر

لازم ہے کہ فرمان خدا اور رسول خدا دل و جان سے بجا لاوے اور منکر اس آیہ کا دشمن خدا اور
رسول خدا ہے اور ایذا دہندگان اہلبیت علیہم السلام بے شبہ جہنمی ہین اور اون پر اطلاق
کفر کا ہے فقط قولہ تعالیٰ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا
وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
ترجمہ اور جو کوئی بحث باہمی کرے تمسے اے محمد عیسیٰ کے باب مین بعد اسکے کہ حاصل ہو گیا ہے
تمہین یقین پس کہدو کہ آؤ لائین ہم اپنے فرزندونکو اور تم اپنے فرزندونکو اور اپنی عورتونکو
اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پھر بد دعا اور رجوع بخدا کرین پھر
گردانین ہم لعنت خدا جہوٹہوں پر فقط یہ آیہ چھٹے رکوع مین تیسری پارہ کے اور سورہ
آل عمران مین ہے، فقط خلاصہ نزول اس آیہ مباہلہ کا یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے قوم نصاری اہل نجران کو واسطے مباہلہ کے طلب فرمایا اسوقت یہ آیہ نازل ہوا
چنانچہ بحکم رب العالمین بروز مباہلہ جناب سید المرسلین دولت سرا سے اسطرح باہر تشریف لائے
کہ جناب امام حسینؑ کو کنار مین لیے اور جناب امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑی اور پیچھے حضرت کے
جناب فاطمہ زہراؑ اور اونکے پیچھے جناب امیر علیہ السلام تھے اور فرمایا کہ مین دعا کرون تم لوگ
آمین کہنا پس ابو حارث یعنی عبد المسیح نصاری کہ سرآمد علما اوس قوم کا تھا مباہلہ سے دستکش
ہو کر دو ہزار حلہ و تیس زرہ جزیہ دینا قبول کر لیا فقط اور عایشہ بھی خود راوی ہین کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا اوسکے صبح کو جناب رسول خدا گھر سے باہر تشریف لائے ایک عبا صوف یا خز
سیاہ بالونکی پہنے ہوئے تھے پس آئے حسنؑ اونکو داخل عبا کیا بعد آئے حسینؑ اونکو بھی داخل
عبا کیا اسیطرح سے آئین فاطمہؑ اور پھر آئے علیؑ اونکو بھی داخل عبا کرکے فرمایا اللّٰھم ھٰؤلاء
اھل بیتی یعنے بار خدایا یہی ہین اہلبیت میرے فقط **توضیح حق** یہ آیت دلالت کرتی ہے
اوپر حقیت رسول خدا و امامت علیؑ مرتضیٰ اور فضیلت مجموع آل عبا علیہم السلام کے

چہلے وجہونسے اول یہ کہ جناب رسالتمآب کو بڑا اعتماد اونکے حقیت پر تھا نہیں تو کیون
اونہین مباہلہ مین ہمراہ رکہتے فقط دوسرے یہ کہ مباہلہ مین اندیشہ مبتلا ہونیکا عذاب خدا مین تھا
تو ایسی خوفناک امر مین حضرت کیونکر شریک ہمراہ ہوجاتے اگر یقین اونکے وثوق و ایمانی کا نہ رکہتے ہوتے
تیسرے یہ کہ باز رہنی سے نصاری کے مباہلہ سے حقیت جناب رسالتمآب کی اور اونکے اہلبیت
اظہار کی صاف ظاہر ہوتی ہے چوتھے یہ کہ نصاری مباہلہ سے گریز کرتے تھے اور جناب رسالتمآب
کے نبوت کے دل سے معتقد تھے اور اونہین خاتم الانبیاء صلعم سمجہتے تھے اور اونکے اہلبیت کی بزرگی
بخوبی جانچ چکے تھے جیسا کہ اکثر معتبر حدیثون مین وارد ہے بلکہ ایک روایت مین یہانتک وارد ہے
کہ باہم وہ کہنے لگے کہ مباہلہ سے اسکے باز آنا چاہیے اسلئے کہ انکے چہرونسے ظاہر ہے کہ اگر خدا چاہے
تو اونکی دعا کی برکت سے پہاڑونکو اونکے مقامونسے زائل کرسکتا ہے فقط پانچوین یہ ہے کہ
اس قصہ سے ظاہر آشکار ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام بعد جناب رسالتمآب کے بزرگ تر
خلق خدا سے ہین اور عزیز تر اور لوگونسے نزدیک رسول خدا کے ہین کسلئے کہ زمخشری و بیضاوی
و فخر رازی علمائے اہلسنت نے اسکا اقرار کیا ہے اور زمخشری کتاب کشاف مین بعد عبارت
سابق الذکر کے لکہتا ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ مباہلہ کرنا اسلئے تہا کہ کذب ایک جانب کا
ظاہر ہوتا پس ہمراہ لے جانا لڑکون اور عورتون کا کیا فایدہ تہا زمخشری کہتا ہے کہ جواب مین
اوسکے ہم یہ کہینگے کہ ہمراہ لیجانا لڑکون اور عورتونکا کمال اعتماد اپنی حقیت کی دلیل ہے اسلئے
کہ ہمراہ لینے ایسے لوگونکے کہ عزیز تر و پارہاے جگر ہین کمال یقین حقیت اپنی کا پایا جاتا ہے
لہذا تنہا جانے پر اپنے اکتفا نکیا اور دلیل ہے اس بات پر کہ دشمن کو کمال دروغ گو سمجہتے تہے
کہ اگر مباہلہ واقع ہو تو وہ دشمن مع ساتہہ عزیز و احبا اپنے کے ہلاک ہون اور واسطے مباہلہ کے
پسران و زنان کو مخصوص کیا اسلئے کہ یہ لوگ عزیز ترین اقربا ہین اور دلمین زیادہ دوسرونسے
محبت انکی اثر کرتی ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ واسطے حفاظت پسران وغیرہ کے آدمی اپنے کو

معرض ہلاکت مین ڈالتا ہے اور ایسے باعث سے لڑائیونمین زن و فرزند کو ہمراہ لے جاتے ہین
تاکہ نیز نکرین اور اسی جہت سے حق تعالی نے آیہ مباہلہ مین انکو نفس پر مقدم رکہا ہے کہ آگاہ ہون
کہ یہ لوگ جان پر مقدم ہین بعد اسکے زمخشری نے کہا ہے کہ یہ ایسے دلیل ہے کہ اس سے قوی تر کوئی
دلیل فضیلت آل عبا پر نہین ہے انتہای کلام زمخشری فقط اس کلام سے معلوم ہوا کہ حبیب ترین و عزیز
ترین خلق کے یہ لوگ یعنی آل عبا نزدیک رسول خدا کے تھے پس چاہیئے کہ بہترین خلق بھی بعد حضرت کے ہون
کیونکہ عاقل پر ظاہر ہے کہ حضرت رسول خدا کو محبت ان لوگونکی از راہ بشریت کے نہ تھی بلکہ جو شخص کہ نزدیک
خدا کے دوست ہوتا تھا اوسکو حضرت بھی دوست رکھتے تھے اور حضرت کی سیرت تھا کہ اپنی عزیزونکو
بہ سبب اسکے کہ وہ دوست خدا کے نہ تھے دوست نرکھتے تھے اور غیرونکو بجہت خوبی ایمان کے
مثل مقداد و سلمان وغیرہ کے دوست رکہتے تھے چنانچہ امام زین العابدین علیہ السلام صفت مین
حضرت کے فرماتے ہین و الی الابعدین وعادی فیک الاقربین یعنے دوستی کی تیری راہ مین
بعیدون سے اور دشمنی کی تیری راہ مین قریبونسے فقط پس اصحاب عبا نزدیک حق تعالی کے محبوب
ترین خلق ہوئی تو لاریب بہترین امت سے ہوئی اسصورتمین مقدم کرنا غیرونکا اوپر ان بزرگوارونکے
از روی عقل کے قبیح ہے ششم یہ کہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھتا ہے کہ ایک شخص ری مین
رہتا تہا اور محمود بن الحسن الحمصی واسطے کہلاتا تہا اور وہ متکلمین اثنا عشری سے تہا اوسکو زعم یہ تہا
کہ حضرت علی علیہ السلام بجز رسول خدا کے تمام انبیا سے افضل ہین اور دلیل اس امر پر قول خدا
انفسنا وانفسکم لاتا تہا اور مراد قول انفسنا کی نفس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ہے
اسلئے کہ انسان نفس اپنے کو نہین طلب کرتا ہے بلکہ مراد غیر نفس محمد سے ہے پس اس آیہ سے
پایا جاتا ہے کہ نفس علے مثل نفس محمد ہے نہ کہ نفس علے بعینہ نفس محمد ہے لیکن محمد صلعم نبی تھے اور علے
نبی نہ تھے اسوجہہ سے محمد صلعم علی علیہ السلام سے افضل تہے اور اجماع دلالت کرتا ہے اسبات پر
کہ محمد افضل سب انبیا سے ہین پس حضرت علی بھی افضل ہونگے سب انبیا سے پس یہ وجہہ استدلال کے

ساتھ اس آیہ کے اوس شخص نے کیا ہے بعد اوسکے اوس شخص نے اس حدیث کو جو مقبولہ
طرفین ہے استدلال کرتا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے
کہ دیکھے آدم کو بیچ علم اونکے کے اور نوح کو بیچ طاعت اونکے کے اور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونے
اونکے کے اور موسی کو بیچ قربا ونکے کے اور عیسے کو بیچ برگزیدہ ہونے اونکے کے پس چاہیے کہ
نظر کرے وہ طرف علی علیہ السّلام کے فقط یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ مجتمع تھے
حضرت علی میں وہ اوصاف کہ جو متفرق ان انبیا میں تھے اور یہ دلیل امر ہے کہ حضرت علے
افضل ہیں سب انبیا سے بجز محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیکن سارے شیعہ قدما و متاخرین ہے
بتحقیق استدال کرتے ہیں ساتھ اس آیہ کے اور فضیلت حضرت علی کے سارے صحابہ سے
اور یہ استدلال اس طرح سے ہے کہ ہرگاہ آیت مذکورہ دلالت رکھتے ہے کہ نفس علی مثل نفس
محمد صلعم کے ہے تمام امور میں مگر اوس امر میں کہ بدلیل خارج ہو گیا ہو اور نفس محمد افضل ہے
صحابہ سے یقیناً پس نفس علی بھی افضل ہو سارے صحابہ سے یہ تقریر کلام شیعہ کی ہے اور جواب
از طرف فخر الدین رازی یہ ہے کہ بتحقیق کہ جسطرح سے اجماع مسلمین منعقد ہوا ہے کہ محمد صلعم
افضل علے علیہ السلام سے ہیں پس اسیطرح سے اجماع منعقد ہوا ہے کہ نبی افضل ہوتا ہے
غیر نبی سے حالانکہ جب تک یہ شخص باشندہ رے پیدا ہی نہوا تھا فقط اور اتفاق ہے
کہ علی علیہ السلام نبی نہ تھے پس لازم ہے یقین کرنا اس امر کا کہ جسطرح ظاہر آیہ مخصوص ہے
حق محمد صلعم میں اسیطرح سے بیچ حق سارے انبیا کے ہے تمام ہوا ترجمہ کلام فخر رازی کا پوشیدہ
نہ ہے کہ کلام فخر الدین رازی کا چار وجہ ہونے باطل ہے اوّل یہ کہ اجماع سے کیا مراد ہے
اگر کثرت مراد ہے پس یقیناً حجت نہیں ہے اور کافی ہے واسطے رد اوسکے وہ قول حق تعالے
کا پارہ ۲۲ سورہ سبا رکوع ۲ میں واقع ہے قولہ تعالی وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ یعنی بہت کم
ہیں میرے بندوں میں سے میرے شکر گذار دو دیگر قول حق تعالے کا پارہ ۲ سورہ بقر

رکوع ۳۳ میں واقع ہے قوله تعالیٰ وَكَم مِن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَت فِئَةً كَثِيرَةً ترجمہ اور کتنی
تھوڑی جتھے ہوئے ہیں بہت سی جتھے پر اور کافی ہے قول رسول خدا صلعم کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہے ستفترق
امتی علی ثلاث و سبعین فرقة كلهم في النار الا واحدة ترجمہ عنقریب متفرق ہو جاوے گی میرے
امت تہتر فرقوں میں کہ وہ سب جہنم میں جاوینگے مگر ایک فرقہ فقط پس اگر کثرت حجت ہو تو چاہئے
کہ بہتر فرقے ناجی ہوں اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت مراد ہے تو حجت انکی مسلم لیکن یہ
اجماع کہاں ہے اسلئے کہ یقین ہونا اس بات کا کہ علما از شرق تا غرب کہ مسلمانوں نے اس امر پر
متفق ہیں یہ غیر ممکن ہے خصوصاً کہ خود فخر رازی مقر ہے کہ محمود بن الحسن الحنفی افضل جانتے والا
علی کا انبیائے سابق سے فقط ثانیاً یہ کہ تقریر اخیر طرف شیعہ سے تھی کہ حضرت علی علیہ السلام
سایر صحابہ سے افضل تھے مطلقاً اصلا جواب اسکا نہیں لکھا نہ معترض ہوا ہے فقط
ثالثاً یہ کہ دعوی کرنا اس امر کا جسطرح ہے کہ اجماع عدم افضیلت علی کا اوپر محمد صلعم کے ہے
پس اسیطرح ہے اجماع افضیلت علی کا اوپر سایر انبیا کے ہے باوجود مقر ہونیکے کہ محمود بن الحسن
الحنفی اس اجماع سے خارج ہے کمال ایسے عالم سے تعجب اور بیجا ہے فقط رابعاً یہ کہ
فخر رازی خود قایل ہے کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہے چنانچہ خود استدلال کرتا ہے
کہ جواز اس قاعدہ کا معلوم ہوتا ہے امیر کرنے جناب رسالتمآب کے اسامہ بن زید کو ابوبکر و عمر پر
بنابر اختلاف روایتکے باوجود اسکے کہ یہ دونوں بالاتفاق افضل اسامہ سے تھے اور
اسیطرح ہے امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونوں پر پس بنابر مسلک فخر رازی وغیرہ سنیونکے
افضل ہونا رعیت کا امام اپنے سے درست ہوا اگر امام و نایب نبی کا افضل نبی سے ہو
تو کیونکر جایز ہوگا اسلئے پھر تکلیف اور سعی کرتا ہے کہ جناب امیر المومنین اور نبیوں سے افضل
نہیں ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ محی الدین عربی اپنے کو افضل خاتم النبی سے سمجھتا ہے اور
خاتم الاولیا اپنے کو جانتا ہے اور مرتبہ ولایت کا اہل سنت افضل مرتبہ نبوت سے

جانتے ہین پس کسی سُنی کی آتش حمیت شعلہ ور نہین ہوتی کہ ایسے شخص کے لئے طعن و تشنیع کرے بر خلاف اسکے ہر ایک سُنی اپنے اپنے طور پر عدم افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے سایہ انبیا پر کرتے جاتے ہین باوصف اسکے کہ حضرت کو خلیفہ چہارم جانتے ہین باعث اسکا بجز عداوت قلبی کے کیا تصور کیا جائے علاوہ اسکے غزالی احیاء العلوم مین لکھتا ہے کہ اَلشَّیخُ فِی قَومِہٖ کَالنَّبِیِّ فِی اُمَّتِہٖ یعنے مرتبہ شیخ کا اپنی قوم مین مثل نبی کے ہے اور فخرالدین رازی ابوہریرہ سے روایت کرتا ہے کہ جو شخص پیچھے کسی عالم کے نماز پڑہے پس گویا نماز پیچھے اوسنے پیچھے نبی کے بلکہ اہل سنت لکھتے ہین کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیلَ یعنے علمائے امت میرے مثل پیغمبران بنی اسرائیل کے ہین فقط پس مقام حیف ہے کہ باوجود ہونے ان احادیث کے اپنے مذہب مین تو ایک کا ہے اور دربارہ حضرت جناب امیر علیہ السّلام کے شرح قایم کرتے ہین سبحان اللہ کیا دین ہے اور کیا انصاف ہے فقط و بعضے معاندین خاندان جناب رسالت اپنے جرح و قدح اس آیہ مین اسطرح سے کی ہے کہ یہ لوگ اہل بیت مین داخل نہین ہین اگر اہلبیت مین ہوتے تو جناب رسول خدا ایسے تہلکہ عظیم مین ان لوگونکو نہ لے جاتے آخر جو اہلبیت اصلی تہی اونکو ہمراہ اپنے نہ لے گئے فقط جواب اسکا چار وجہ سے ہی اوّل یہ کہ اہلسنت معاویہ شاہی اپنے پندار مین عایشہ وغیرہ کو اہلبیت سمجہے ہین وہی عایشہ خود راوی ہے کہ جب رسول خدا مکان سے باہر تشریف لائے ایک عبا صوف یا خز کے پہنے تہے پس آئے حسن اونکو داخل عبا کیا بعد آئے حسین اونکو داخل عبا کیا بعد اسکے آئین فاطمہؑ بعد آئے علیؑ اونکو بھی داخل عبا کیا اور فرمایا کہ بار آلہا یہی ہین اہلبیت میرے پس کیونکر ازواج آل عبا مین داخل ہوئے دوئیم یہ کہ ہمراہ لے جانا ان لوگون کا بموجب حکم خدا کے تہا حضرت اپنے رائے سے نہین لے گئے تہے بلکہ وجہ اسکے اوپر لکہے گئے ہے سیوم یہ کہ بالفرض والتقدیر بزعم اونکے اگر ازواج داخل آل عبا تہین کہ جنکو

حضرت نے ایسے تہلکہ عظیم سے بچایا اور خود گئے پس وہ کیسے عزیز و اقربا حضرت کے تھے کہ جناب کو دیدہ و دانستہ ایسے تہلکہ عظیم مین جانے دیا آپ لوگ یا حضرت کے سالی سسر تھے جنکو دعوے قرابت قریبہ کا تھا کیون نہ ہمراہ حضرت کے کسے بہانہ وغیرہ سے یا بحیلہ دیکھنے تماشے کے چلے گئے تو سمجھا جاتا کہ آخر عزیز نہ تھے ان باتونکے تاب نہ لا ئے ہمراہ حضرت کے گئے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ یہ لوگ آل عبا مین داخل ہین و نہ یہ لوگ مراد ہین جو اہلبیت تھے اونکو ہمراہ لے گئے تھے چہارم یہ کہ اہل سنت معاویہ شاہی اسقدر بغض و عناد مین جناب امیر علیہ السلام کے دیوانے و مسخ ہو گئے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کے حسد سے جناب رسولخدا پر بہتان و افترا کر کے عمداً کافر ہو گئے کہتے ہیں کہ جناب رسولخدا جنکو کو نکو مباہلہ مین ہمراہ لیگئے تھے وہ اہلبیت نہ تھے غیر تھے جو اہلبیت اصلی تھے اونکو تہلکہ سے بچایا ہمراہ نہ لیگئے معاذ اللہ جناب رسولخدا گویا بر خلاف حکم حق سبحانہ تعالے کے جنکے نام حکم آیا تھا اونکو ہمراہ نہ لیگئے بچایا اپنی رائے سے غیر کو تہلکہ عظیم مین لے گئے اب اس سے زیادہ ترکون سا افترا و بہتان جناب رسولخدا پر ہوگا پس انکے کفر کا بجز سکوت کے کیا جواب دیا جائے فقط اسجگہ پر ایک نقل بطور لطیفہ کے یاد آئی ہے اوسکا لکھنا ضرور ہے وہ یہہ ہے

لطیفہ ایک خارجی سا کن صفد کسی مسجد مین نماز کے لئے گیا دیکھا کہ محراب مسجد مین نام چار و خلیفہ کا بخط جلی لکھا ہے ناگاہ نظر اوسکی نام پر جناب امیر علیہ السلام کے پڑے اوسنے براہ حسد کہنکار کے تھوکا اتفاقاً لعاب دہن یعنے کف اوسکا اوپر نام دوم کے پڑا اور نام سوم تک بہ آیا وہ مردود غضب مین آگیا جسکے نام پر کف پڑا تھا خطاب کر کے کہا کہ اے ایسے کے تیسے جیسا تو نے کیا ویسی تیری سزا ہے تو کیون ایسے کے ساتھ رہا کہ تھوک تیرے منہ پڑا فقط پس اس سے غرض یہ ہے کہ یہ لوگ ایسا جناب امیر سے جلتے ہیں کہ حضرت کے حسد سے اپنی بزرگوار کو سخت و سست کہہ ڈالتے ہین کچھ خیال دین و ایمان کا ایسے لوگون کو مطلق نہین ہے فقط **قولہ تعالی** انما یرید اللہ لیذہب

عَنکُمُ الرِّجسَ اَہلَ البَیتِ وَیُطَہِّرَکُم تَطہِیراً ترجمہ یعنے سیوائے اسکے نہین کہ چاہتا ہے اللہ تعالے کہ دور کرے تمسے نجاست کو اور پاک کرے اللہ تمکو جیساکہ حق پاک کرنیکا ہے فقط یہ آیہ مشہور بآیہ تطہیر ہے پارہ ۲۲ سورہ احزاب کوع ۴ مین واقع ہے ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ یہ آیہ نازل ہوا ہی پانچ شخص کے حق مین ایک مین ہون دوسری علیؑ ہین تیسرے فاطمہؑ ہین چوتھے حسنؑ مین پانچوین حسینؑ ہین اور تفسیر بیضاوی مین بھی یہ حدیث لکھی ہے لیکن قاضی بیضاوی لکھتا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہ السلام اہلبیت مین ہین الا غیر انکے بھی مثل ازواجکے داخل ہین اور بعض مفسرین اہلسنت نے لکھا ہے کہ اس آیہ سے صرف مراد اہلبیت سے ازواج ہین اور مسلم نے عایشہ سے روایت کی ہے کہ کہا عایشہ نے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مینے دیکھا کہ رسولخدا نے ایک عبا گلیم سیاہ منقش خود پہنے ہوئے تھے اوسکو حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السلام پر اور خود اپنے اوپر اوڑہا ئی تہی اور فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَہلَبَیتِی بِاَذہَبَ عَنہُمُ الرِّجسَ وَیُطَہِّرَہُم تَطہِیراً فقط وَقَالَت اُمِّ سَلَمہ اَنَا مَعَہُم یَارَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَنتِ عَلٰی خَیرٍ یعنے بارالہا یہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر انسے نجاست کو اور پاک کر انکو جیساکہ حق پاک کرنے کا ہے اور ام سلمہ نے کہ از ازواج رسول خدا تہے کہا کہ مین بھے آؤن یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے جگہہ پر بیٹھی رہ کہ عاقبت تیری بخیر ہے اور بقول صاحب جامع الوصول و ترمذی کے کہ اوس روز سے بوقت صبح ہر روز دروازہ حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السلام پر بنفس نفیس خود جناب رسول خدا صلعم تشریف لے جاتے تہے اور فرماتے تھے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَہلَ البَیتِ فقط

توضیح حق جو مفسرین بالا نے اس آیہ مین اہلبیت سے مراد ازواج لیا ہے

محض مردود و باطل ہے براہ تعصب کے ہے اوّل یہ کہ کہنا اون مفسرین کا او سوقت صادق آتا
کہ اس آیہ مین ضمایر مؤنث کے ہوتی نہ مذکر دوسرے یہ کہ ثعلبی و بیضاوی نے پہلے ایک حدیث
حضرت رسول خدا سے لکہا ہے کہ اس آیہ مین صرف پنجتن سے مراد ہے اور نام پنجتن کا لکہدیا ہے
تیسرے یہ کہ خود عایشہ راوی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مینے دیکہا کہ رسول خدا گلیم سیاہ میں
اپنے کو اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو داخل کیا چوتہے یہ کہ ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین بہی
آؤن اس گلیم کے اندر حضرت نے فرمایا کہ تو اپنی جگہہ پر بیٹہے رہ کہ عاقبت تیری بخیر ہے پانچوین یہ کہ
ظاہر اس آیہ کا چاہتا ہے اس امر کو کہ جمیع قبایح تطہیر حاصل ہو سو یہ بات بجز پنجتن پاک کے
بالاتفاق کسیکو حاصل نہین ہے چہٹے یہ کہ ہرگاہ خود جناب رسول خدا صلعم نے ہر وقت کے لفظ
ہؤلاء کا نسبت علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السلام کے فرمایا کہ یہی لوگ اہلبیت میرے ہین
تو اب کونسا عذر اہلبیت بنانیکا نسبت دیگران کے باقی رہ گیا فقط یہ وہی مثل ہے کہ مدعی
سست و گواہ چست پس نہین معلوم کہ کیسی عداوت قلبی ان لوگونکو حضرت علیؑ و فاطمہؑ
و حسنین علیہم السلام سے ہے کہ دیدہ دانستہ خود مرتکب گناہ دنیا و عقبیٰ مین روسیاہ ہوگئے
قطعہ از سعدی شوربختان بآرزو خواہند مقبلان را زوال نعمت وجاہ * گر نبیند
بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب را چہ گناہ * **قولہ تعالیٰ** وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي
نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ترجمہ یعنے کوئی ایسا شخص ہے
کہ بیچے اپنی جانکو راہ خدا مین واسطے طلب رضا خدا کے اور اللہ زیادہ مہربان ہے
اون بندون پر جو اپنی جانکو اوسکے رضا و خوشنودی مین کہودین فقط یہ آیہ پارہ ۲
سورہ بقر رکوع ۱۲ مین واقع ہے فقط تفسیر ثعلبی و کشاف و احیاء العلوم مین ابن
عباس سے مروی ہے خلاصہ وسکا یہ ہے کہ جب جناب رسول خدا صلعم مشرکان
مکہ سے نا امید ہوئے اور بعض اہل مدینہ خدمت مین جناب کے پونہچے و مشرف باسلام ہو

اور مشرکان قریش آمادہ ظلم وقتل پر مستعد ہوئے اوسوقت بحکم خداوند جلیل حضرت جبرئیل
خدمت مین جناب رسالت مآب کے آکر بالکل حال بیان کیا اور کہا کہ آپ مکہ سے نکل جائین اور
اپنی جگہہ پر حضرت علی علیہ السلام کو سلائین اوسوقت جناب رسول مقبول نے حضرت
علی علیہ السلام کو طلب کیا اون روزونمین سن شریف حضرت علیؑ کا اکیس سال کا تہا
فرمایا کہ یا علیؑ کفار قریش متفق ہوئے ہین کہ مجہے ہلاک کرین حکم خدا یہ ہے کہ تم میرے فرش پر
آرام کرو اور ملبوس میرا تم پہنو تا کفار جانے کہ مین سوتا ہون اور مین باہر اوس جگہہ سے جاؤن
کہ اونکے شر سے پناہ ملے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کی کہ میرے سو رہنے سے کچھہ سبب تو
آپکو نہ پوہنچے گا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اسطرح پر عمل کروگے تو مجہہ پر کچھہ سبب نہ پوہنچے گا
حضرت علیؑ نے یہ سخن سنکر عرض کی کہ مجہے اپنی موت کا کچھہ خوف نہین ہے آپکی سلامتی
کی مجہے خوشحالی ہے پس جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اس چادر سبز کو اوڑہ لو
تا کفار دور سے دیکھہ کر خیال کرین کہ یہ محمدؐ سوتے ہین اسوجہہ سے تعقب میرا وہ [illegible]
نکرینگے اور مین منزل امن مین پوہنچ جاؤنگا اور فرمایا کہ اگر حق تعالیٰ نے تجہکو حیات بخشے
تو مکہ مین میرے بعد سبکو آگاہ کرنا کہ جس شخص کے نزدیک محمدؐ کے امانت یا قرض ہو وہ مجہسے
لیوے ہر گاہ ادائے دین وغیرہ سے فراغ پایا اپنی والدہ و فاطمہؑ دختر میری و زبیر ابن
عبدالمطلب کو ہمراہ اپنے مدینہ مین لئے چلی آنا یہ فرما کر جناب رسول خدا طرف غار ثور
تشریف لیگئے اور جناب امیر علیہ السلام چادر سبز اوڑہ کر مسند رسول خدا پر بحکم
جناب احدیت بلا خوف تلوار زیر چادر رکہہ کر آرام فرمایا اور اوسی شب کو کفار
قریش باتفاق مکان رسول مقبول کا محاصرہ کر لیا تہا کہ حضرت نکلنے نہ پاوین
اور ہر طرف سے پہتر خوابگاہ آنحضرت پر پہینکتے تہے لیکن جناب امیر علیہ السلام
توکل بخدا کرکے فرش سے اصلا حرکت نکی و نہ اضطراب کیا تا آنکہ صبح ہوئے

کفار نے یکبارگی ہجوم کرکے دست بقبضہ درانہ مکان کے اندر گھس آئے اور متوجہ ہلاکت کے ہوئے اوسوقت جناب حیدر کرار نے بیدار ہوکر شمشیر ابدار حملہ آور کفار پر ہوئے پس کفار حملہ جناب سے خوفناک ہوکر اونکے پیشو و سرغنا مثل ابوجہل و خالد بن ولید و حنظلہ و ابوسفیان نے کہا کہ یا علی ہم لوگ کو تمسے کام نہین ہے مقصود ہمارا محمد ہے تم سچ کہو کہ وہ کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ پناہ خدا مین ہین اور تمہارے شر سے محفوظ ہین پس وہ سب ہانسے ناامید پھرے اور باجماع عقلا ثابت ہے کہ کوئی شخص مثل علی علیہ السلام کے جوانمرد و سخاوت نہین ہے اور وہ قدر بشر سے باہر ہے کہ جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام بستر رسول خدا صلعم پر بے خوف جان بیچ کر سو رہے ایسا کوئی شخص عمل مین نہین لاسکتا ہے ایسے وجہہ سے بعض علما نے اپنے کتب مین لکھا ہے کہ خواب کرنا جناب امیر علیہ السلام فرش رسول خدا پر اور راضی ہونا اپنے قتل پر مقتول ہونا دست دشمن دین سے اولی تر ہے مثل اسکے کہ حضرت اسمعیل واسطے ذبح ہونے اپنے کے دست پدر بزرگوار اپنے سے خوش ہوے تھے اوسیطرح سے یہ واقع ہوا ہے لاریب کہ یہ امر طبیعت بشری اور نفس انسانی سے نہایت بعید ہے بغیر توفیق الہی یہ بات غیر ممکن ہے اور خطیب خوارزمی کتاب مناقب مین لکھتا ہے کہ صبح شب غار کو جبرئیل علیہ السلام خدمت مین جناب رسول خدا کے نازل ہوے اوسوقت بہت خوشحال و خرم تھے حضرت نے سبب خوشحالی استفسار فرمایا جبرئیل نے کہا کہ کیونکر نہ مسرور ہوئین کہ حق تعالے نے برادر و پسر عم اور وصی تمہارے کو بعوض آرام کرنے تمہارے فرش خواب پر کرامت و بزرگی عطا فرمائی ہے و جمیع ملایکان و حاملان عرش سے مباہات و مفاخرت کرتا ہے کہ مین ایسا بندہ فرمان بردار رکھتا ہون کہ جسنے نقد جان کو اپنے میرے حبیب پر نثار کیا ہے

کہ میرے حبیب کو شر اعدا سے بچایا اور آپ ہدف تیر بلا ہوا اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے
کہ جسوقت یہ امر جناب امیر علیہ السلام سے ظہور میں آیا ملائکہ زمین و آسمان و جن و انس اس حال سے متعجب ہوئے
اور حق تعالی نے جبرئیل و میکائیل کو وحی کی کہ مینے تمکو پیدا کیا ہے اور ایک دوسرے کو برادر کیا ہے
اور عمر ہر ایک کو دراز کرتا ہوں پس تم میں سے کوئی درازی عمر کو اپنی دوسرے کو دے سکتا ہے
اونہوں نے عرض کی کہ خداوندا ہم درازی عمر کو اپنی دوسرے کو نہ دینگے پس حق تعالی نے فرمایا
کہ تم کسو سے مثل علی عٓ کے نہیں ہو سکتے ہو کہ برادری دی ہے ہمنے اوسکو اپنے حبیب سے
پس اوسنے نقد جان کو اپنے میرے حبیب پر کسطرح نثار کیا اور فرش پر اوسکے کس
اطمینان سے سو رہا ہے اب تم دونو جاکر اوسکی محافظت کرو لہذا ہم دونو نازل ہوے
جبرئیل جانب راست سر مبارک اور میکال جانب پائے مبارک علی علیہ السلام کے نگہبانی
کرتے رہے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو تجھے اے پسر ابو طالب کہ کون مانند تیرے ہے
کہ حق تعالی نے تیری جانب سے فخر و مباہات کرتا ہے فقط مخفی نرہے کہ اس مقام پر
فخر و مباہات کرنا حق تعالی کا اوپر ملائکہ مقربین کے باعث سو رہنے بستر رسول پر نسبت
جناب امیر علیہ السلام کے دلیل قاطع و بین ہے فضیلت خلافت و امامت پر اوس
جناب کے فقط پوشیدہ نرہے کہ اس آیہ ممدوحہ بالا کے تفسیر کے بیان میں دو آیہ اور ہیں
کہ جسکو خلیفہ ثالث نے بروقت ترتیب کلام شریف کے ہیر پھیر کر دیا ہے یعنے آیہ اول
جو پارہ ۹ سورہ انفال رکوع ۴ واقع ہے مشعر اسکے کہ جسوقت کفار قریش نے
باخود ہا مشورہ کیا ہے کہ رسول خدا کو مارنا چاہئے اور جبرئیل نے حضرت کو
خبر دی ہے قولہ تعالی وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الی آخرہ بعد ازاں آیہ
دوئم جو پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۱ میں واقع ہے جسکا بیان ہو چکا ہے بعد آیہ
سیوم جو پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۶ میں مندرج ہے جسمیں رسول خدا نے

ابوبکر کو ہمراہ اپنی غار ثور میں لیگئے ہیں اسپر اہلسنت کو بڑا غرہ ہے وہ یہ ہے لیکن
باعث ہیر پھیر کے تین مقام پر مندرج ہیں اگر ایک جگہہ پر علی الترتیب ہوتی تو قصہ
غار ثوری بخوبی لکھا جاتا پس بے ادبی ہیر پھیر کلام الٰہی میں ہوا ہے **قولہ تعالے**
اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ
لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ترجمہ یعنے اگر یاری نکروگے تم پیغمبر کے
پس بتحقیق کہ یاری کی اوسکی خدا نے وقتیکہ نکالا پیغمبر کو لوگوں نے کہ کافر ہوئے درحالیکہ
ایک تہا دوسرے جسکو کہ وہ دونوں بیچ غار کے تہے وقتیکہ کہا پیغمبر نے واسطے اپنی ہمراہی کے
نہ غمگین ہو تو بدرستیکہ خدا ہمارے ساتھ ہے پس نازل کیا خدا نے رحمت اپنی کو اوپر
پیغمبر کے اور مدد کی ساتھ لشکر کے کہ دیکھا تمنے اونکو اور گردانا سخن اون لوگونکو کہ کافر
ہوئے پست تر فقط خلاصہ تفسیر یہ ہے کہ جب جناب رسول خدا طرف غار ثوری کے
تشریف لیچلے راہ میں ابوبکر سے ملاقات ہوئی اونکو بھی ہمراہ اپنے غار میں لیگئے راوی
کہتا ہے کہ بعد داخل ہونے حضرت رسالت پناہ غار کے منہ پر مکڑی نے بحکم خدا
جالا تن دیا اور کبوتر صحرائی نے انڈے دیکر وہاں رہا جب صبح کو کفار تلاش
رسول خدا چلے تو سراقہ بن مالک قدم حضرت کے پہچانتا تہا اوسی کی رہبری سے کفار
مکان حضرت سے غار تک مطابق نشان قدم کے آئی اوسجگہہ سے پہر نشان قدم پایا گیا
قصد اندر غار کا کیا دیکھا کہ عنکبوت نے جالا لگایا ہے اور کبوتر انڈے چہوڑکر اوڑ گئے
اور ایک کافر غار کے منہ پر بیٹھکر پیشاب کرنے لگا اور سراقہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے
کہ اسجگہہ سے حضرت آسمان پر گئے پس یہ سب علامات کفار نے دیکھکر وہاں سے
واپس آئے اور مجاہد کہتا ہے کہ اوس غار میں رسول خدا معہ ابوبکر کے تین

تین شبانہ روز رہے اور آیہ مذکورہ کو حضرت جبرئیل وہی غار مین لائے اس اثنا مین
ابوبکر کو سانپ نے انگوٹھے مین کاٹا غار مین رونے لگے اور اوسوقت کفار غار پر
جمع تھے حضرت نے منع کیا کہ نہ رو تو خدا ہمارے ساتھہ ہے اور لب مبارک
زخم پر لگا دیا فقط واضح رہے کہ اہل سنت کو اس آیہ پر کمال غرہ ہے کہ ابوبکر
افضل صحابہ سے ہین اور خدا نے انکو صاحب کہا ہے اور سکینہ خلیفہ اول پر
نازل کیا ہے فقط جواب اسکا مختصرانہ کتاب عماد الاسلام سے دیا جاتا ہے
اول یہ کہ مقارنت مکانی کو فضیلت لازم نہین آتی ہے اور اگر یہ افضیلت
باعث امامت وولایت کے ہو تو سزاوار ہے کہ زوجہ نوح کی اور زوجہ لوط کے
مکان واحد مین فرش واحد پر ساتھہ نوح اور لوط کے استراحت کرتی تھین بلندتر
مرتبہ ہون حالانکہ بدی اون دونون کی قرآن سے ثابت ہے اور اسیطرح جمعیت
فرعون کی ساتھہ زوجہ اپنی آسیہ کے فرش واحد مین موجب فضیلت فرعونکا ہو
اور اگر کوئی کہے کہ زوجہ نوح اور زوجہ لوط کافرہ تھین اور ابوبکر مسلمان تھے
پس قیاس کفار کا مسلمان پر نکیا چاہیے پس جواب اسکا یہ ہے کہ حق تعالی نے
کفار کو بھی بصاحب تعبیر کیا ہے چنانچہ سورہ یوسف مین حکایت عن قول یوسف
فرماتا ہے کہ یا صاحبی السجن اور وہ دونو کافر تھے اور حق تعالی فرماتا ہے قولہ تعالی
وما صاحبکم بمجنون اور حق تعالی فرماتا ہے سورہ کہف رکوع ۵ مین قولہ تعالی
قال لہ صاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک من تراب ترجمہ یعنے
کہا واسطے اوسی کافر کے مومن نے کہ ساتھی اوسکا تھا درحالیکہ وہ گفتگو اوسے
کرتا تھا آیا کافر ہوا ساتھہ اوسے خدا کے کہ پیدا کیا تجھے خاک سے فقط اور ہرگاہ
مقارنت مکانی وقت الحیات باعث افضیلت نہوی پس فی وقت الممات

باعث فضیلت کی نہوگی دوئم یہ کہ ضمیر علیہ کی جناب نبوی کیطرف پھرتی ہے اسواسطے
کہ اکثر ضمایر اس مقام کے طرف جناب نبوی کے عاید ہین مثل اَیَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْھَا کے
اور غیر اسکے کے اور موید اسکے آیہ دیگر ہے کہ حق تعالے جنگ حنین مین پارہ ۔ ۲۶
سورہ فتح رکوع ۳ مین فرماتا ہے **قولہ تعالی** فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ پس اس آیہ مین حق تعالی نے انزال سکینہ مین اون مومنین کو کہ جو بہاگے
نہ تہے شریک جناب رسول خدا کیا اور روز غار خلیفہ اول کو شریک نہ کیا پس
معلوم ہوا کہ درجہ معیت فی الغار کا معیت چند مومنین سے اور جنگ حنین کیراتب
کمتر تہا اور اگر اسطرحکے استدلال سے خلافت خلیفہ اول کی ثابت ہو پس بطریق
اولی خلافت جناب امیر علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ روز حنین مین
فرار نکیا ثابت قدم رہے لہذا نزول سکینہ مین اور اونکے یقیناً شریک
جناب نبوی ہین اور علاوہ اسکے اس آیہ سے ضعف ایمان خلیفہ اول ثابت
ہوتا ہے کیونکہ کلمہ وَلَا تَحْزَنْ سے قلت یقین اور ضعف ایمان خلیفہ اول کا پایا جاتا ہے
اس جہت سے کہ حق تعالی پارہ ۔ ۱۱ ۔ سورہ یونس رکوع مین فرماتا ہے **قولہ تعالی**
اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ترجمہ یعنے آگاہ ہو بدرستیکہ
دوستان خدا انہین ہے خوف اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہون گے فقط
اور بہی یہ تقریر دیگر کہا جاتا ہے کہ حزن ابوبکر کا موافق رضائی آلہی کے تہا
یا نہ بر تقدیر اول نہی جناب نبوی باطل ہوتی ہے اور بر تقدیر ثانی مقصد ہمارا
ثابت ہوتا ہے بلکہ حزن کرنا معصیت ہوتا ہے بدیدہ انصاف دیکہا چاہئے
آیا وہ شخص افضل ہے کہ غار مین ساتہہ ہوا اور محزون ہوا اور سکینہ اوسپر
نازل نہوا اور علیہم السکینہ مین شریک ع اور متمم مقصود حضرت نبوی ہو حضرت

سیوم یہ کہ معیت خدا کی جمیع مخلوقات سے ہے پس یہ باعث فضیلت کا نہین ہے چنانچہ
عاقل منصف پر یہ امر پوشیدہ نہین ہے اور یہی ساتھ لینا ابوبکر کا اگر اول امر سے ہوتا
تو البتہ جائے گفتگو افضیلت اوسکے پر ہو سکتی بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اثنائی راہ مین ملاقات
ہوئی پس اوسکو ہمراہ لے لیا کہ تا افشائی راز نکرے اور موید اسکے وہ روایت ہے
کہ روایت کی ہے محمد بن جریر طبری شافعی نے جز و سیوم مین بیچ کتاب تاریخ اپنی کے
کہ خلیفہ اول آئے نزدیک علی علیہ السلام کے اور پوچھا کہ رسول خدا کہان ہین حضرت نے
فرمایا کہ طرف غار ثور کے گئے ہین پس خلیفہ اول بھی اوسی طرف گئے راہ مین آواز قدم
ابوبکر کی معلوم ہوئی شب تار تھے حضرت نے گمان کیا کہ کوئی مشرکین سے ہے پس سرعت
چلے تا اینکہ بند نعل حضرت کا ٹوٹ گیا اور ٹھوکر لگی کہ انگوٹھے سے خون جاری ہوا
اوسوقت ابوبکر سے ملاقات ہوئی کہ داخل غار ہوے فقط اور آیہ ممدوحہ سے
صاف ثابت ہے کہ جب ابوبکر سے ملاقات راہ مین ہوئی حضرت نے ہمراہی کے لئے اوس سے
کہا اونے حیلہ جوئی کے اسلئے حق تعالی بزبانی حضرت کے فرماتا ہے کہ اگر تم اسوقت
ہماری یاری نہ کروگے تو اللہ ہمارا مددگار ہے لہذا ابوبکر ہمراہ رسول خدا
غار مین گیا اور وہان جاکر جب غلبہ کفار کا در غار پر دیکھا بہانہ کا ئفی سیا کے
رونے لگا اسوجہہ سے کہ اگر کفار نے حضرت کو پکڑ لیا تو ہم بھی شراکت مین ماری جا ئینگے
اور اگر ہمارے رونے سے کفار آواز ہماری سنکر حضرت کو پکڑینگے تو گویا
ہماری سعی سے حضرت کی گرفتاری ہو جائیگے اور ہم بچ جائنگے چنانچہ حضرت نے
فرمایا کہ نہ رو ہمارے ساتھہ خدا ہے مگر نہ مانا بلکہ جو شخص کہ در غار پر پیشاب
کرتا تہا حضرت نے ابوبکر سے کہا کہ دیکھہ یہ شخص ہمکو نہین دیکھتا ہے اب بھی تو شور سے
نہ رو فقط یہ سب باتین ابوبکر کے کید و مکر کے تہین ورنہ وہ خوب جانتا تھا

کہ ہم رسول خدا کے ساتھہ ہین کچھہ ضرر نہوگا پھر رونا کیسا تہا فقط موعظ جونپوری
ملقب چودہوین رات کا چاند کے نوین موعظ مین ذکر خواب جناب شیخ مفید
علیہ الرحمۃ کا مرقوم ہے کہ احتجاج طبرسی وغیرہ مین ہے کہ جناب خود فرماتے ہین کہ ایکروز
خواب مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگ حلقہ باندہی بیٹھے ہین مینے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا
ہے لوگون نے کہا کہ اسمین ایک قصہ خوان ہے مینے کہا کہ وہ کون ہے لوگون نے کہا کہ عمر
بن خطاب ہے لوگونکو ہٹا کے گیا دیکھا کہ وہ کچھہ باتین بنا رہا ہے کہ جو مطلق میرے
سمجھہ مین نہ آئین مینے یہ بات کاٹکے کہا کہ اے شخص آیہ غار سے کون سے فضیلت
یار غار بلکہ یار غار کی نکلتے ہے عمر نے کہا چھہ وجہون سے پہلے یہ کہ اس آیہ مین خدا نے
ذکر نبی سے فرمایا اور اونکے ساتھی ذکر ابو بکر آیا انہین اول اور اوہنین ثانی قرار دیکے
پس فرمایا دوسرا دو آدمیونسے دوسری یہ کہ اون دونونکو ملکین الامکان سے
ایک ہی مکان مین قرار دیا کمال الفت و اتحاد کی راہ سے پس فرمایا کہ جیسے دونون
غار مین تھے تیسرے اوہنین مصاحب پیغمبر قرار دیا اور فرمایا کہ جب نبی کہتے تھے
اپنے مصاحب سے چوتھے اس آیہ سے کمال شفقت نبی حال ابو بکر ثابت ہوئے
کہ حضرت نے اوسکے تسلی کے لئے فرمایا کہ مہراس نکر کچھہ پروا نہین خدا تو ہمارے
ساتھہ ہے پانچوین یہ کہ خدا کو جسطرح اپنے کہا اوسیطرح ابو بکر کے ساتھہ کہا اور
اور فرمایا کہ خدا ہمارے ساتھہ ہے نہ یہ کہ میرے ساتھہ ہے چھٹے یہ کہ خدا نے
اوسپر تسکین بھیجی یعنے من جانب اللہ تسکین ہوئے ابو بکر کو اسلئے کہ حضرت کو تو
ہمیشہ ہی سے تسکین تھے پس یہ فضیلتین ایسی ہین کہ تمسے ایک بھی نہین اوٹھہ سکتے
مینے کہا کہ تمنے خوب باتین گڑہی ہین مگر قریب ہے کہ راکھہ کے طرح ہوا کے جہونکے سے
اوڑ کے خاک مین ملجای اور میری ہیشلنے پر شکن بھیہ نہ آئے یہ جو تمنے کہا

کہ وہ دو تھے تو اسمین کیا فخر گنتے گنانے سے کیا کام نکلتا ہے جب ایک مومن دوسرے
مومن کیسا تہہ یا ایک مومن دوسرے کافر کے ساتہہ مل بیٹہین گے تو وہ دو کہلاوینگے اس سے کیا حاصل
اور اسیطرح ایک مقام پر ہونے سے کیا ہوتا ہے اکثر نیک و بد مومن و کافر ایک جگہہ
ہوتے ہین جیسے کہ مومن و منافق و کافر مسجد نبی مین جمع ہوے کہ جو غار سے بہی بڑہ کے
تھے اوسے طرح کشتی نوح مین نیک و بد سب طرح کے تھے اور شیطان بہی تہا اور کتا بہی
تہا اور لیکن ذکر صحبت تو اسمین کیا فضیلت ہی جب قرآن مین کافر پر اطلاق
صاحب و مصاحب آیا اور اہل زبان نے جانور اور تلوار اور گدہی تک کو صاحب
کہا تو اب اس لفظ سے خلیفہ صاحب کو کیا صاحبی لگ جائے گی اور یہ جو تمنے کہا
پیغمبر نے اونکی تسکین کو کہا کہ نہ ڈر تو یہ مدح نہین بلکہ مذمت ہی اسلئے کہ اگرچہ ڈر اونکا
بجا تہا تو پیغمبر کو منع کرنا اوسے کب مناسب تہا پس ضرور وہ بیجا تہا اور یہ خیال
کہ پیغمبر نے تنہا اپنے ساتہہ خدا کو نکہا بلکہ بطور جمع فرمایا کہ ہمارے ساتہہ خدا ہے
تو ہو سکتا ہے کہ تعظیماً اطلاق جمع کیا ہو جیسا کہ خود خدا فرماتا ہے کہ ہمنے نازل
کیا قرآن اور ہم اوسکے حافظ و محافظ ہین اور یہ بہی ایک قول ہے کہ ابو بکر نے
کہا کہ مین اپنے لئے نہین روتا بلکہ مجہے آپکا اور جناب امیر کا رنج ہے تو اسلئے حضرت نے
فرمایا کہ بیہودہ غم نکہا تو کیا نہین جانتا کہ خدا میرے اور علی کے ساتہہ ہے او یکن
تسکین دینا خدا کا تو قرآن مجید سے صاف ظاہر ہے کہ تسکین اوسکو دی گئی تہی
جسکی مدد لشکر سے کی گئی اور اگر صاحب لشکر بہی خلیفہ صاحب ٹہرے تو انکے
پاس نہ لاؤ نہ لشکر دوسری اسمین جناب رسالت مآب کے نبوت باطل ہوئی جاتی ہے
طرفہ یہ کہ اور دو آیتونمین نزول تسکین کا ذکر آیا ہے اور ان دونمین تصریح خدا
مومنین کو بہی شریک فرمایا ہے بموجب مثل مشہور اپنا عیب چہپائے اور اورونکے

بھولی ہمارے پس اگر یہان بھی کوئی مومن حضرتؐ کے ساتھہ تو شریک حضرت کیا جاتا
پس خلیفہ اول کا تسکین سے خارج ہونا دلیل ہے اونکے خارج ہونے کے ربقۂ ایمان سے
بہرطور وہ خارجی ٹہرے یہ سخن سنکے وہ سُن ہوگیا کچھہ جواب مین نہ بولا یہان تک
کہ مین جاگ اوٹہا فقط واضح رہے کہ معاندین اسپر یہ دلیل لاتے ہین کہ اہل تشیعہ سے
جب کچھہ بن نہین آتی ہے تب خواب وخیال اپنی طبیعت سے قایم کرکے دلکو تسکین دیتے ہین
جواب اسکا یہ ہے کہ اہلسنت اپنا منہ چھپاوین کہ خود خواب وخیال کو بطور حدیث کے باندہ کر
سلسلا اوسکا رسولخدا تک پہنچا ہے اس دروغ کا کچھہ ٹہکانا ہے کہ خود کاذب ہوئی اور یہان
رسولخدا پر باندہا چنانچہ پانچ احادیث وضعی خواب وخیال کے صاحب تحقیق نے بشان
خلفائے ثلثہ کے فصل ۵ صفحہ ۷۰ مین حدیث نمبر ۴ وصفحہ ۷۱ مین نمبر ۵ وصفحہ
۷۴ مین حدیث نمبر ۶ وفصل ۶ صفحہ ۲۰۵ مین نمبر ۱۰ فصل ۹ صفحہ ۲۳۰ مین
حدیث نمبر ۴ مندرج ہین جسکو شک ہو ملاحظہ کر لیوے اور راوی انکے ابی بکر
وعبداللہ بن عمر وابی ہریرہ وغیرہ ہین فقط مثل مشہور ہے اپنا ڈہینڈ ہر چھپاوے
اور دوسریکی پھولی دیکھے فقط اور جو صاحب روضۃ الصفا وروضۃ الاحباب
لکھتے ہین کہ بروقت بت شکنے کعبہ کے جناب رسول خدا نے حضرت امیر علیہ السلام سے
فرمایا کہ بار نبوت تمسے نہ اوٹہہ سکیگا اور خود جناب امیرؑ نے اعتراف کیا اور اوسی بار کو
ابوبکر یار غار نے شب غار کہ باعث لگنے ٹھوکر کے انگوٹھے سے خون حضرتؐ کے جاری
ہوا تہا اپنے کاندہے پر اوٹہا کے غار تک پونہچا دیا اسلئے ابوبکر جناب امیرؑ سے
افضل ٹہرے فقط جواب اسکا یہ ہے اوّل یہ کہ مذہب اثناعشریہ مین یہ بات کہین
پائی نہین جاتی مصرع باطل است انچہ مدعی گوید + دوسیم یہ کہ اگر کاندہے پر
لے جانا ابوبکر کا غار تک صحیح ہوتا تو سراقہ بن مالک قدم کا نشان پہچانتا ہوا

کیونکہ غار تک آتا جہانسے ابو بکر نے اپنے کاندہے پر حضرت کو سوار کیا تہا وہین سے سب کفار پہر جاتے غار تک ہرگز نہ آتے پس دونون روایات مین ایک روایت دوسری کی تکذیب کرتے ہے پس کاذبکے حق مین ہمارا اگو ٹہین نہین گیا ہے ایک ضرور زیر کفش آیگا۔ سیوم یہ کہ روایت ابن عباس سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ تمام دنیا کے لوگ میرے ایک عضو کا بار اوٹہانے پر قادر نہین ہین پس بمقابلہ کلام مخبر صادق کے تکذیب روایت سابقہ کی پائی جاتی ہے۔ چہارم یہ کہ حسبطور سے ناقہ و اسپ دراز گوش وغیرہ سواری حضرت کی دیتے تہے اگر اوسی طرحسے خلیفہ اول نے بہی حمالی کی ہو تو اسکا فخر نہین ہے مثل دراز گوش کے یہ سمجہے جاینگے اس سے معلوم ہوا کہ حافظ شیرازی نے جب ابو بکر خلافت پر بیٹہے ہین اسی بارہ مین کہا ہے

شعر اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان ؛ طوق زرین ہمہ در گردن خرمی بینیم ؛

پنجم یہ کہ قبل اسکے عرب و عجم و ہندوستان وغیرہ مین رسم کہاری کی نہ تہی اس روایت موضوعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ جب سے حضرت بمجبوری ابو بکر پر سوار ہو کر غار ثور تک تشریف لیگئے ہین اوسی روز سے رسم کہاری کی عرب و عجم و ہندوستان وغیرہ مین جاری ہو گئے ہے چنانچہ جس مقام پر کہاران قوم مسلمان ہے ہین خلیفہ اول کے نسل سے ہین علاوہ اسکے بہت سے وجوہات ہین بہ باعث طول کے نہین لکہے گئے

قولہ تعالی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ ایمان لائے اطاعت کرو تم خدا کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور صاحبان حکم اپنے مین سے فقط یہ آیہ پارہ ۵ سورہ نسا رکوع ۸ مین واقع ہے فقط حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہین آل محمد صلعم سے کہ جنکی اطاعت

حق تعالی نے واجب سمجھی ہی مثل واجب کرنے اطاعت اپنی کے اور اطاعت رسول اپنی کے
تمام مکلفون پر اور درست نہین ہے کہ حق تعالی واجب کرے اطاعت کسیکی تمام امور مین
مگر چہ کہ وہ بزیور آراستہ ہوا ور باطن و ظاہر اوسکا ایک ہو اور یہ صفت امرا و علما غیر ائمہ
مین مفقود ہے اور قرینہ اس مطلب کا یہ ہے کہ حق تعالی نے درمیان اطاعت رسول اپنی کے
اور اطاعت اولی الامر کے مساوات دی ہے جسطرح سے کہ حق تعالے تمام قبایح
سے منزہ ہے اسیطرح سے رسول اوسکا بھی ہر گناہ سے معصوم و مبرا ہے واسیطور سے
اولی الامر کو بھی چاہیے کہ وہ منزہ ہون سب گناہون سے اور باتفاق فریقین بعد
از رسول خدا کے بجز ائمہ اثنا عشر کے کوئی شخص معصوم نہین ہے پس مراد اولی الامر سے
علی العموم ہوی تو چاہیے کہ جو حاکم اور عالم بنا بر حق حکم کرے بیعت اوسکی حکم کے
چاہیئے اور یہ بات باجماع باطل ہے اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہے اس بات پہ
کہ اولی الامر سے آئمہ معصومین اثنا عشر مراد ہین منجملہ روایات مشہورہ و متواترہ سے
یہ ہے کہ روایت کی ہے جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہ مینے رسول خدا سے
پوچھا کہ رسول کو پہچانتا ہون مین لیکن اولی الامر کو مین نہین جانتا ہون کہ کون ہے
پس فرمایا رسول خدا نے کہ اے جابر مراد اس سے خلفا ہمارے ہین کہ اول اونکا
علی ابن ابیطالب ہے بعد اوسکے حسن و بعد اوسکے حسین و بعد اوسکے علی بن الحسین
و بعد اوسکے محمد بن علے ہین کہ توریت مین بہ باقر تعبیر کیے گئے ہین اور تو اونکو
پاویگا اور جسوقت تو اونکو دیکھے تو سلام ہمارا کہیو بعد رسول خدا نے ایک ایک کا
نام لیا اور فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا میرا نام ہوگا اور کنیت
اوسکی میری کنیت ہوگی وہ حجت خدا ہے درمیان بندونکے اور حق تعالے
مشارق و مغارب کو اوسکے دست قدرت مین لائیگا اور شیعیان اپنے سے

غایب ہوگا بحدیکہ بسبب درازی مدت غیبت کے کوئی تصدیق کرنے والا اوسکے
وجود کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نے اوسکے دل کو ایمان مین امتحان کرلیا ہو
جابر نے عرض کی یا رسول اللہ شیعہ اوسکے ساتھہ علت ہین نفع پاوین گے
حضرت نے فرمایا آرے مگر وہ کہ اہل اوسکے سے ہو فقط جابر کہتا ہے کہ ہرگاہ ایک مدت
گذری ایک روز مین نزدیک علی ابن الحسین علیہما السلام کے بیٹھا تہا ناگاہ پسر اونکے
محمد بن علی الباقر علیہما السلام حجرہ سے باہر تشریف لائے حضرت اوسوقت صغیر سن تہے
اور گیسوے مبارک رخساروں پر لٹکتے تہے ہرگاہ اونکو دیکہا مینے لرزان وخایف
ہوا مین اور تمام بال میرے جسم پر کہڑے ہوگئے پس کہا مینے کہ میرے طرف تشریف
لائے حضرت آئے مینے عرض کی کہ آپ پشت مبارک میرے سمت کیجیے چنانچہ حضرت نے
ویسا ہی کیا پس بخداے کعبہ دیکہا مینے کہ تمام شمایل جناب رسول خدا کے تہے
تب مینے اسم شریف پوچہا فرمایا کہ محمد کہا مینے کہ نام والد ماجد کیا ہے فرمایا کہ
علی بن الحسین علیہما السلام ہے پس کہا مینے کہ تن وجان میرے تمپر فدا ہو تم وہی باقر ہو
حضرت نے فرمایا کہ ارے پیغام رسول خدا کا کیون نہین پونہچایا جابر کہتا ہے
کہ مین اس قول سے نہایت حیران و متعجب ہوگیا حضرت نے خود فرمایا کہ رسولخدا نے
مجہکو بشارت دی ہے کہ تو اونسے ملاقات کریگا ہرگاہ اونکو دیکہنا تو میری طرف سے
سلام پونہچانا پس جابر نے سلام جانب رسولخدا سے پونہچایا حضرت نے فرمایا کہ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ السَّلَامُ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَعَلَیْکَ یَا جَابِرُ
بِمَا بَلَّغْتَ السَّلَامَ یعنے سلام حق تعالی کا اوپر رسولخدا کے ہو جب تک
زمین و آسمان قایم رہے اور تجہپر سلام ہو بسبب اسکے کہ سلام رسول خدا تو نے
پونہچایا فقط پس جابر کہتا ہے کہ مین ہر روز خدمت مین حضرت کے جاتا تہا

اور مسایل مشکلہ سے سوال کرتا تھا اور جواب اوسکا حاصل کرتا تھا ایکروز جابر سے حضرت نے
ایک مسئلہ پوچھا جابر نے قسم کھا کر کہا کہ مین جرأت نہین کر سکتا خلاف رسول خدا کے
کہ تم خلفائے زمان او نما ہو اور حلیم ترین ہو لوگونسے گود کی مین اور دانا تر ہو لوگون سے بزرگی
مین و تعلیم کنندہ علمائی زمان ہو حضرت نے فرمایا کہ صدق جدی رسول اللہ یعنے راست کہا
جد میرے رسول خدا نے فقط اے جابر اس مسئلہ کو مین تجھسے بہتر جانتا ہون کیونکہ مجھکو حلم
و حکمت دی ہے حق تعالی نے اور رسول خدا نے اپنے فضل و برکت سے فقط رسالہ حدیقۃ
المتقین مین کہ جو بیچ فضایل جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ہی اوسمین تحریر ہے کہ جابر
بن سمرہ جناب رسول خدا صلعم سے سایل ہوا ہے کہ یا رسول اللہ اولی الامر کون ہے
کہ حق تعالی نے اطاعت اونکے ساتھ اطاعت اپنے کی متصل کیا ہے حضرت نے فرمایا
کہ اولی الامر خلفا ہمارے ہین کہ سب پیشوا ہین آگاہ ہو کہ اول اونکا علی ابن ابیطالب
علیہ السلام ہے اور عیسے بن یوسف ہمدانی نے ابی الحسن بن یحیی سے روایت کی ہے
کہ اوسنے ابان بن ابی عباس سے اور اوسنے سلیم ابن قیس ہلالی سے اور اوسنے
علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر ع نے کہ سنا مینے
جناب رسالتماب سے کہ تبرکا میرے وہ لوگ ہین کہ خدا نے اطاعت اونکی متصل
اطاعت خود کی ہے اور اونکے حق مین فرمایا ہے کہ اولی الامر منکم پس ہرگاہ
نزاع واقع ہو درمیان تمہارے چاہیے کہ اوس واقعہ مین بقول خدا اور رسول خدا
طرف اولی الامر کے رجوع کرو اور فرمان اونکے سے باہر نجاو فقط اور جب حضرت علی
علیہ السلام نے اس آیہ کو سنا حضرت رسول خدا سے پوچھا کہ اولی الامر کون ہے
حضرت نے فرمایا کہ یا علی تو اول اونکا ہے فقط بعضے مخالفین تفسیر اولی الامر کے
یون کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے چند لشکریان کو تابع مثل خالد بن ولید وغیرہ کے

کر کے جنگ کو بہیجا تہا فقط یہ صرف بوجہ عناد و مکابرہ کے ہی ورنہ کسیطرح سے صحیح نہین ہے
حال آنکہ طریق شیعہ و سنی سے صحت پوہنچا ہے کہ جناب رسول خدا نے خالد بن ولید کو
واسطے دعوت اسلام کیطرف بنی خزیمہ کے بہیجا اور خالد اون لوگونسے دشمنی رکہتا تہا باعث
دشمنی کے برخلاف حکم رسولخدا کے اون لوگونکے ساتہہ محاربہ کیا جب یہ بات بسمع
رسول خدا پوہنچی نہایت غمگین ہوئے اور روبقبلہ کہڑے ہوکر دست دعا بتضرع بلند کر کے
اسطرح مناجات کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَبۡرَءُ اِلَیۡکَ مِمَّا فَعَلَ خَالِدٌ یعنے بار الہا بیزار ہوتا ہون
اوس حرکت سے کہ عمل مین لایا خالد فقط پس اگر اولی الامر کے خالد و امثال اوسکے
صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ حق تعالی نے امر کیا ہو ساتہہ معصیت کے کیونکہ امر کرنا ساتہہ
متابعت عاصی کے امر بعصیان ہے تَعَالَی اللّٰہُ عَنۡ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا یعنے خدا
برتر ہے اس سے کہ نہایت برتر و بے نہایت برتر ہے فقط قاید اس آیہ مین چند وجہ
احتمال کی ہین اول یہ کہ اطاعت کرو اولی الامر کے جمیع اقوال و افعال ہین دویم
یہ کہ اطاعت کرو دونون امر مین سے ایک کے یعنے خواہ اقوال مین خواہ افعال مین ان
دونون سے ایک کے اطاعت کرو سیوم یہ کہ اطالت کرو غیر حرام مین فقط پس وجہ دویم
و سیوم مراد اس آیہ سے نہین ہوسکتے اسلئے کہ وجہ دویم کا کوئی قایل نہین ہے
مگر وجہ سیوم اس جہت سے کہ اولی الامر اوسکو باز رکہے حرام سے پس اگر وہ معصوم
نہو تو لازم ہے کہ اسکے واسطے بہی ایک دوسرا اولی الامر ہو علے ہذا القیاس
تسلسل لازم آوے گا اس دلیل سے اور وہ باطل ہے باقی رہے وجہ اول کہ اطاعت
کرو اولی الامر کے سب اقوال و افعال مین پس یہ امر بجز معصوم کے راست نہین
آتا ہے کہ خدا نے حکم کیا ہو کہ عصیان مین بہی اونکے اطاعت کرو بنا بر اسکے
اولی الامر سے مراد معصومین علیہم السلام ہین اور یہ بات اثبات کو پونہچی ہے

کہ سیوای اثنا عشریہ کے کوئی قائل عصمت آئمہ اطہار کا نہین ہوا ہے اور اگر کوئی اہلسنت سے کہے کہ معصوم سے مراد اجماع ہے پس جواب وسکا یہ ہے حاشیہ آیہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ جو پارہ۔۱۱۔ سورہ توبہ رکوع شروع ۱۵ مین واقع ہے دریافت ہوتا ہے مَنْ شَاءَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہَا اور فخر رازی نے اسپر اعتراض کیا ہے اسطرح سے کہ اول از طرف امامیہ نقل کیا ہے دوسری دلیل اوپر عصمت آئمہ کے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے امر بطاعت اولی الامر کیا ہے اپنی کتاب مین اور جو شخص امر کیا گیا ہو ساتھ طاعت وسکے کے اور قرین کی گئی ہو طاعت اوسکے ساتھ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت کرتا ہے آیہ مذکورہ بالا پس واجب ہے کہ وہ شخص معصوم ہو بعد اسکے فخر رازی نے جواب دیا ہے کہ یہ منقوض ہے بطاعت عبد واسطے مولا کے اور طاعت زوجہ کے واسطے شوہر کے اور فرزند کے واسطے پدر کے پس جواب وسکا کتب عماد الاسلام سے اسطرح پر ہے کہ اہل سنت نے بھی عدالت شرط کی ہے پس کیسطرح عدالت پدر یا زوج و مولا کے قائل نہین ہوتی ہین پس جو جواب اسکا اہل سنت دینگے وہی جواب اپنا بھی ہوگا ہر چند کہ یہ جواب ایسا ہی کہ اس سے مرتب ہونا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہے جواب دوسرا یہ ہے کہ فخر رازی نے جواب صحیح نہین دیا اسلئے کہ دلیل امامیہ کی عصمت اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سے ہی ایک امر بطاعت اوسکی ہے دوئیم قرین کرنا اوسکو بطاعت خدا اور بطاعت رسول پس اگر یہ دونو مقدمہ اطاعت فرزندی مین واسطے پدر کے یا زوجہ مین واسطے شوہر کے خواہ غلام مین واسطے مولا کے پائی نہین جاتی تو کیونکر اعتراض اوسکا درست ہوا حق تعالیٰ نے کسی جگہہ پر اپنے کلام مین طاعت طایفہ مذکورہ کو قرین طاعت خود یا رسول نہین کیا ہے اور علاوہ اسکے اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تمام افعال و اقوال مین البتہ مقتضی عصمت ہے بخلاف طاعت والد یا شوہر یا مولا کی کہ اطاعت انکی غیر حرام مین ہے

قولہ تعالیٰ اَلْقِیَا فِی جَہَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ ترجمہ یعنے ڈالو تم دونون بیچ جہنم کے بہت کفر کرنے والی دشمن کو فقط یہ آیہ پارہ ۲۶ سورہ قاف رکوع ۲ مین واقع ہے فقط
محمد بن تمیم واسطے نے شریک بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین واسطے عیادت سلیمان اعمش کے گیا پس دیکھا مینے کہ اوس مجلس مین ابو حنیفہ کوفی اور ابو لیلی وابن شرویہ موجود تہے ناگاہ اون لوگون نے اعمش کی طرف خطاب کرکے کہا کہ تو محبت علی علیہ السلام مین بہت غلو رکہتا تہا اور بہت احادیث نبوی اونکی شان مین نقل کرتا تہا اور لوگونکو ترغیب دیکر وادی ہلاکت مین ڈالتا تہا بہتر تہا کہ تو ایسے کلام سے خاموشی اختیار کرتا چونکہ تو اب قریب آخرت سے ہوا ہے چاہیئے کہ اب ان سب باتونسے توبہ کر اعمش بہجردسنے اس سخن کے ابو حنیفہ کوفی سے اپنی اصحاب واقارب کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مجھے بہلادو اور تکیہ لگادو پس لوگون نے تعمیل اوسکے حکم کے بجالائے جب اعمش بیٹہا تب خطاب ابو حنیفہ کے جانب کرکے کہا کہ آگاہ ہو کہ ابو متوکل ناجی نے مجھے خبر دی ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا اوسنے کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہرگاہ روز قیامت ہوگا اوسوقت خطاب رب العزت سے پوہنچے گا کہ اے محمدؐ اور اے علیؑ مین خداوند تمہارا ہون حکم کرتا ہون کہ جو کوئی دشمن تمہارا دار دنیا مین ہے اوسکو تم دونون دوزخ مین ڈالو اور جو شخص محبت تم دونون سے رکھتا ہو اوسکو بہشت مین لیجاؤ پس بہائی میرے علے علیہ السلام بنابر فرمودہ رب العالمین کنارہ دوزخ پر کہڑے ہونگے اور کہینگے کہ اے جہنم لے اسکو کہ یہ شخص مجھسے ہے اور چہوڑدے اسکو کہ یہ شخص مجھسے ہے اور آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت کیا پس ابو حنیفہ کوفی معاً سننے اس حدیث وآیہ کے اپنے اصحاب سے کہا کہ برخاستہ ہو اس مجلس سے کہ اس شخص کے منہ سے کوئی اور کلمہ

اتنے سخت نہ نکلے اور معہ اصحاب اپنی خاموش وہانسے اودہہ گیا فقط اب بغور
دیکھنا چاہئے کہ محبت جناب امیر علیہ السّلام کی واہلبیت علیہ السّلام کے بروز قیامت
کس درجہ اعلے پر لیجائیگی اور دشمنی اہلبیت علیہ السّلام کے کیسی ذلت دکھلائیگے
اگر انسان بہ نظر انصاف دیدہ یقین سے دیکھے تو یہی آیہ وحدیث کافی ہے فقط
قولہ تعالی الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ترجمہ الٓ م
حروف مقطعات ہین یہ قرآن نہین ہے شک اسمین ہدایت ہی واسطے متقین کے
یہ آیہ پارہ - اوّل شروع سورہ بقر مین واقع ہے فقط تفسیر علی بن ابراہیم اور تفسیر
اہلبیت مین اور علے ابراہیم مسمے ابو الحسن وابی نصیر نے ابو عبد اللہ سے
روایت کی ہے کہ مراد اس آیہ سے علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کہ امام المتقین ہین
چنانچہ حضرت خود فرماتے ہین کہ مین قرآن ناطق ہون اور یہ قرآن صامت یعنے
خاموش ہے اور مجھسے بڑی کوئی آیت خدا کی معرفت کی نہین ہے فقط توضیح حق
اگر تمام حروف مقطعات کلام اللہ کو یکجا کرو اور حروف مکرر کو اوسکے علیحدہ
کرو تو بقیہ حروف سے یہ کلمہ نکلتا ہے یعنے علی صراط حق نمسکہ یعنے علی
راہ حق ہے ٹھرائی ہے ہمنے بلکہ اس کلام پر حدیث جناب رسول خدا کی مقبولہ
فریقین ہے علی مع الحق والحق مع علی فقط یعنے علی ساتھہ حق کے ہی اور حق ساتھ
علی کے ہے اور یہ آیہ تا اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ شان مین جناب امیر علیہ السّلام کے
آیا ہے اور جو حروف حروف معطعات سے نکلے ہین وہ حروف مشہور
نورانی ہین حاجت بیان نہین ہے فقط قولہ تعالی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا
وَلَا تَفَرَّقُوْا ترجمہ یعنے پکڑو تم رسی خدا کو مضبوط اور نہ متفرق ہو تم سب فقط
یہ آیہ پارہ - ۴ سورہ - ال عمران رکوع ۱۱ - مین واقع ہے فقط ثعلبے نے

ترجمہ تفسیر پارہ ... المتقین علی ...

ترجمہ حبل ... سبب ... علی

اپنی تفسیر مین روایت کیے ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اس رسی سے مراد اہلبیت میرے ہین بعد اسکے حدیث ثقلین کو تمام لکہتا ہے اور پہر کہتا ہی کہ فرمایا اونجناب نے کہ بعد میرے بارہ نائب میرے اہلبیت سے میرے ہونگے اور علی بن ابان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ ہم حبل المتین ہین جو حق تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے اور آیہ ممدوحہ بالا کو تلاوت فرمایا لیکن صاحب مدارک نے بنا بر پاسداری مذہب کے لکہتا ہی کہ اس آیہ مین صرف رسن خدا مراد کلام اللہ سے ہی جیسا کہ خلیفہ ثانی نے حسبنا کتاب اللہ کہا ہی اور حدیث ثقلین کو بضرالہیچ کر گیا سبحان اللہ کیا مذہب ہے کیا مسلک ہے مصنف مدارک کا ہی کہ حدیث ثقلین مقبولہ فریقین ہو چکے ہی اور سب اس حدیث کے قائل ہین لیکن جناب مدارک کو محض انکار ہے یہ نہین سمجہا کہ آفتاب پر خاک ڈالی سے اپنی منہ پر خاک پڑتے ہی اور جو شخص تکذیب رسول خدا کی کرے وہ کافر جہنمی ہے فقط **قولہ تعالی** اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ترجمہ یعنے ہدایت کر ہمکو راہ راست کے فقط یہ آیہ سورہ فاتحہ مین موجود ہے فقط حنبلے محدث نے بریدہ اسلمی سے کہ صحاب رسول خدا سے تہا روایت کی ہے کہ کہا جناب رسول خدا نے کہ مراد اس آیہ سے یعنے فقط صراط سے محمد و آل محمد ہین اور حدیث مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح شاہد مطلب اس آیہ کے ہی و مراد اہلبیت سے جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہین معہ اولاد اونکی فقط **قولہ تعالی** مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ ۝ بَیۡنَہُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِ ترجمہ بہائے دو دریا آپس مین ملے ہوی کہ اون دونو کے بیچ مین ایک پردہ ہے کہ اوسکی وجہ سے ایک دوسرے پر غالب نہین آسکتا اور زیادتی نہین کرسکتا فقط یَخۡرُجُ مِنۡہُمَا اللُّؤۡلُؤُ وَ الۡمَرۡجَانُ ترجمہ نکلتا ہے اوسمین سے موتی اور مونگا یہ تینو آیات پارہ ۲۷ سورہ رحمن مین واقع ہین فقط انس بن مالک سے روایت ہی کہ دو دریا علی و فاطمہ علیہما السلام ہین اور لوگو

ومرجان جناب امام حسن و امام حسین علیہما السلام ہین فقط **قوله تعالیٰ** اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ترجمہ یعنے بدرستیکہ خدای تعالیٰ و ملائکہ اوسکے صلواۃ بھیجتے ہین رسول پر چاہیئے کہ جو لوگ ایمان لائے ہین صلواۃ بھیجین رسول پر اور سلام فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷ مین واقع ہے صواعق محرقہ مین کعب سے روایت ہے کہ بعد نزول اس آیہ کے صحابہ نے جناب رسول خدا سے پوچھا کہ یا رسول اللہ وجوب صلواۃ تو ہمکو معلوم ہوا لیکن یہ نہین معلوم کہ کیونکر صلواۃ آپ پر بھیجین فرمایا حضرت نے اسطرح کہو اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فقط راوی کہتا ہے کہ بنا بر اس سوال صحابہ اور جواب رسول خدا کے دلیل قطعی اسبات پر ظاہر ہے کہ حکم صلواۃ کا رسول پر اور بقیہ آل پر اونکے چاہیئے بجز محمد و آل محمد کے دوسرا کوی شامل نہین ہے و نہ ہوسکتا ہے چنانچہ ایک شخص نے لفظ علیٰ اسکے درمیان کہا جناب رسالت پناہ نے فرمایا مَنْ فَارَقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ آلِیْ بِعَلٰی فَلَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ یعنے جو شخص کہ فرق کرے درمیان میرے اور میری آل کے ساتھ لفظ علیٰ کے صلواۃ مین وہ شخص میری امت سے نہین ہے فقط اور کتاب ثواب الاعمال مین منقول ہے کہ حمیدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا معنے ہین صلواۃ خدا و صلواۃ ملائکہ و صلواۃ مومنین کے حضرت نے فرمایا کہ صلواۃ خدا رحمت ہے و صلواۃ ملائکہ برکت ہے و صلواۃ مومنین دعا ہے فقط **قوله تعالیٰ** اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ترجمہ یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اور عمل شایستہ کرتے ہین جلد کرے گا خدا اونکے واسطے ایک محبت فقط یہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۶ مین واقع ہے فقط ثعلبی نے اپنی تفسیر مین و حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن مین ابن

آیہ نمبر ۳ در بارہ صلوات بر محمد و آل محمد

حارث سے وضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شانمین جناب امیر علیہ
السلام کے نازل ہوا ہے کہ محبت اونکی دل مومنان مین ڈالی اور شان نزول
اسکی یہ ہی کہ بہ باعث ماری جانے قبایل بنی تمیم و بنی امیہ کے غزوات مین بضرب
ذوالفقار حیدر کرار کے ان قوم کو باوجود مسلمان ہونے کے عداوت جناب امیر علیہ
السلام سے تہی چنانچہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا
کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدًّا وَاجْعَلْ لِي فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ مَوَدَّةً یعنے یا علےؑ
دعا کرو خدا سے کہ واسطے میرے مودت و محبت کو پیدا کرے نزدیک اپنی اور ڈال
میری محبت کو مومنین کے دلونمین فقط ابن عباس راوی ہے کہ مین مکہ مین تہا کہ جناب
رسول خدا نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور چار رکعت نماز ادا کرکے کوہ صفا
پر گئے اور منہ اپنا طرف آسمان بلند کیا اور علےؑ نے بحکم رسول خدا ہاتھ اپنی طرف
آسمان بلند کر کے دعا درگاہ خدا مین طلب کی اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور جناب
رسالت مآب نے سب اصحاب کے سامنی یہ آیہ تلاوت فرماکے کہا کہ آگاہ ہو کہ دوستی علےؑ
کی نجات دیگی آتش جہنم سے اور یہ دوستی خدا کے جانب سے ہی جو شخص دامن علےؑ کا پکڑیگا
آتش دوزخ سے نجات پاویگا چنانچہ سب صحابہ نے تعجب کیا پس حضرت نے فرمایا
کہ تعجب نکرو تم لوگ چہارم حصہ قرآن ہمارے اور ہماری اہلبیت کے شان مین اور
اور چہارم حصہ مذمت مین ہمارے دشمنان و ہمارے اہلبیت کے دشمنان کے شان مین
آیا ہے اور چہارم حصہ فرایض مین نازل ہوا ہے فقط اور ابن مردویہ نے کتاب
مناقب مین اور نطنزی نے کتاب خصایص مین اور ابن حجر نے صواعق محرقہ مین
روایت کی ہے کہ بعد دعا رسول خدا نے فرمایا کہ یہ دوستی مخصوص ساتھ
علےؑ کے ہی دوسرا کوئی اسمین شریک نہین ہے اور یہ مودت نہین ہے کہ جو مومنین

باہم رکھتے ہین بلکہ یہ وہ محبت ہی کہ ترک اسکا کفر ہے فقط اور صاحب مشکواۃ وصحیح ترمذی
واحمد بن حنبل نے سندین روایت کی ہے کہ منافق علی ع سے محبت نکرے گا اور موافق
علی سے دشمنی نہ کریگا فقط اور صاحب جامع الوصول وصحیح بخاری وترمذی نے انس سے
روایت کی ہی کہ مینے امتحان اپنی اولاد کا محبت علی علیہ السلام مین کیا پس جنکو پایا مینے
محبت جناب امیر علیہ السلام مین جانا مینے کہ یہ حلالی ہے اور جسکو پایا مینے دشمن
علی علیہ السلام کا سمجھا مینے کہ وہ حرامی ہے فقط قولہ تعالی اَفَمَنْ كَانَ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً
ترجمہ یعنے آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہوا و پر حجت روشن کے جانب رب اپنی سے اور
بعد اوسکے آوے ایک گواہ اوس سے مثل اوس شخص کے کہ بینہ اور شاہد ہوا آگے
قرآن سے کتاب موسی تھی درحالیکہ وہ پیشوا اور رحمت تھی فقط یہ آیہ پارہ ۱۲
سورہ ہود رکوع ۲ مین واقع ہے فقط ابن ابی حدید ومغازلی وسیوطی نے کتاب
درمنثور مین اور طبری اور اکثر عامہ وخاصہ نے عبداللہ ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ خود جناب امیر علیہ السلام نے بر منبر فرمایا فرسول علی بَيِّنَةٍ مِّنْ
رَّبِّهٖ وَاَنَا شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنے رسول گواہ بزرگ ہین وحدانیت ہر طرف سی خدا کے
پاک کے اور مین تصدیق کنندہ اور شہادت دینے والا اوسکا خدا کے جانب سے
ہون فقط اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور کلینی ابو صالح سے اور راوسنے ابن
عباس سے روایت کی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے واسطے
تختہ بناوین اور مجکو اوسپر بٹھلاوین پس حکم کردن مین درمیان اہل توریت
واہل انجیل کے واہل زبور واہل قرآن کے اونکی کتاب کے موافق اور جانتا ہون
مین کہ فلان آیت فلانکے حق مین نازل ہوئی ہے فقط اور یعقوب بن جعفر

در بارہ امامت و وحدانیت کی تصدیق کنندہ و علی ع شاہد

بن سلمان نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مراد بینہ سے رسول خدا ہین اور مراد شاہد منہ سے حضرت علی ہین فقط اور فخر رازی نے بعد ذکر اس آیت کی براہ تعصب لکھتا ہے کہ حق تعالی نے واسطے شرافت وجلالت شاہد کے فرمایا ہے کہ وہ شاہد ہے جو خصوصیت اوس سے رکھتا ہے بمنزلہ پارہ تن اوسکے سہ ہین تین احتمال بیان کئے ہین اول یہ کہ مراد شاہد سے ممکن ہے کہ جبریل ہون دویم یہ کہ یا زبان مبارک جناب رسول خدا کے ہو سیوم یہ کہ اقرب بصواب مراد علی سے ہو فقط جواب اوسکا یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس مقام مدح پر ہرگز نہین مراد ہوسکتے کیونکہ خود فخر رازی لکھتا ہے کہ وہ شخص ہے جو بمنزلہ پارہ تن رسول خدا کے ہے پس جبریل پارہ تن نہین ہین اور نہ وہ منبر پر بیٹھ کر بمقابلہ امت گواہی دے سکتے ہین وہ حامل وحی ہین فقط جواب دویم احتمال یہ ہے کہ مراد زبان سے اوسکا لائق نہ ہوتی کہ زبان کو شخص قرار دیتے معنے آیہ کے ظاہرا یہ ہین کہ آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہو اوپر حجت روشن کے جانب حق تعالی سے بعدہ اوسے ایک گواہ اوسی سے مثل اوس شخص کے پس معنے زبان کے شخص نہین ہوسکتا ہے فقط کلام خدا مین معنے پہنانا یا عبارت کا بنانا نہین لوگونکا کام ہے پس دو احتمال رازی کے مردود ہوگئے باقی تیسرا احتمال جو بناچاری لکھا ہے لایق قبول کی ہے اور اگر مطابق کلام فخر رازی کے جبریل وزبان شاہد قرار پاوے تو تکذیب خدا لازم آتی ہے لطیفہ یتلوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تالی رسول تھی بلا فصل یعنے خلیفہ رسول بلافصل تھے اب اس جگہہ پر لازم تھا کہ بپاسداری فخر رازی کے حق تعالی نے خلفاء ثلثہ کو تالی کیا ہوتا تا انکہ تالی رسول اور معنے تالی کے لغت مین یہ ہین مَن تَلی غَیرہُ عَلی اثرہ مِن غَیرِ فَصلٍ بَینَہُما یعنے دو شخص کے

بعد ہو غیرانی کے اوپر اثر اوسکے بغیر فضل کے فقط قوله تعالیٰ وَقِفُوهُم مَسْئُولُونَ

ترجمہ یعنے لگاہ رکھو اونکو صراط پر بدرستیکہ وہ سوال کئے جائینگے فقط یہ آیہ پارہ ۲۳

سورہ والصفات رکوع ۲ مین واقع ہے فقط کتاب علل الشرائع مین جناب رسالتمآب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ بروز محشر بندگان خدا قدم اوٹھا ئینگے تا اینکہ

چار چیز سے سوال نکئے جائینگے اوّل یہ کہ دوستے اہلبیت ہماری سے فقط ا فردوس

الاخبار مین دیلمی سے اور کتاب مناقب مین ابن مردویہ نے ابن عباس سے نقل کی ہے

کہ جب یہ آیہ نازل ہوا جناب رسول خدا نے صحابہ کیجانب منہ کرکے فرمایا اِنَّهُم مَسْئُو

لُونَ تُسْئَلُونَ عَنِ الْاِقْرَارِ بِوَلَايَتِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ یعنے قیامت مین پوچھا

جائیگا جمیع خلایق سے حال دوستی علی ابن ابیطالب کا اور ابو سعید خدری نے

ابن مسعود سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ زمان رسول خدا مین اس آیہ کو سطرح

پڑہتے تہے وَقِفُوهُم اِنَّهُم مَسْئُولُونَ فِي وَلَايَتِ عَلِيٍّ اَبِيْ طَالِبٍ جب زمانہ خلافت

ثالث کا ہوا اسم جناب امیر علیہ السلام کا اس آیہ سے نکال دیا گیا اخر کو حق بھا

ظاہر ہوا مخفی نرہے کہ ابن مردویہ کہ علمائی اہلسنت سی ہے وہ تحریف کلام الٰہی کا

قایل ہے پس سنیان جو اعتراض عدم تحریف قران مجید کا کرتے ہین تو اونکو لازم

ہے کہ اپنے علمائ دین کو کاذب دروغ گو بناوین اور لعنت اللہ علی الکاذبین

اونکی شانمین شوق سے کہین بلکہ آمین کہنے کو اہل شیعہ بہی شریک ہین فقط

قوله تعالیٰ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

ترجمہ یعنے جنہون نے اطاعت کی خدا کی اور رسول کے پس وے لوگ ساتہ اونکے

قیامت مین ہین کہ خدا نے انعام کیا اون پر پیغمبران و صدیقان و شہید ونکو

وصالحونکو اور نیک رفیق ہین اونکے فقط یہ آیہ پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۹ مین واقع ہے
فقط کتاب اربعین مین فخر رازی نے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور احمد حنبل نے مسند مین
اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین جناب
رسول خدا سے روایت کی ہے کہ صدیق تین شخص ہین ایک حبیب ابن نجار مومن آل
یٰسین دوسرے خرقیل مومن آل فرعون تیسرے علی ابن ابیطالب امام امت محمدؐ کے کبھی
ان اشخاص سے کفر نہین ہوا ہے وسنہ دروغ وکذب کبھی کسی امر مین کہا و کیا ہے اور
حافظ ابونعیم عباد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ خود جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا کہ خدا نے یہ صفت حضرت ادریس پیغمبر اور حضرت یوسف پیغمبر کے واسطے دی ہے
اور صدیق اکبر سوائے میرے جو کوئی نام اپنا رکہے وہ شخص کاذب ہے فقط پس اگر کاذب
اپنا نام صدیق رکہے تو گویا مصرع بر عکس نہند نام زنگی کافور ہے اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبیین سے مراد پیغمبر ونسے ہی اور جناب ختم الانبیا
ہین اور صدیقون سے مراد علی مرتضےٰ علیہ السلام ہین اور شہیدون سے مراد جناب امام حسین
علیہ السلام ہین اور صالحون سے مراد امام زین العابدین علیہ السلام سے تا جناب
امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام ہین اور ابو بصیر نے حضرت ابی عبداللہ علیہ
السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے مجہسے کہا کہ حق تعالیٰ نے تمکو یاد کیا ہی اپنی کتاب
پس آیہ کو تلاوت فرمائے اور فرمایا کہ مراد نبیین سے جناب رسول خدا ہین اور صدیقین سے
اور شہدا سے ہم لوگ ہین اور صالحون سے تم ہو پس چاہیئے کہ تم بصلاح آراستہ ہو نام
نیک پیدا کرو جسطرح سے حق تعالیٰ نے تمکو ساتھہ اوس نام کے یاد کیا ہے اور خبر
وارد ہے کہ ایکروز ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا سے کہتے تہے
کہ ایک قوم نے ایک روایت کو باور نکیا تکذیب اوسکی کی پس مین نے گمان کیا کہ

اسکے پاس شکایت کو آیا ہون حضرت نے فرمایا کہ آسمان پر کسے نے سایہ نہین کیا ہے
اور زمین نے کسیکو نہین اوٹھایا کہ وہ راست گو تر ابوذر سے ہو یہ کلام تمام ہونے پایا تہا
کہ جناب امیر علیہ السلام کو حضرت نے آتے دیکہا پس حضرت نے اونکے حق مین فرمایا کہ یہ مرد
بدرستیکہ علی ابن ابیطالب صدیق اکبر ہے اور فاروق اعظم ہے اور حسن اولئک
سے مراد محمد مہدی صلوات اللہ علیہ ہین اور خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین
کہ حق تعالی نے شان ادریس پیغمبر مین فرمایا ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیقًا نَبِیًّا اور شان یوسف
اَیُّہَا الصِّدِّیقُ اور رسول خدا نے حبیب نجار و حزقیل کو اور مجہکو صدیق فرمایا ہے
پس مین ان سب سے افضل ہون قولہ تعالے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ
بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے اور وہ شخص کہ لایا سخن راست کو
اور تصدیق کیا سا تہہ اوسکے یہ گروہ ہے فقط یہ آیہ پارہ ۲۴ سورہ زمر
رکوع ۴ مین واقع ہے فقط سُدی نے لکہا ہے کہ مراد اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے
جبریل علیہ السلام ہین کہ قران کو جانب پروردگار سے لائے ہین اور صدق سے
مراد جناب رسالت پناہ ہین کہ مصدق اوسکے ہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ
جَآءَ بِالصِّدْقِ سے انبیا علیہ السلام ہین اور صدق سے امت اونکی ہے اور
شیخ امام بخش ناسخ نے سطور سے منظوم کیا ہے ؎ ناسخ بیان اَلَّذِیْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ کا ❊ مفسر رقم کرتے ہین جابجا ❊ در ربو کہ سیوطی کی تفسیر ہے ❊ مضمون
صاف اوسمین تحریر ہے ❊ کہ مقصود اوس سے ہی شیر خدا ❊ وہی ہے سر اصحاب اتقیا ❊
اور حدیث مین وارد ہے کہ شب معراج مین خطاب جناب حدیث کا رسول خدا کو
پونہچا کہ جا اور اپنی قوم کو خبر دے اوس سے کہ جو تونے اسجگہہ دیکہا ہے پس
جناب رسولخدا نے کہا کہ خداوندا قوم میرے تصدیق نکرینگے خطاب ایا کہ

یُصَدِّقُکَ عَلِیٌّ وَھُوَ الصِّدِّیقُ الْاَکْبَرُ یعنے علی ابن ابیطالب تصدیق تیری کریگا
کہ وہ صدیق اکبر ہے اور مخالف و موافق سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
اَلصِّدِّیقُوْنَ ثَلَاثَۃٌ یعنے صدیق تین ہین ایک مومن آل فرعون دوسرا حبیب
نجار آل یٰسین تیسرا علے ابن ابی طالب آل محمد ہین اور مروی ہے کہ جناب
رسول خدا نے ایک جماعت کو ہمراہ حضرت علی علیہ السلام کے ایک جنگ مین بھیجا
بعد اوسکے فرمایا کہ کون ہے کہ فضیلت پسر عم میرے کی قرآن سے بیان کرے عمار یاسر کھڑے ہوئے
اور عرض کیا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ لَنَا بِہٖ حضرت
حضرت نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو اور زید بن حسان نے روایت کی ہے کہ ابتدای اسلام مین
نزدیک حضرت رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا مین اور عرض کیے مینے کہ یا رسول اللہ کیا
کلمہ کہتے ہو تم فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے خدا ایک ہے اور مین اوسکا
رسول ہون زید کہتا ہے کہ مینے عرض کی کون شخص تصدیق کرتا ہے تمہارے اس
قول کی فرمایا کہ صَبِیٌّ وَّامْرَأَۃٌ یعنے ایک لڑکا ہے اور ایک عورت ہے مراد صبی سے
علی اور عورت سے خدیجۃ الکبری علیہ السلام ہین اور اسی واسطے رسول خدا فرماتے
تھے کہ سات برس ملائکہ مجھپر اور علے پر درود بھیجتے رہے اسلئے کہ سات برس تک
سوائے میرے اور علی علیہ السلام کے کسی نے نماز نہین پڑھی تھی اب ان آیات
و احادیث صحیحہ سے صدیق اکبر و فاروق اعظم ہونا دوسرے اشخاص کا بالائی طاق
ٹھہرا فقط قولہ تعالے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ترجمہ یعنے نہین ہے تو مگر
ڈرانے والا اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنے والا ہے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳
سورۂ رعد رکوع ا مین واقع ہے فقط ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ جسوقت یہ آیہ نازل ہوا جناب رسول خدا نے دست مبارک اپنا

دوش حضرت علی علیہ السلام پر رکہا اور فرمایا کہ اَنَا مُنْذِرٌ وَ اَنْتَ الْهَادِیْ بِکَ
تَهْدِیْ الْمُهْتَدُوْنَ بَعْدِیْ یعنے اے علے ڈرانیوالا مین ہون بندگان خدا کو عقوبت
خدا سے اور تو ہے ہدایت کرنے والا بعد میرے فقط اور شاہ عبد العزیز دہلوی نے
بحث اسکے لکہی ہے کہ خبر متفق علیہ ابن عباس مین وارد ہوئی ہے کہ جناب نبوی صلعم نے فرمایا
کہ مین منذر ہون اور علی ہادی ہے اور یہ روایت ثعلبی کی ہے کہ اوسکو چندان اعتبار
نہین اور قطع نظر اسکے مطلقًا وصلًا امامت جناب امیر علیہ السلام اور نفی غیر اس خبر سے
ثابت نہین ہوتی ہے اسلئے کہ ہادی ہونا کسیکا مستلزم امامت اوسکی کا نہین ہوتا ہے اور نفی
امامت غیر نہین کرتا ہے اگر فقط ہدایت کرنا دلالت امامت پر رکہتا ہو تو امامت بمعنے مصطلح
اہلسنت کہ بمعنے پیشوائی دین کے ہی ہوگی یہ غیر محل نزاع ہے فقط انتہا کلام شاہ جی فقط
جواب اوسکا یہ ہے اولًا ثعلبی اس روایت مین فقط منفرد نہین ہے کہ مدعاء شاہ جی کا
ثابت ہو بلکہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی سے بہی مروی ہے کہ ایک روز
جناب رسول خدا نے پانی واسطے وضو کے طلب کیا بعد فارغ ہونے وضو کے جناب
امیر کا ہاتہ لیکر اپنے سینہ پر رکہا اور فرمایا کہ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ بعد اسکے اپنا ہاتہ سینہ علے پر
رکہہ کر فرمایا کہ لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ بعد اسکے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو ایسا ہی ہے فقط
اور حافظ ابو نعیم صفہانی کہ مشاہیر محدثان اہل سنت سے ہے کتاب ما نزل من القرآن
فی علی مین بچندین سند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہر گاہ یہ آیہ نازل ہوا
دست مبارک اپنا پیغمبر خدا نے دوش علی علیہ السلام پر رکہا اور فرمایا کہ اے علے
تو ہادی ہے اور ساتہ تیرے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد میرے فقط
ہر گاہ شاہ جی نے تنہا ثعلبی کو سمجہہ کر اوسکی روایت کو قبول نکیا بے اعتبار سمجہا
اب تو بفضلہ تعالی کئے راویان ہم مشرب شاہ جی کے ظاہر ہوگئے کہ باتفاق

راوی ہین کہ یہ آیہ بشان حضرت علی علیہ السلام نازل ہوا ہے پس اسکا شاہ جی کو بغیر
مقبولیت کے چارہ نہین ہے فقط ثانیاً قول شاہ جی کا دربارہ ہادی کیسی کا مستلزم امامت
نہین ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اوس مقام مین یہ قول مسلم ہوتا کہ جہات حصر
ثابت نہوا ورنما نحن فیہ مین انما حصر کا موجود ہے چنانچہ مطول مین انما کو اقسام
حصر مین محسوب کیا ہے پس اسمین سوا بجز امامت کی اور شئے مراد نہین ہوسکتے ہین خصوصاً
بنظر روایت ابو نعیم اصفہانی کے کہ لکھا ہے کہ بسبب تیرے ہدایت پاوینگے ہدایت
پانے والے بعد میرے اسواسطے کہ قید بعدیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد ہدایت
سے امامت ہے اور بنا بر کہنے شاہ جی کے لازم آتا ہے کہ منذر ہونا ہے کسیکا مستلزم
نبوت نہو پس جو جواب اسکا اہل سنت دینگے وہی جواب اہل تشیع کے جانب سے ہوگا فقط
در تفسیر علی بن ابراہیم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ المنذر رسول خدا ہین و الہادی حضرت علی مرتضے و بعدہ الائمہ معصومین صلوٰۃ
اللہ علیہم اجمعین ہین اور یہ قول حق تعالی کا ہے وَلِکُلِّ ہَادٍ فِی کُلِّ زمان
ہاد بعدہ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ آیہ کریمہ رد کرتا ہے قول اوس جماعت
کو کہ جو کہتے ہین کہ ہر حصر مین وجود امام مفترض الطاعت لازم نہین ہے اس بارہ مین
قول صاحب توضیح المجید کا یہ ہے کہ ہر چند کہ اہل سنت یہ سبب تخلف کے سفینہ
اہلبیت علیہم السلام سے اس معنے کو کب مسلم رکھینگے لیکن باضمیمہ اس روایت کے
کہ متفق علیہ فریقین ہے من لم یعرف امام زمانہ مات میتہ جاہلیۃ مرغم الف مخالفین
ہوگی اور قطع نظر اسکے کل قوم سے معلوم ہوتا ہے کہ تا قیام قیامت ہر قوم کے
واسطے ہادی چاہئے اگر اہل سنت کل قوم سے مراد لین کہ جو زمان نزول آیہ مین تھے
پس ہم جواب مین اسکے کہینگے کہ روایت حافظ نعیم اصفہانی کے کہ جسمین

قید بعدیت کے ہو ناقص ہوتے ہین کما لا یخفی علی المنذرین اور بعد اسکے علی ابراہیم نے لکھا ہے کہ یہ حدیث دلالت رکھتی ہے اس بات پر کہ زمین خدا کسی ہنگام مین حجت خدا سے خالی نہین ہے جسطرح سے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین خالی حجت خدا سے نہین ہے یا ظاہر و مشہور یا پوشیدہ اور مستور ہوا در سیکے علی ابراہیم نے کہا ہے کہ لفظ ہدی کا کتاب خدا مین بچند معنے مستعمل ہوا ہے اور جملہ ان معنے آئمہ علیہم السلام ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنے واسطے ہر قوم کے ہر وقت مین امام ہو کہ ظاہر کرنے والا حق کا ہوا ور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ منذر مین ہون اور علی علیہ السلام ہادی ہین واسطے اوس قرن کے کہ جسمین وہ ہین اور اس بات مین احادیث بہت وارد ہین باعث طول کے مندرج نہین ہوئین قولہ تعالی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ ترجمہ یعنے نہین ہے حاکم تمہارا مگر اللہ و رسول اوسکا اور وے لوگ جو ایمان لائے ایسے ہین کہ قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکواۃ کو حالت رکوع مین فقط یہ آیہ پارہ ۶ سورہ مایدہ رکوع ۸ مین واقع ہے فقط صاحب جامع الاصول و نسائی و ثعلبی و سیوطی و خوارزمی و علامہ زمخشری و علامہ نیشاپوری و بہیقی و مولف مشکواۃ و بہت عامہ و خاصہ نے خصوصاً حسن بصری و عتبہ بن ابی حکم و عبد اللہ و قیس ابن ربیع و ابن عباس و جابر وغیرہ غرض جمہور مفسرین نے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان عالی شان جناب امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہے اور سبب نزول کا یہ ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام مسجد مین نماز پڑہتے تہے ناگاہ ایک

۱۸ آیہ تصدق انگشتری در بارہ انگشتری دادن

سائل کو انگشتری دینا نماز مین

سایل آیا یہ تضرع و زاری ہر ایک نمازی سے کچھ طلب کیا ہر جگہہ سے محروم پہر اقریب حضرت کے آیا حضرت نے بحالت رکوع دست مبارک سے اشارہ کیا سایل بجانے حضرت سے آگاہ ہو کر انگشتر دست حق پرست سے لے لیا اور وہ انگشتر طوق بن جران کی تھی کہ حضرت نے اوسکو جنگ مین اصل جو نہم کر کے غنیمت مین پایا تھا اور نگین اوسکا یاقوت سرخ بوزن نو مثقال شرعی تہا اور قیمت اوسکی خراج شام سے زیادہ تھی فقط پس اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا جناب رسول خدا صلعم نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا اور کہا کہ یا علی تجھکو مبارک ہو کہ یہ آیہ تیری شان مین نازل ہوا ہے فقط بعضے معاندین پیروان دجال نے ساتھہ اس تمہید کے جرح کی ہے کہ ایک مرتبہ کسی معرکہ جہاد مین ایک تیر پائی مبارک مین جناب امیر علیہ السلام کے لگا تہا کہ نکلنا اوسکا دشوار تہا جب قصد انکالنے کا کیا جاتا تہا حضرت کو بشدت صدمہ ہوتا تہا اور وہ نکل نسکتا تہا جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جب بہائی میرا نماز مین مشغول ہو یہ تیر اوسوقت نکال لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسوقت حضرت نماز پڑہنے لگے قنبر نے حضرت کے پائی مبارک پر اپنا پاؤن رکھہ کے ہاتھہ سے اوس تیر کو نکال لیا اور حضرت کو اصلا خبر نہوئی پس اس تمہید سے غرض معاندین یہ ہے کہ ہر گاہ بوقت نماز کے اسقدر رجوع قلب خدا کے جانب ہوتا تہا کہ قنبر نے تیر کو نکال لیا اور حضرت کو مطلق خبر نہوئی پس کیونکر سایل کا آنا مسجد میز اور حضرت کا اشارہ کرنا ہاتھہ سے اور انگشتر کا اوتار لینا سایل کا ہوسکتا ہے یہ امر برخلاف رجوع قلب ہے پس ظاہر ہے کہ نماز جناب امیر کی رجوع قلب سے نہ تہی فقط جواب اوسکا یہ ہے کہ الحمد للہ کہ بروقت نکلنے تیر کے رجوع قلب جناب امیر علیہ السلام کے بحالت نماز خود قایل ہوچکے ہین باقی رہا انگشتر کا دینا سایل کو بحالت رجوع قلب یہ ہے کہ جسمانی معرفت سے حضرت نے سایل کو نہ پہچانا تہا جب سایل مسجد مین داخل ہوا

اور ہر ایک سے مایوس ہوا یعنے کسی نے کچھہ ندیا اوسوقت سایل نے قلب اپنا جانب خدا
رجوع کیا اور ملائکہ اعمال نے سوال سایل و راجابت تک پونہچایا اور قلب جناب امیر علیہ
السّلام بشدت رجوع اوسمقام پر ہوجودتہا پس ہین پر حاجت سایل روا فرمائی **شعر**
ماہمہ از درگہہ لطفت گدای مسکنم ؛ ای ہمہ شاہان گدایت یا امیر المومنین ؛ اور صحیح مسلم
مین وصحیح بخاری مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے ایک لشکر واسطے
جنگ کے روانہ کیا اور امیر اوس لشکر کا جناب امیر کو کیا ہر گاہ حضرت نے فتح کے ایک کنیز غنیمت
مین واسطے اپنے لے لی لشکریان و دیگر توابع کو یہ امر گران گذرا خوش نہ آیا منجملہ اونکے
چار شخص صحابہ سے متفق ہوئے جب جناب رسول خدا کی خدمت مین آئے ایک نے
اون چار مین سے اوٹہا اور عرض کیا کہ علے سے یہ حرکت وقوع مین آئی ہے حضرت نے
منہ اپنا اوس شخص سے پہیر لیا بعدہ بقیہ تینون نے ایک کے بعد دوسرے نے وہی
بات عرض کرتے گئے حضرت نے ہر ایک سے روئی مبارک اپنا پہیر لیا بعدہ از روی غضب
فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم لوگ علیؑ سے اور یہ فرمایا کہ علیٌّ اَنْتَ مِنّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنے
علے مجہسے ہے اور مین علے سے ہون اور علیؑ ولی ہر مومن کا ہے بعد میرے فقط اور
عبد البر نے استیعاب مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر
علیہ السّلام سے کہا کہ تو ولی ہر مومن کا ہے بعد میرے فقط **نکتہ** اس حدیث سے صاف صاف
واضح ہے کہ ولی بمعنے خلافت کے ہے اسلئے کہ اگر معنے اسکے خلافت کے نہ لئے جاوین
تو قید کا بعد میرے کا عبث و بیکار ہوتا ہے فقط **قولہ تعالے** یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو
جو شخص کہ پہر جائے تم مین [illegible] اپنے [illegible] کرا وے گا خدا ایک [illegible] قوم کو

[illegible]

کہ دوست رکھتا ہے اونکو اور دوست رکھتے ہین وہ اوسی خدا کو ایسے وہ کہ متواضع ہین اوپر مومنین کے سخت دل ہین اوپر کافرونکے فقط یہ آیہ پارہ ۶ سورہ مایدہ رکوع ۸ مین واقع ہے ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیہ شان مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے وارد ہے اور موید اسکے وہ روایت ہے کہ بروز جنگ خیبر جب دو مرتبہ صحابہ لڑائی سے روگردان ہوئے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرار غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنے کل علم ایسے کے ہاتھہ مین دونگا کہ وہ کرار غیر فرار ہے اور حق تعالی نے اس فتح کو اوسکے ہاتھہ پر مقرر کیا ہے اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے فقط ہر گاہ صحاب و انصار نے یہ کلام معجز بیان حضرت سے سنا ہر ایک کو حوصلہ منصب عالی کا ہوا تمام شب اسی فکر مین بیدار رہے جب صبح ہوئی سب حاضر خدمت نبوی کے ہوئے پس جناب نے فرمایا کہ این علی ابن ابی طالب یعنے کہان ہے علی ابن ابیطالب سب نے متفق اللفظ عرض کی کہ اونکے چشم مین آشوب و درد ہے حضرت نے فرمایا کہ لے آؤ اونکو پس سلمان فارسی نے جناب حیدر کرار کو حسب الطلب حاضر کیا حضرت نے پوچھا کہ یا علی تمکو آزار چشم سے بہت تکلیف ہے جناب امیر نے عرض کی کہ یارسول اللہ غیر آزار اسکے کہ آپ کی زیارت سے محروم ہون کچھہ رنج والم اپنا مجھکو نہین ہے اوسوقت جناب رسالتمآب نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے گلے سے لگایا اور لعاب دہن مبارک اپنا حضرت امیر ع کے آنکھون پر ملا اور واسطے شفائی درد کے دعا کی پھر دعا جناب امیر کو شفا حاصل ہوئی پھر کبھی درد چشم مین مبتلا نہوئی پس جناب رسول خدا نے علم ظفر شمیم جناب امیر علیہ السلام کو عنایت فرمایا اور کہا کہ یا علے جاؤ اور تم علم لیکر

کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فتح اسکی تمہارے ہاتھ پر مقرر کیا ہے زنہار بغیر فتح کئے منہ نہ پھیرنا
اور زرہ اپنی پہنائی اور ذوالفقار کمر سے لگائی اور خود مرکب پر سوار کر ایا اور بوقت
رخصت دعائے نصرت فرمائی چنانچہ جناب امیر علیہ السلام متوجہ قلعہ ہوئے اور وہاں
پہنچکر علم ظفر شیم کو سنگ خارا پر بطور زمین کے نصب کیا قلعہ دار نے دیدبان سے
یہ معجزہ دیکھہ کر گھبرایا کہ ایک شخص یہود سے قلعہ سے اوترکر نام حضرت کا کسی سے پوچھا
معلوم ہوا کہ نام سپہ سالار کا حیدر ہے یہ سنکر باواز بلند چلایا کہ قسم ہے توریت کی
کہ اے اہل قلعہ کہ تم لوگ مغلوب ہوئے اس اثنا مین حارث ملعون بدستور معہ فوج
قلعہ سے باہر آیا اور بعد گفتگو بسیار لڑائی شروع ہوئی اوس ملعون نے دو شخص کو
لشکر اسلام سے شہید کیا جناب حیدر کرار کو تاب نہ آئی مرکب کو پھیر کر کے اوسکے
مقابلہ مین جاکر بعد وعظ و پند کے اوسکو واصل جہنم کیا مرحب برادر اوسکا یہ خبر
سنکر مسلح ہو کے معہ لشکر آیا چونکہ پہلوان نامی و شجاع نہایت تھا جسکہ دو تلوار
باندہتا تھا اور سنان نیزہ کی اوسکے بوزن تین من کے تھی اہل اسلام سے کسی شخص کو
اوسکے مقابلہ کی طاقت نہ تھی پس خود جناب حیدر کرار اوسکے مقابلہ کو آنکر رجز پڑھا
اور فرمایا انا الذی سمتنی امی حیدرۃ یعنے مین وہ ہون کہ نام میرا رکھا ہے میری مان نے
حیدر جب نام حیدر کا اوسنے سنا میدان نبرد سے بھاگا ایک شخص در قلعہ پر ملا اور پوچھا
کہ تو شجاعان عرب ہوکر اسقدر بدحواس کیون میدان جنگ سے بھاگا اوسنے کہا
کہ مینے خواب مین اپنی مانکو دیکھا اوسنے مجھسے کہا کہ تجھپر شیر حملہ کریگا صبح کو ایک عورت
کاہنہ سے تعبیر پوچھی مینے اوسنے کہا کہ جسکا نام حیدر ہوگا اوس شخص سے تو ڈرنا کہ وہ
تیرا قاتل ہوگا پس اوس شخص نے تسلی دیکر کہا کہ کیا اسی کا نام حیدر ہے یا وہ دوسرا ہوگا
اور تو ایسا پہلوان نامی ہوکے میدان رزم سے بھاگتا ہے تو پھر جا اور لڑ مین

تیری امداد کو لشکر بہیجتا ہون چنانچہ مرحب پلٹ کر پہر میدانمین آیا اور تلوار نکال کر حضرت پر حملہ کیا حضرت نے وار اوسکا خالی دے کر اوسکو معہ اسپ دو ٹکڑے کیا نعرہ تکبیر لشکر اسلام سے بلند ہوا فقط **قطعہ از مولف** سر پہ مرحب کے چلی جب ذوالفقار * اوسگہڑی سکتے مین ایک عالم رہا * کاٹ کر روح الامین کے تین پر * پیپلا جا کر زمین مین جم رہا * دیکہہ کر دست خدا کی ضرب کو * دیر تک جبریل کا سر خم رہا * ۱۲ اور اگر ابتدا سے انتہا تک اس لڑائیکے دیکہنے کا جن احباب کو شوق ہو تو کتاب حملہ حیدری تصنیف ملا باذل علیہ الرحمتہ کو ملاحظہ فرماوین فقط ہر گاہ جب مرحب فی النار والسقر ہوا یہودیون نے حضرت کو گہیر لیا آخر کار لشکر دونو باہم ملگئے تلوار چلنے لگی قاعدہ ہے کہ جب لشکر بے سردار ہوتا ہے تو بجز بہاگنے کے کوئی چارہ نہین نظر آتا ہے آخرش یہودان بے سروسامان معرکہ جنگ سے گریزان ہوئے اور جناب حیدر کرار نے تعقب اونکا کیا وہ سب لے قلعہ مین جا کر دروازہ بند کر لیا اس دارو گیر مین سپر جناب امیر علیہ السلام کی ایک یہودی لے بہاگا اور قلعہ کے اوپر سے بارش سنگ کے ہونے لگی جناب حیدر کرار غصہ مین آکر در قلعہ کو دو انگلے سے پکڑ کر کہینچ لیا وہ اوکہڑ کے حضرت کے دست مبارک مین بجائے سپر کے ہوگیا ناگاہ صدا الامان کی جانب قلعہ سے بلند ہوئی حضرت نے تلوار روکی جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ خندق اوس قلعہ کی بہت چوڑی تہے لشکر اسلام عبور نہ کر سکتا تہا حضرت نے اوس در کا ایک گوشہ ہاتہہ مین لیکر چاہا کہ بطور پل خندق پر رکہدین اتفاقاً طول در کا عرض خندق سے کم تہا اوسوقت وہی گوشہ در ہاتہہ سے لیکر لب خندق ملا دیا اور لشکر اسلام اوس در پر سوار ہو کر حضرت کے جانب آتا تہا تب آپ اپنی جانب پلہ لے لیتے تہے کہ وہ لشکر عبور کر جاتا تہا

چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہی متواتر کیا کہ ایک جانب کو طول در کا لب خندق سے ملا دیتے تھے
جب لشکر پلہ پر آجاتا تھا تب دوسرے پلہ کو معہ لشکر دوسری جانب لب خندق ملا دیتے تھے
کہ وہ لشکر اوتر جاتا تھا یہانتک کہ سب لشکر اسیطرحسے داخل قلعہ کے ہوا اور جناب رسول خدا
خبر فتح سے مطلع ہو کر فوراً تشریف لائے اور حضرت نے بچشم خود در کا لب خندق سے
ملحق کر دینا اور لشکر اسلام کا اوسپر سوار ہو کر قلعہ کے جانب عبور کر جانا ملاحظہ فرما کر
تعجب کیا فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ آپ تعجب نکیجئے دیکھئے پائی علی کے جانب
پس جب حضرت نے دیکھا کہ پائی مبارک حیدر کرار کے زمین سے بلند برو کی ہوا مین زیادہ
تعجب ہوا جبرئیل نے کہا یہ جائے تعجب نہیں ہے ملائکہ آسمان اپنی پرون پر پائی مبارک
حضرت علی علیہ السلام کو لئے ہین **قطعہ از مولف** بنا یا پل در خیبر کا جبکہ خندق پر
نہتے زمین پہ تیرے ای فلک مقدار قدم ÷ کہا رسول نے صلے علی زہی اعجاز ÷ ہوا پہ
تہا نیکے اسدم ہین استوار قدم ÷ منقول ہے کہ جب جناب حیدر کرار نے در خیبر کو
اوکہاڑا تمام قلعہ جنبش مین آگیا کہ صفیہ جے اخطب کے بیٹی تخت پر سے نیچے گر پڑے
منہ اوسکا چہل گیا تہا منقول ہے کہ جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگا تو وہ در
اژدہات کا تہا شیر خدا نے اوسکو ہاتھ سے مثل گالہ روئی کے ٹکڑے ٹکڑے
کر کے ہر ایک مہاجر و انصار وغیرہ کو مطابق حصہ کے تقسیم کر دیا اور وزن ہر ٹکڑے کا
بمقدار حصہ کے برآیا بر وقت وزن کم و بیش نہوا اور اسی معرکہ مین تین پر جبرئیل
علیہ السلام کے ضرب ذوالفقار حیدری سے کٹ گئے اور منقول ہے کہ اوسی
ضربت کے صدمہ سے ایک خاندان جن کا زیر زمین اولٹکے تباہ ہوگیا فقط
قولہ تعالے اَلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ترجمہ یعنے وہ لوگ

کہ دیتے ہین اموال اپنے کو ساتھہ رات اور دن کے بیچ پوشیدگی اور ظاہر کے پس واسطے اونکے ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار اونکے کے اور نہین خوف ہے اوپر اونکے اور نہ غمگین ہونگے فقط یہ آیہ پارہ ۳ سورہ بقر رکوع ۳۷ مین واقع ہے فقط ثعلبی اپنی تفسیر مین روایت کرتا ہی کہ مجاہد نے ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے پاس مال دنیا سے صرف چار درہم تھے اور کچھہ نہ تھا حضرت نے ایک درہم رات کو اور ایک درہم دنکو اور ایک درہم پوشیدگی مین اور ایک درہم ظاہر مین براہ خدا تصدق کیا ہر گاہ یہ عمل سید اوصیا سے اس طریقہ پر صادر ہوا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا چنانچہ سید الانبیا نے استفسار فرمایا کہ یا علی باعث اسکا کیا ہے کہ اس نہج خاص پر تصدق کیا تمنے جناب امیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی باریتعالی جسپر مترتب ہو خالی چار صورتونسے مینے نہ پایا اس جہت سے احتیاطاً ایسا کیا مینے کہ ایک اونمین سے شرف قبول کو پونہچے ورضامندی خدائے پاک حاصل ہو پس جناب رسولخدا نے فرمایا کہ خوشحال تیرا یا ابو الحسن کہ جس چیز کا تو جویا تہا وہ میسر ہوئی اور جس چیز کا تو امیدوار تھا وہ چیز حق تعالی نے تجھکو عطا کیا اور تصدق تیرا قبول کیا اور جمیع خلایق سے تجھکو برگزیدہ کیا فقط اور ابن معاذلی نے وشافعی نے بیچ کتاب مناقب اپنی کے اور فخر رازی نے اپنی تفسیر مین لکھتے ہین سبب مین کئی روایت ہین ایک یہ ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے چند دینار اصحاب صفہ پر تصدق کئے اور علی نے ساتھہ وزن وسیق کے تمر سے شب کو تصدق کیا پس حبیب تر دونون صدقونکا صدقہ علی کا ہوا پس یہ آیہ نازل ہوا پس صدقہ بوقت شب علی کا اور بوقت روز عبد الرحمن بن عوف کا ہے دوسرے یہ کہ روایت ہے ابن عباس سے جو نسبت چار درہم چار وقت کے حضرت علی نے تصدق کیا ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے ؀ تیسرے یہ کہ

نقل کیا ہی اسکو صاحب کشاف و صاحب مدارک نے کہ یہ آیہ نازل ہوا ہی حق مین ابوبکر کے تصدق کیا چالیس ہزار دینار کو دس ہزار دنکو اور دس ہزار راتکو اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر مین اور صاحب مدارک نے اسقدر زیادہ کیا ہی کہ بعضے حق علے ئین کہتے ہین فقط سبحان اللہ کیا خوب صاحب کشاف و صاحب مدارک نے کشف بے ربط اپنا اسمقام پر ظاہر کیا ہے حق یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے پر اتو بہتان باندہکر شریک ان آیاتکے ہوگے **قولہ تعالے** ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بالحق لما جاءه ترجمہ یعنے اور کون ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ افترا کرتا ہی اوپر خدا کے از روی دروغ کے یا تکذب ساتہہ حق کے ہرگاہ آیہ اونکو آیا فقط یہہ آیہ پارہ ۲۱ سورہ عنکبوت رکوع ۷ مین واقع ہے آیہ دیگر **قولہ تعالے** ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين فما منكم من احد عنه حاجزين ترجمہ یعنے اور اگر افترا کرے اوپر ہمارے بعضے سخن کو ہر آئینہ لینگے ہم اوسکو بدست راست پس ہر آئینہ قطع کرینگے ہم اوسے رگ دل کو پس نہین ہے تم سے کوئی شخص قتل اونکے سے منع کرنے والا فقط یہ آیہ پارہ ۲۹ سورہ حاقہ رکوع ۲ مین واقع ہے فقط اور قول صاحب کشاف و مدارک کا نسبت ابوبکر کے کئی وجوہ سے مردود ہے اول یہ کہ اوسوقت مین ابوبکر کو کہان سے دفعتاً چالیس ہزار دینار ملگیا تھا کہ تصدق کر دیا حالانکہ خود محتاج تھے بلکہ اطفال اونکے بہو دیکی معلم گری کرتے تھے دوسرے یہ کہ محتاجی ابوبکر کی اس روایت سے جو آیندہ آیہ مین آوی گے والذين تبوؤا الدار والايمان من قبلهم يحبون الخ جب نازل ہوا ظاہر ہے کہ یا وصف فرمانے جناب رسول خدا کے کہ کون ایسا ہے کہ جو اس مرد عرب کو کہانا کہلا دیوے ابوبکر نے سنکر باعث محتاجی کے اپنی جگہہ سے جنبش نکیا

سرنگون بیٹھے رہ گئے آخر جناب امیرؑ نے اوس عرب کو مکان پر لاکر کہانا کھلایا دوم مصداق نزول آیۂ محدودہ کے ہوئے تیسرے یہ کہ اگر خلیفۂ اوّل چالیس ہزار دینا خیرات کرنے کی مقدرت ہوتی تو کوی انگشتری بوقت نماز رکوع میں سایل کو دی ہوتی کہ آیہ یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون مین شریک ہوجاتے حالانکہ اونکو بھی رہا صرف خواہ نخواہ کے بھی نہین دی گئی ونہ ہوسکی چہارم یہ کہ جب آیہ اموالھم باللیل والنہار سراً وعلانیۃً نازل ہوا جناب رسولِ مقبول نے خود حضرت علی علیہ السلام سے استفسار فرمایا کہ یا علی اسکا کیا باعث ہے کہ تمنے اس نہج سے تصدق کیا اور بعد جواب جناب امیرؑ کے پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا ابوالحسن جس چیز کا تو جویا اور امیدوار تھا وہ چیز تجھکو خدا نے عطا کیا پس اگر یہہ آیہ ابوبکر کی شان مین نازل ہوا ہوتا تو جناب رسولِ خدا حضرت علیؑ سے کیون فرماتے کہ یا ابوالحسن جس چیز کا تو جویا وامیدوار تھا حق تعالی نے تجھکو عطا کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ جناب رسول خدا پر بھی کذب و بہتان باندھا ہے اور جسنے رسول خدا پر افترا کیا لاریب فیہ وہ شخص کافر ہے فقط پنجم یہہ کہ نازل ہونا اس آیہ کا بحق جناب امیرؑ کے اکثر مفسرین اہلسنت و مفسرین اہل تشیعہ سے ثابت ہے گویا یہ آیہ متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنے نہین جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کے درست نہین ہے پس بنا بر تعصب کے حق سے تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق جناب امیر نہین ہے بلکہ ابوبکر کے حق مین یہ آیہ آیا ہے کمال بے غیرتی ہے معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ سے نقص واقع ہوا ہے کہ اسکو مسلم نہین رکہتے ہین اور وہ اجماع کہ جو خلافت ابوبکر مین واقع ہوا تھا باوصف کہ اسکے کہ بنی ہاشم و خود جناب امیرؑ نے بقول صحیح بخاری تا حین حیات جناب فاطمہ علیہا السلام بیعت نہین کی تہی کیونکہ مسلم ٹہرا فقط ششم یہ کہ آخر آیہ میں

لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون دلالت کرتا ہے کہ اون لوگون پر خوف اور حزن نہین ہے
اور خوف وحزن ابوبکر کا اس عبارت سے ثابت ہے کہ کہا اوسنے لیت لم اکشف بیت
فاطمۃ یعنے کاش نکہولتا مین خانہ فاطمہ ع کو فقط اور ظاہر ہے کہ ابوبکر اس حرکت
ناشایستہ سے کمال خوف مین رہا کیا پس اس مقام سے ثابت ہے کہ یہ آیہ حق مین ابوبکر
کے نازل نہین ہوا ہے یہ بالکل بندش و تعصب ان بیدین کا ہے فقط **قولہ تعالیٰ**
اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن اٰمن باللہ والیوم الآخر
وجاھد فی سبیل اللہ لایستون عند اللہ واللہ لایھدی القوم الظالمین
الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم
درجۃ عند اللہ واولٰئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ و
رضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم ترجمہ یعنے آیا گردانتے ہو تم سیراب
کرنیوالے حاجیون کو اور بنانے والے مسجد حرام کو مانند اوس شخص کے کہ ایمان
لایا ہے ساتہہ خدا کے اور روز قیامت کے اور جہاد کیا بیچ راہ خدا کے نہین برابر
ہین نزدیک خدا کے اور خدا نہین ہدایت کرتا قوم ظالمون کو وہ لوگ کہ ایمان
لائے اور ہجرت کی اونہون نے اور جہاد کیا اونہون نے بیچ راہ خدا کے ساتہ
اموال اپنے کے اور نفسون اپنے کے بزرگ تر ہے از روی درجے کے
نزدیک خدا کے اور یہ گروہ وہی پوہنچنے والے ہین مقصد کو فقط بشارت
دیتا ہے اونکو رب اونکا ساتہہ رحمت کے جانب اپنی سے اور ساتہہ خوشنودی کے
جنت کے واسطے اونکے بیچ جنت کی نعمت پائی بے زوال فقط یہ تینون آیات
پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۳ مین واقع ہین فقط شیعہ اور حسن بصری
اور محمد بن کعب مرتد و حاکم ابوالقاسم حسکانی باسناد خود ابن بریدہ سے

روایت کی ہے کہ یہ آیات شان عالی شان علی ابن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہین جسوقت کہ عباس و طلحہ بن شیبہ باہمدیگر مفاخرت کرتے تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین بہتر ہون کہ سقایت حاج مجھسے تعلق ہے یعنے مین حاجیون کو پانی پلاتا ہون اور طلحہ بن شیبہ نے کہا کہ مین تمسے بہتر ہون کہ کلید بردار کعبہ کا ہون چاہون تو تمام شب خانہ کعبہ مین رہون اور باہمدیگر یہ قرار دیا کہ اول جو شخص اس راہ سے گذرے اوسکو حکم کرین ناگاہ حضرت امیر علیہ السلام تشریف لاتے تھے کہا اون دونون نے کہ اللہ اکبر اس شخص سے بہتر ہمکو حکم نہ ملیگا پس ہاتھ امیر کا پکڑ کر نزدیک اپنی بٹھلایا اور صورتحال تنازع بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ تمکو ایسے شخص کو بتلاؤن کہ وہ بہتر تم دونون سے ہو اونھون نے کہا کہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص ہے کہ جسنے تیغ تمہارے سرون سے نہ اوٹھائی تا اینکہ تم ایمان لائے اونھون نے کہا کہ یہ کنایہ تو آپ اپنی جانب کرتے ہین تب حضرت نے فرمایا کہ ہان اسلئے کہ زمان خوردی سے ابتک معتقد رسول خدا کا ہون اور جہاد کرنے والا ساتھ مشرکون کے اور نماز پڑھنے والا ساتھ رسول خدا کے طرف دو قبلون کے اور قبل اسکے عبادت کرنے والا خدا کی کہ تمیز امر و شریک نتھا پس وہ لوگ اپنا تفاخر فراموش کر کے حضرت سے کہا کہ اب ہمکو خصومت تمہارے ساتھ ہوئی آؤ چلین نزدیک رسول خدا کے پس عباس و طلحہ و جناب امیر نزدیک رسول خدا کے آئی عباس و طلحہ نے کہا کہ یہ کودک ہمپر تفاخر کرتا ہے اور حکایت ماقبل کو نقل کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی کیا باعث ہوا کہ تو عباس کے پاس گیا اور اسطرحکا کلمہ کہا تو نے حضرت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ساتھ کلمہ حق کے تکبر اور تفاخر انکے کو توڑا مینے جو شخص چاہیئے کہ کلمہ حق سے خوش ہو یا ناراض ہو پس رسول نے کچھہ نہ فرمایا منتظر وحی کے تھے ناگاہ جبرئیل جانب ملک جلیل سے

نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد صلعم خدا نے تمکو سلام و درود بھیجا ہے اور کہتا ہے
کہ ان آیات کو انکو سناؤ چنانچہ جناب رسالتمآب نے تعمیل حکم رب جلیل کے بجالائے
اور جمہور اہلسنت و صحاح ستہ مین روایت ہے کہ یہ آیات بشان علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نازل ہوئی ہین اور نسائے اپنے صحیح مین بیچ جز و ثانی کے و ثعلبے نے
اپنی تفسیر مین کہ حسن و شعبے و محمد بن کعب القرظے نے کہا ہے کہ یہ آیات شان علے
علیہ السلام مین نازل ہوئے ہین پس ان آیات سے افضلیت جناب امیر کے جمیع صحابہ سے
ثابت ہوتی ہے کیونکہ جس گاہ دونون خدمت والون سے یعنے عباس و طلحہ سے
بہتر ہوئی تو اغیار ان دونون خدمت والون سے بہتر نہین ہو سکتے ہین پس
جناب امیر ہر ایک صحابہ سے بہتر ہوے اور یہ بھی دلالت افضلیت جناب امیر کے
اولئک ہم الفائزون سے پائی جاتی ہے تو بیشک کہ جو شخص فائز ہو باتفاق
افضل غیر فائزون سے ہوگا قولہ تعالے ان اللہ اصطفے آدم و نوحاً و آل
ابراہیم و آل عمران علی العالمین ترجمہ یعنے بدرستیکہ خدا نے قبول کیا
آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اوپر عالموں کے فقط یہ آیہ
پارہ ۳ سورہ آل عمران رکوع ۴ مین واقع ہے فقط مراد آل عمران سے
موسیٰ اور ہارون ہین کہ یہ دونون اولاد عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوے
بن یعقوب ہین اور بعضو نے لکھا ہے کہ مراد آل عمران سے عیسے ہین اور مادر اونکے
مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونونکے ایکہزار آٹھ سو
برسکا فاصلہ تھا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہے کہ مراد آل عمران سے
حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام و اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف
ابو طالب کا ہے اور احادیث متواترہ آئمہ بداصلواۃ اللہ علیہم سے بہا چیز

وارد ہوئی ہین اور ابن عباس اور ابوذر اور انس نے بھی جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آل ابراہیم مین ہون اور آل عمران علی علیہ السلام ہین حاصل اسکا یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ سب انبیا اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا مینے اور فضیلت دی مینے اوپر عالمون کے اور یہ آیہ دلالت رکہتا ہے اس بات پر کہ یہ گروہ افضل ہین فرشتگان سے فقط قوله تعالی وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ترجمہ یعنے قسم اوس ستارہ کی وقتیکہ ساقط ہوا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہین خطا کیا ساتھ سیدہ اور نہین گویا ہوا خواہش سے نہین ہے وہ مگر وحی ہے کہ وحی کی گئی ہے فقط یہ آیہ پارہ ۲۷ سورہ نجم مین واقع ہے فقط مفسرون نے لکہا ہے کہ سلمان فارسی اور بعضی صحابہ کبار نے جناب رسول خدا صلعم سے استفسار کیا کہ وصی اور خلیفہ اپکا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ آج کی شب جسکے بام خانہ پر ستارہ نازل ہووے خلیفہ میرا ہے چنانچہ اہل محلہ اوس شب کو بام خانہ اپنے اپنے پر گئے اور منتظر تہے ستارہ ہمارے گہر مین نازل ہوگا مگر جناب امیرؑ و جناب فاطمہ علیہما السلام وردمین اپنے مشغول تہے اور فرماتے تہے کہ اگر ستارہ ہمارے گہر مین نازل ہوگا تو ہم شکر اوسکا بجالاوینگے واگر نہ آوے گا تو کچہہ حرج نہین چنانچہ منقول ہے کہ ستارہ زہرہ آسمان سے جدا ہوا اور بام خانہ جناب فاطمہ زہرہ علیہا السلام پر فرود آیا پس یہ آیہ نازل ہوا اور اوسکی طرف اشارہ ہے ہرگاہ منافقین نے دیکہا زبان طعن جناب رسالتمآب پر کہولی اور کہا کہ پیغمبر محبت علیؑ مین گمراہ ہوگئے ہین اور منقول ہے عروہ بن زبیر سے کہ بعد نزول اس آیہ کے عتبہ بن ابی لہب نے کہا کہ بخدا محمدؐ کو مین ایذا پہنچاونگا چنانچہ نزدیک جناب رسالت پناہ کی آیا

۲۳ آیہ ... نازل ہو ... سلمان ... علیہا السلام

اور آپ نے ہین اپنا ردیے سرورانبیا پر ڈالا اور کہا کہ انا کافر بالنجم اذا ہوی پس وجناب
غمگین ہوے اور نفرین کی اور کہا کہ بارخدایا ایک حیوانات درندہ اپنے سے اوسپر مسلط کرتا
اسی وہ کہا ہے چنانچہ عنقریب وہ شخص با جماعت قریش بتقریب تجارت راہی ہوا اثنا راہ
مین ایک منزل مین ہمراہ قافلہ پونہچا اوس جگہہ پر ایک پیر راہب کا تہا اوسنے اواز دے
کہ اس زمین پر شیر بہت رہتے ہین پر حذر ہونا چاہیے ابی لہب نے کہا کہ آج کی شب یاری کرو
اے گروہ قریش کہ مین ڈرتا ہون اپنے پسر سے کہ محمد نے اوسے بد دعا کی ہے پس
اہل قافلہ نے جمیع بار ہائے اپنے کو جمع کیا اور بالائے اوسکے عتبہ کو جگہہ دی اور آپ
اوسکے گرد سوئے اور شتران کو اپنے اطراف باندہا جب پہر رات گذری ایک شیر آیا
اور شتران سے گذر کر کے ہر ایک کے سر پر قدم رکہکر سونگتا تہا تا اینکہ عتبہ کے پاس آیا
اور اوسکو سونگہا عتبہ بیدار ہوا اور کہنے لگا قتلنی رب محمد یعنے قتل کیا مجہکو رب
محمد نے چنانچہ شیر نے اوسکو ہلاک کیا فقط **قوله تعالی** یا ایہا الذین امنوا
اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة ذالک خیر لکم واطہر
فان لم تجدوا فان اللہ غفور الرحیم ترجمہ یعنے اے وے لوگ کہ ایمان لائے وقتیکہ
راز کہو تم رسول سے پس مقدم کرو تم پہلے اس راز کہنے سے صدقہ دینے کو کہ یہ
بہتر ہے تمہارے حق مین اور بہت اچہا پہر اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے فقط
یہ آیہ پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۲ مین واقع ہے فقط تفسیر
مرتضوی مین واحدی نے سبب نزول اس آیہ کا یہ لکہا ہے کہ اکثر اغنیا
سرورانبیا کے ہمراہ مناجات کرتے تہے کہ محتاجونکو بار اوصحبت کی نوبت نہ آتی تہی
اور صحبت اغنیا باعث ملال خاطر سرور کائنات ہوتا تہا حق تعالی نے اول لوگونپر
صدقہ واجب کیا اوسوقت سے اکثر اغنیا نے مناجات کرنے کم کی صحبت

مال و دنیا کے اختیار کی سیوائے جناب امیر علیہ السّلام کے کسی شخص نے تعمیل اس
آیہ کی نکی قاضی ناصر الدین بیضاوی نے بسند اپنے جناب امیر سے روایت کی ہے
کہ فرمایا اونجناب نے کہ کتاب خدا مین ایک آیہ ہے کہ کسی نے مجھسے پہلے اوسپر عمل نہین کیا
اور بعد میرے بھی کوئی اوسپر عمل نہ کریگا اور جب آیہ نازل ہوا میرے پاس ایک دینار
سرخ تھا اوسکو مینے دس درہم کو بیچا جب رسول خدا سے مناجات کرتا تھا ایک ایک
درہم تصدق کرتا تھا جب وہ دسو درہم تمام ہو چکے آیہ منسوخ ہوا اور کشاف مین
عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایسے تین چیز
رکھتے تھے کہ اگر ایک اونمین سے میرے پاس ہوتی تو دوست تر تھی شتران سرخ مو سے
اوّل تزویج فاطمہ زہرا علیہا السّلام دویم عطا کرنا رسول خدا کا علم کو بروز جنگ خیبر
سیوم آیہ نجوی یعنے یہ آیہ ہے کہ جسوقت نازل ہوا کسی نے اسپر عمل نہین کیا مگر علی نے
فقط اور ترمذی نے جابر سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت پناہ نے بروز غزوہ
طایف کی حضرت علیؑ سے مشورہ فرماتی تھے یہانتک کہ مشورہ کو طول ہوا اصحابون
نے کہا کہ راز کے بات مین اسقدر طول کا کیا باعث ہی پس جناب رسول خدا
ناراض ہوکر فرمایا کہ مینے راز نہین کہا بلکہ خدا راز علیؑ سے کہتا ہے فقط

۲۵ آیہ بست و پنجم ... کو علی کی شان نازل ہوا

قوله تعالیٰ مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ترجمہ یعنے مثل اون لوگونکے کہ صرف کرتے ہین مالہاے اپنے کو
بیچ راہ خدا کے مانند دانہ کے ہی کہ جمتا ہے ساتھ خوشے نکلے بیچ ہر خوشہ کے
سو دانہ ہین اور خدا زیادہ کرتا ہے واسطے اوس شخص کے چاہتا ہے اور
خدا واسع المغفرت ہی و دانا ہے فقط یہ آیہ پارہ ۳ سورہ بقر رکوع ۳۶ مین

واقع ہے فقط خبر صحیح مین وارد ہے کہ ایک وز جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام
حجرہ فاطمہ علیہا السلام مین داخل ہوئے دیکھا کہ حسنین علیہم السلام کو سلائی ہین
اور وہ جناب غایت گرسنگی سے آرام نہین فرماتے ہین جناب فاطمہ علیہا السلام
نے کہا کہ یا ابن عم تین دن سے ان دونو فرزندون نے کچھہ نہین کھایا ہے باعث گرسنگی
آرام نہین کرتے ہین جناب امیر نے سنکر باہر تشریف لائے اور نزدیک عبداللہ
بن عوف کے گئے اور ایک دینار اوس سے قرض لیکر متوجہ بازار ہوئے راہ مین
مقداد کو دیکھا کہ سر راہ بیٹھے ہین حضرت نے پوچھا کہ تم ایسے ہوائے گرم مین
یہان کیون بیٹھے ہو مقداد نے عرض کے کہ چار روز ہوئی ہین کہ کھانا مینے
نہین کھایا ہے نا طاقت ہوکر گھر سے باہر آیا ہون تا کچھہ صدرمق حاصل کرون
جناب امیر نے اوس دینار کو حوالہ مقداد فرمایا اور کہا کہ تم اسکے سزاوار ہو کہ تمکو
چار روز گذرے ہین اور آپ طرف مسجد تشریف لیگئے اور دروازہ مسجد پر بیٹھے
تھے ناگاہ ایک عرب ناقہ پر سوار آیا اور ایک کیسہ پر از زر دینار سرخ حضرتکو
دیکر نظرون سے غایب ہوگیا حضرت بانتظار اوس عرب کے وہان پر بیٹھے رہے
جب دیر گذری وہ عرب نہ آیا تب اوس کیسہ کو لیکر خدمت مین جناب رسولخدا کے
آکر صورت حال بیان کیا جناب رسالت پناہ نے سر کیسہ کو کھولا تو ستات سو
دینار سرخ اوسمین تھے فرمایا کہ اے علیؑ تم اوس اعرابی کو پہچانتے ہو حضرت نے
کہا کہ نہین جناب رسول خدا نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے اور حق تعالی نے
تمکو بعوض اوس ایک دینار کے جو تمنے مقداد کو دیا تھا عطا کیا ہے اور
آیہ معدودہ کو تلاوت فرمایا فقط قولہ تعالی وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ

امامت جناب امیر علیہ السلام ... ۲۴

ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ترجمہ یعنے اور یاد کر اے محمد وقتیکہ آزمایش کیے ابراہیم کو خدا نے اوسکے ساتھ چند کلمات سے پس تمام کیا ابراہیم نے اوسکو کہا خدا نے بدرستیکہ مین کرنے والا ہون تجھکو واسطے لوگونکے پیشوا کہا ابراہیم نے اور بعض میرے فرزندونکو کہا حق تعالی نے نہ پہنچے گا عہد امامت میرا ستمگارونکو فقط یہ آیہ پارہ ۱ سورہ بقر رکوع ۱۵ مین واقع ہے فقط روایت کی ہے خبر دی احمد بن موسی باسناد خود عبد اللہ بن مسعود سے کہا اوسنے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ منتہی ہوئی دعا ابراہیم کی طرف میرے اور علی کے کہ نہ ہم دونون سے سجدہ نہین کیا کسی بت کو کسی وقت مین پس مجھکو نبی اور علی کو وصی گردانا فقط اور اسی طرح سے ابن مغابری نے روایت کی ہے بنا بر اسکے دلالت کرتا ہے کہ یہہ آیہ امامت علی ابن ابیطالب پر مانند آفتاب کے روشن تر ہے اور افضل ترین حجت فضیلت حضرت علی علیہ السلام سے ہے اسلیئے کہ مراد قول رسول خدا سے کہ بنا علی کو وصی یعنے منصب امامت حق تعالی نے عطا فرمایا اسوجہ سے کہ ابراہیم نے سوال کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِي کا بعد فرمانے خالق کے إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا اور بھی مقابلہ نبوت و وصایت مین معلوم ہوتا ہے بسبب اسکے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ حق تعالی نے کیا مجھکو نبی اور علی کو وصی پس اگر وصی بمعنے امامت کے نہو تو بمقابلہ نبوت کا یا وصایت بخوبی جلوہ گر نہین ہو سکتا ہے اور تمامی اصحاب و انصار رسولخدا سے کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جسنے قبل از اسلام سجدہ صنم نکیا ہو چنانچہ روایت ہی کہ جب فتح مکہ کی ہوئی اور جناب رسولخدا و علی مرتضے نے بت شکنے کعبے کی کی اوسوقت قریشونکے دل سے دہوان اوٹہا مگر کیا کرتے ذوالفقار شرربار کے خوف سے دم نمارسکے اور حال حیدر کرار کا معرکہ احد مین دیکھ چکے تھے اوسگھڑی زبیر نے سفیان سے کہا کہ عزیز من کچھ تمہین اپنا جوش و خروش و زاحد کا بھی

یاد ہے کہ دس ہزار آدمی کے مجمع سے پیغمبر پر اعلی ہبل کہکر ہا وا کرتے تھے آج دیکھو
کہ اوسی ہبل کا بل نکل گیا چور چور زمین پر منہ کے بل پڑا ہے بجز رونیکے تمسے کچھہ
بن نہیں آتی ہے سفیان نے جواب دیا کہ اے زبیر اب ایسے باتیں نکر مجھہ پر کیا ہے بجز
ان دونوں بہائیونکے یعنی محمدؐ و علیؑ کے جتنے صحابہ و انصار وغیرہ کہڑے ہیں یہ سب
مشرک و بت پرست تھے ہی نہ کہ کسینے آج اور کسینے کل اسلام قبول کیا ہے پس اون لوگوں نے
ہمسے پہلے اور ہمنے بعد اونکے اسلام کو قبول کیا لیکن سب سابق مین بت پرست تھے
بجز محمدؐ اور علیؑ کے فقط پس اس آیہ سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت یا امامت خلفائے
ثلثہ کی کہ سابق الاسلام نہ تھے پہلے بت پرستی کرتے تھے محض باطل ہے اور فضیلت
دینا ایسے اشخاص کو حضرت علی علیہ السّلام پر محض نا انصافی و بیٹہ ارمی ہے قوله تعالی
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ یعنی
اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے واسطے طلب رضائی اپنے رب کے اور برپا رکہتے ہین
نماز کو اور خرچ کرتے ہین وہ اوس چیز سے کہ روزی دی ہے اونکو پوشیدگی مین
اور آشکارا اور دفع کیا ساتھہ نیکی کے بدی کو اونکے واسطے ہی انجام نیک آخرت کا فقط
یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۳ مین واقع ہے فقط علی ابن ابراہیم نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت امیر علیہ السّلام
متوجہ طرف جناب رسولخدا کے ہوئے اوس ہنگام مین جناب دست مبارک
اپنا دوش عباس پر رکہے ہوے تھے ہرگاہ جناب امیر نزدیک حضرت نبوی کے
پہونچے حضرت نے جناب امیر کو آغوش مین لیا اور پیشانی پر اونکے بوسہ دیا بعدہ
عباس نے جناب امیر کو سلام کیا جناب امیر نے جواب سلام کا اسطرح پر دیا کہ جیسے

تعظیم وتکریم نہ نکلتے تھے عباس غضبناک ہوئے اور کہاکہ اے رسولخدا علیؑ کبھر کو نہین
تر کرتے جناب نبویؐ نے فرمایاکہ اے عباس حق علیؑ ہین تم ایسی گفتگو نکرو کیونکہ
قبل اسکے جبرئیل سے اور مجھسے ملاقات ہوئی جبرئیل نے کہاکہ مجھسے اور اون دونو فرشتوں سے
ملاقات ہوئی کہ جو معین علیؑ مرتضے پر ہین اونہون سے کہاکہ جسدن سے کہ علیؑ متولد ہوئی ہین
اوسوقت تک صحیفہ اعمال مین اونکے کسیطرحکا عمل بد نہین لکھا گیا ہے اور یہ آیہ تلاوت
فرمایا اور فرمایاکہ اے علیؑ ہرگاہ توبد کرے بعد اوسکے کار نیک بجالا تا وہ کار نیک
دفع کرتا ہے اقسام بدیکو فقط پوشیدہ نرہے کہ جناب رسالتمآبؐ کا فرمانا اسوجہ سے
نہ تھا کہ حضرت علی علیہ السّلام سے معاذ اللہ کوئی کار بد ہوا تھا صرف یہ قول تادیبا
غیر ونکے ہی کیونکہ وہ جناب معصوم تھے کبھی حیلتا وصریحتا یا عمدا خواہ سہوا مرتکب
کار بد کے نہوئے ابتدائے پیدائش سے تا بہ شہادت اپنی کار بد سے بری تھے اور
ہر معصوم اسی طور سے بری ہین فقط **قولہ تعالیٰ** وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ
وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ
یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے اور وہ لوگ کہ مقیم رہے
گھر مین اور ایمان مین قبل مہاجرین سے دوست رکھتے ہین انصار اوس شخص کو کہ
ہجرت کرے طرف اونکے اور نہین پاتے ہین وہ بیچ سینہ اپنے کی حاجت کو اوس
چیز سے کہ دیگئی ہین مہاجرین و اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر نفسون اپنی کے
اور اگرچہ ہو ساتھ اونکے احتیاج اور فقر جو شخص کہ باز رکھا گیا بخل نفس اپنی سے
پس یہ گروہ رستگار ونجی ہے فقط یہ آیہ پارہ ۲۸ سورہ حشر رکوع اسمین
واقع ہے فقط ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک شب جناب رسول خدا صلعم

نماز شب عشاء سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے ایک مرد نے صف جماعت سے کھڑا ہوا اور کہا کہ
یا رسول اللہ میں تنہا ہوں مرد غریب ہوں ... جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ اسے مرد
ذکر غریب نکر کر دل میں اندوہ ناک کیا تو نے بعد اسکے فرمایا کہ غریب چار چیزیں ہیں اول مسجد
کہ درمیان اہل قوم کے ہو اور وہ میں نماز نہ پڑھیں دویم یہ کہ قرآن گھر میں ہو اور مردم
تلاوت اوسکی نکریں سیوم عالم کہ درمیان جماعت کے ہو اور اوس سے مسایل نہ پوچھیں
چہارم قیدی اہل اسلام سے درمیان کفار کے ہو فقط بعد وعظ کے
طرف حضار مجلس ہو کر فرمایا کہ کون ہے ایسا جو اس مرد کو لیجائے اور حاجت اسکے
رفع کرے تاکہ فردوس اعلی میں جگہ پاوے سنکر ہر ایک سر نگون ہو گیا جناب امیر
علیہ السلام اوٹھے اور ہاتھ سایل کا پکڑ کر اپنے دولت خانہ پر تشریف لائے
اور جناب فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ اے دختر رسول خدا اس مہمان کے حال پر
نظر کرو اور کھانا اسکو کھلاؤ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ گھر میں تھوڑا سا
کھانا صرف بقدر خوراک ایک شخص کے ہے اور حسنین علیہم السلام بھی بھوکے ہیں
اور تم بھی بھوکے اور روزہ دار ہو جناب امیر نے کہا کہ حاضر کرو مہمان
ہم سب پر مقدم ہے چنانچہ جناب فاطمہ علیہا السلام کھانا لائیں جناب امیر نے
اوسکو مہمان کے آگے رکھدیا اور فرمایا کہ کھا بعدہ دل میں خیال کیا کہ اگر میں
ہمراہ اسکے نکھاونگا تو سبب شرمندگی کا ہے اور اگر میں بھی کھاتا ہوں
تو مہمان بھوکا رہ جائے گا کیونکہ اسکو اسقدر کھانا کفایت نکریگا پس ہاتھ اپنا
حضرت نے طرف چراغ کے بڑھایا کہ ظاہر میں مشتعل کرتے ہیں اور باطن میں
یہ منظور تھا کہ اگر چراغ گل ہو جاوے تاکہ مہمان کھانا کھانے سے فارغ ہو جاوے
القصہ چراغ گل ہو گیا اپنا ہاتھ حضرت فاطمہ سے باشارہ فرمایا کہ تم چراغ

لانے مین دیر کرنا تاکہ مہمان کھانا کھائے اور خود بھی کھانیمین شریک ہوئے لیکن خود
کھانا نہین تناول فرماتے تہے فقط دہان مبارک کو حرکت دیتی تھے کہ مہمان تصور کرے
کہ حضرت بھی میرے شریک ہین بعد فراغ طعام جب فاطمہ علیہا السلام نے چراغ روشن کیا
تو دیکھا کہ اوسیقدر طعام موجود ہے کچھ کم نہین ہوا فرمایا کہ اے شخص تونے کھانا
نہین کھایا اوسنے بقسم عرض کیکہ مین سیر ہو چکا بعد اوسکے جناب امیر اور حسنین
علیہم السلام نے معہ فضہ کے تناول فرمایا اور ہمسایہ مین بھی اوس طعام سے دیا
کہ ہر ایک بخوبی سیر ہوا اور کھانا کم نہوا چکگیا دوسرے روز صبح کو جناب رسول خدا
تشریف لائے اور پوچھا کہ یا علی کل شب کیونکر گذری حضرت نے فرمایا بخیر گذری
بعدہ خود جناب نبوی نے حکایت مہمان اور کھانیکے اور چراغ گل کرنے کے
بعینہ نقل فرمائی حضرت امیر نے متعجب ہوکر فرمایا کہ آپکو کسنے اس حوال سے مطلع کیا
حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو آگاہ کیا اور یہ آیہ بحمدہ تلاوت فرمایا فقط

آیہ بست و نہم ۲۹ دربارہ نزول سورہ ہل اتی کے

۲۹
قولہ تعالی ہَلۡ اَتیٰ عَلَی الۡاِنۡسَانِ تا آخر سورہ ترجمہ یعنے سورہ دہر و بعضے سورہ انسان
بھی کہتے ہین فقط یہ سورہ پارہ ۲۹ مین واقع ہے فقط یہہ تمام سورہ شان
عالی شان جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب و جناب فاطمہ زہرا و جناب امام حسن مجتبے
و جناب امام حسین شہید کربلا علیہم السلام مین نازل ہوا ہے لیکن بحر شاہ عبد القادر
دہلوی کے کہ ایک ترجمہ کلام اللہ کا زبان اردو مین معہ حواشی و فواید ضروری
اپنے مذہب کے لکھا ہے اوسمین باعث حرارت مذہب و خبث طینت کے نسبت اس
سورہ دہر کے بالکل حال ہضم الیچ کر گئے بعوض اوسکے مسٹر جارج سیل مترجم نے
کہ غیر مذہب و ملت ہے ایک ترجمہ کلام اللہ کا کیا ہے اوسمین اس سورہ کا خوب
ترجمہ معہ حواشی تفسیرات سے لکھا ہے شاہ صاحب باوجود مسلمان کہلانے

وجناب امیرؑ کو خلیفہ چہارم گردانتے کے سکوت اختیار کیا اور جہان کہین ذکر خلیفہ ثلثہ کا
آیا ہے وہان پر شرح شد و مد لکھا ہے اور جمہور مفسرین نے سبب نزول اس سورۃ کا
مشہور پر لکھا ہی کہ ایک روز جناب امام حسنین علیہم السلام بیمار تھے جناب رسالتمآب ہمراہ
ایک جماعت صحابہ کے واسطے عیادت حسنین علیہما السلام اپنے نواسون کے تشریف لائے
حضرت علیہ السلام سے فرمایا کہ اے ابوالحسن تم واسطے ان دونون فرزندون کے روزہ
نذر کرو چنانچہ جناب امیرؑ نے نذر کی کہ یارب العالمین جب ان دونون فرزندونکو شفا ہو جائیگی
تب مین تین روزے رکھونگا اور فاطمہ علیہا السلام نے اور فضہ کنیز حضرت نے بھی
شریک نذر کی ہوئین جب جناب حسنینؑ کو حق تعالی نے صحت عطا کی اسوقت سب صاحبون
نے روزے رکھے اور صاحبزادون نے بھی روزہ رکھا غرض پانچون صاحبون نے روزے رکھے
پس سردار اوصیا نے بنابر روایت ابن مہران باہلی کے شمعون یہودی سے تین صاع
جو قرض لائے حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ایک صاع روز اول پیسا اور خمیر کر کے پانچ
روٹیان پکائین جب وقت افطار کا آیا جناب امیر علیہ السلام نے قصد افطار کا کیا
ناگاہ ایک مسکین نے آواز دی کہ مین نہایت بھوکا ہون حضرت نے اپنے حصہ کی روٹی
تصدق کی جب اہلبیت نے یہ دیکھا ہر ایک نے مع فضہ اپنے اپنے حصہ کی روٹیان
مسکین کو عطا کیا صرف پانی سے سب نے افطار فرمایا روز دویم پھر سب بزرگوار نے
روزہ رکھا اور ایک صاع جو کو پھر بدستور پیس کر پانچ روٹیان پکائین جب وقت افطار کا
آیا ناگاہ ایک یتیم نے صدا دی کہ مین یتیم و بیکس ہون تین روز سے نہایت گرسنہ ہون
پس سب بزرگوار نے مثل روزہ اول کے اپنے اپنے حصہ کی روٹیان اوس یتیم کو
دیدین پھر پانی سے افطار کیا روز سیوم پھر بدستور سابق سب لوگ روزہ رکھے
اور ایک صاع جو بقیہ کو پیس کر پھر پانچ روٹیان پکائین جب وقت افطار کا آیا ایک

قیدی قیدیان جناب رسالت پناہ سے آواز دی کہ مین قیدی ہون نہایت بہوکا
ہون پہر سبنے اپنے اپنے حصہ کا کہانا اوس قیدیکو تصدق کیا اوس روز بہی پانیکے
سہارے پر شب گذرانی روز چہارم جناب امیرؑ نے جناب امام حسنؑ امام حسین علیہم السلام
کو بطریق بہلانیکے ہاتہ صاحبزادونکا پکڑکر خدمت مین جناب رسولخدا کے تشریف لائے
لیکن بسبب گرسنگی کے قدم لغزش کرتے تہے جناب رسالتمآبؐ نے حال نواسونکا دیکہکر
حضرت امیرؑ سے استفسار فرمایا حضرتؑ نے سرگذشت مفصل بیان کی اوسوقت خود جناب
رسولخدا حضرت فاطمہ زہراؑ کے مکان پر معہ صاحبزادونکے تشریف لائے دیکہا کہ وہ
معصومہ جاے نماز پر مشغول عبادت ہین لیکن نہایت گرسنہ ہین حضرتؐ نے فرمایا
کہ واغوثاہ اہلبیت محمد یموتون جوعا یعنے پروردگار عالم اہلبیت تیرے محمدؐ کے
گرسنگی سے مرتے ہین ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے کہا کہ خذ یا محمد
تبارک اللہ فی اہل بیتک یعنے اے محمدؐ اسکو لیو اور خوش ہو اس کرامت سے
کہ خداے پاک نے تمہارے اہلبیتؑ کے حق مین فرمایا ہے اور سورہ ہل اتی کو تا آخر
سورہ تلاوت کیا فقط مخفی نرہے کہ نزول سورہ ہل اتی واس روایت مین
بزرگی وعلو مراتب اہلبیت علیہم السلام کی بچند وجوہ ثابت ہین اول یہ کہ جناب
رسولخدا نے دعا کی ہے کہ واغوثاہ اہلبیت محمد یموتون جوعا تو شاہ عبدالحق
شارح مشکوۃ یا دیگر علماے اہل سنت نے معنے اہلبیت کے بنانی مین اسجگہ پر
کیون پہلو تہی کی اب یہان پر نہ ازواج و نہ سنت کے معنے درست آتی ہین چونکہ
حق کے مقابل مین جہوٹہ کے پاؤن نہین ہوتے ہین دوسرے یہ کہ یہ زہد و صبر
کس درجہ کا ہے کہ تین روز برابر فاقہ پر فاقہ ہر ایک بزرگوار نے کیا اور کسی پر
ظاہر نکیا حتے کہ رسولخدا کو بہی باوصف اتصال مکانکے اطلاع نکی واقعی جو کریم

ہوتے ہین وہ منت کش دوسرے کے نہین ہوسکتے ہین سیوم یہ کہ سخاوت ان بزرگوار کے
تصور کرنے چاہیے کہ خود فاقہ کشی کی اور کہانا برابر سایل کو عطا فرمایا اور خود پانیکے
سہارے پر قناعت کیا چہارم یہ کہ تین روزہ ان بزرگوار کا چالیس روزے
حضرت عیسے کے بڑہ گیا کیونکہ وہ دنکو روزہ رہتے تھے اور شبکو کہانا
کہاتے تھے اور یہہ بزرگوار سہ شبانہ روز برابر فاقہ سے بسر کیا پنجم یہ کہ
جناب امام حسنین علیہما السلام نہایت صغر سن تھے چونکہ کریم ابن کریم تھے اونہونے بھی
بھی رضائے الٰہی مقدم سمجہہ کر اپنی والدین کی اطاعت اختیار کے کسی طرحسے
شکوہ ہوکہ کا زبان مبارک پر نہ لائے ساتھہ والدین کا دیا یہانتک بسبب
گرسنگی کے آنکہونمین حلقے پڑ گئے تہے ششم یہ کہ حضرت فاطمہ فضہ کنیز خاص کریمہ
جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے بھی مطابق چلن و اطوار اپنے مالک کے شعار اپنا
اختیار کیا کہ شریک نزول سورۂ ہوئین قطعہ مولف جود و عطا و فیض کرم
سب ختم ہوئی شہ پر ورنہ بہ بھوک مین کسنے راہ خدا مین قوت اپنا ایثار کیا
ہین سہ شبانہ روز برابر روزے پر روزہ رکہا بہ کہانا بخشا سایل کو خود پانے سے افطار
کیا بہ اب مقام غور و انصاف ہی کہ جن بزرگوار کو حق سبحانہ تعالے نے ایسے
ایسے فضایل و مراتب عطا کئے ہون کہ کسی صحابہ رسول کو خواب مین بھے
اونکی کنیز کے مقابلہ مین عشر عشیر میسر نہ آیا اور نہ کوئی قسم کے فضیلت خدا نے
صحابہ کو دی پس اہلسنت کیونکر اپنے طرف سے اصحاب ثلثہ کو حضرت
علی علیہ السلام پر فضیلت دیتے ہین اپنی منہ میان مٹھو بننا انہین لوگونکا
کام ہے فقط قولہ تعالٰی وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ یعنے بیچ مین کے قطعہائے زمین ہین کہ پیوستہ ہین اور باغات ہین انگور سے
اور کھیتیان ہین اور درختہائے خرما چند شاخ آمیختہ ہین ایک جڑ سے اور غیر آمیختہ
ہین سینچے جاتے ہین ساتھہ پانی واحد کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع
۱ مین واقع ہے فقط احمد حنبل نے اپنی مسند مین جابر انصاری سے نقل کی ہے کہ جب
یہ آیہ نازل ہوا جناب رسالتمآب صلعم نے حضرت امیر علیہ السلام کے جانب منہ کرکے یہ آیہ
تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی وَاَنَا وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ
یعنے بدرستیکہ حق تعالی نے پیدا کیا آدمی کو جدا جدا درختونسے اور پیدا کیا مجھکو اور
تجھکو یا علی ایک درخت سے فقط ہر گاہ جناب رسولخدا و علی مرتضے ایک درخت سے
ہین اور تمام بنی آدم درختان مختلف سے ہین لیکن فرق اسقدر ہے جناب محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم پیغمبر آخر الزمان ہین اور علے مرتضی علیہ السلام وصی اونکے ہین تو لاریب
جناب ثلثہ سے ہر طرحسے افضل تر ہین فقط قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰی لَہُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ترجمہ یعنے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین اور عملہائے
نیک کیے اونہون نے خوش زندگانی کی ہے واسطے اونکے اور نیکی آخرت کی فقط
یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۵ مین واقع ہے فقط احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
کہ طوبی ایک درخت بہشت عدن مین ہے کہ اصل اوسکی خانہ حضرت رسالت پناہ مین ہے
اور کوئی قصر و کوئی غرفہ نہین ہے کہ شاخ اوسکی وہان نہو اور چشمہ سلسبیل اور کافور نیچے
اوسکے جاری ہے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے
جناب رسولخدا سے پوچھا کہ طوبی کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ نام درخت کا ہے
کہ سایہ اوسکا سو برس کی راہ تک ہے اور جامہائے اہل بہشت اوسکے شگوفہ سے ہین
اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کلبی سے نقل کی ہے کہ ابو صالح نے عبد اللہ بن عباس سے

نقل کی ہے کہ جناب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ درخت طوبیٰ خانہ علی بن ابی طالب علیہ
السلام میں ہے کہ سرے ہر مومن میں ایک شاخ اوسکی ہے اور حضرت آئمہ معصومین علیہم السلام
سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا سے استفسار کیا کہ اول جناب نے ارشاد فرمایا کہ اصل طوبیٰ
میرے گھر میں ہے اور شاخ اوسکی خانہائے اہل جنت میں ہین اور ثانیاً ارشاد فرمایا
آپ نے کہ اصل طوبیٰ کی خانہ علی بن ابیطالب علیہ السلام میں ہے ان دونون مین جمع کسطرح
ہوسکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ گھر میرا اور علی کا بہشت مین ایک ہے بنا بر حدیث
یعنی طوبیٰ لہم کے یہ ہین کہ سایہ درخت طوبیٰ اور میوہ اوسکا واسطے اونکے ہے
اس آیہ و حدیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا و علی مرتضیٰ صلوٰۃ اللہ
علیہ ایک نور سے اور ایک درخت سی پیدا ہین اور زندگی مین ایک جگہہ پر رہے
و بعد مردن بھی جنت مین ایکہی مکان ہین ہرچند کہ شیخین کو جنب رسول خدا مین
لوگون نے دفن کر دیا ہے لیکن اونکو نقال فرشتون کی خبر نہین معلوم تہی کہ بجنسہ اونکو نقل
کر کے کس مقام پر لیگئے ہین پس اس سے ظاہر ہے و غصباً دفن کرنے سے کچھہ فخر اون کا
نہین ہے و نہ فضیلت اونکی جناب امیر علیہ السلام پر ہوسکتی ہے مصرع
چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎ **قولہ تعالیٰ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ**
وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ترجمہ یعنی کہہ اے محمد کافی ہے خدا از روے
گواہی کے درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے
علم قرآن ہے فقط یہ آیہ پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۶ مین واقع ہے فقط
ثعلبی اپنی تفسیر مین لکھتا ہے کہ عبداللہ بن سلام سے کہ وہ بڑا عالم یہود کا
تہا مسلمان ہوگیا تہا اوس سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا سے
پوچھا کہ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ سے کیا مراد ہے حضرت نے فرمایا اِنَّمَا ذٰلِكَ

عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی نہیں ہے وہ شخص مگر علی بن ابیطالب علیہ السلام اور حدیث میں وارد ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ عَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ یعنی علی ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے اور تفسیر مجمع البیان میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب نے دست مبارک اپنا سینہ علی علیہ السلام پر رکھکر فرمایا عِنْدَنَا وَاللّٰہِ عِلْمُ الْکِتَابِ کُلُّہٗ یعنی یہی شخص ہے واللہ جو علم الکتاب ہے اور کتاب احتجاج میں جناب امیر علیہ السلام خود فرماتے ہیں اِیَّایَ عَنٰی بِمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ یعنی ہم علی ہیں مراد علم الکتاب سے چنانچہ شیخ امام بخش ناسخ نے اس آیہ کی تفسیر میں حدیث یوں منظوم کی ہے

ناسخ یہ ہے حضرت عائشہ سے کلام ☆ کہ فرماتے تھے مجھسے خیر الانام ☆ میرے بعد ہونگے خوارج شقی ☆ کہینگے بہت آپکو متقی ☆ رہینگے بہت صرف صوم و صلوٰت ☆ بظاہر وہ ہونگے حمیدہ صفات ☆ مگر [illegible] ہیں بد ☆ نہیں وے [illegible] لی [illegible] کریگا او نہیں قتل دیندار ایک ☆ وہ ہوگا میرے سارے اصحاب نیک ☆ کہا میں نے وہ کون ہے یا نبیؐ ☆ نبیؐ نے کہا ہے وہ میرا ولی ☆ خدا نے کہا ہے جسے بو تراب ☆ وَمَنْ عِنْدَہٗ قِبَلِ عِلْمُ الْکِتَابِ فقط

قولہ تعالیٰ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَہُمْ وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاہُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ترجمہ یعنے درستیکہ ہم زندہ کرتے ہیں مردہ کو اور لکھتے ہیں ہم اوس چیز کو کہ جو پہلے عمل میں لایا اور نشانی اونکی کو اور ہر چیز کو گھیرا ہے ہمنے اوسکو بیچ کتاب ظاہر کے فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین رکوع ۱ میں واقع ہے معانی الاخبار میں جناب امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ جسوقت یہ آیہ نازل ہوا اصحابہ نے جناب رسول خدا سے باری باری پوچھا کہ یا رسول اللہ

آیہ ۳۳ سی و یہ دربارۂ امامت جناب امیر علیہ السلام

إِمَامٍ مُّبِينٍ توریت سے حضرت نے فرمایا نہین پہر دوسرے نے پوچہا کہ انجیل سے جناب نے فرمایا کہ نہین پہر تیسرے نے پوچہا کہ قرآن سے حضرت نے فرمایا کہ نہین اس اثنا مین جناب امیر علیہ السلام اوسمقام پر تشریف لائے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہ شخص امام مبین ہے اسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہے اور اس آیہ کو تلاوت فرمایا فقط قولہ تعالی فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ یعنے پس بیشک حق تعالی مددگار محمد صلعم کا ہے اور جبرئیل اور صالح المومنین ہے یہ آیہ پارہ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے فقط تفسیر کواشی مین صالح المومنین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کتاب حلیۃ الاولیا مین اسما بنت عمیس سے اور اونے جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ع ہین اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین اس روایت کی تصدیق و تائید کی ہے اور سُدی نے ابی مالک سے اور مجاہد اور کلبی نے اور ابی صالح نے ابن عباس سے اسیطرح سے روایت کی ہے اور تفسیر مجمع البیان مین صالح المومنین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین کہ جناب رسالتمآب نے ہاتہہ علی علیہ السلام کا پکڑ کر صحابہ سے فرمایا کہ ایہا الناس ہذا صالح المومنین چنانچہ شیخ امام بخش ناسخ نے بھی نسبت اس آیہ کے چند شعار موزون کئے ہین ناسخ زروئے کلام جہان آفرین ✤ ہوئے مرتضی صالح المومنین ✤ محب ہو تو اور ہو دل مین شاد ✤ کہ ہوتا ہے اس آیہ سے مستفاد ✤ فقط ہین مددگار و یار نبی ✤ خدا اور روح الامین اور علے ✤ کہی جب یہ خیر البشر سے خدا ✤ نہ کیون سب سے بہتر ہو پہر مرتضے ✤ فقط قولہ تعالی لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ترجمہ یعنے تاکہ کرین ہم اوسکو واسطے تمہارے پند اور نگاہ رکہے اوسکو کان نگاہ رکہنے والی فقط یہ آیہ پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ

آیہ سی و چہارم در بیان [illegible] صالح المومنین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین

آیہ سی و پنجم [illegible]

رکوع ۱ مین واقع ہے فقط مشاہیر علمائے اہل سنت بہی اپنی اپنی تفسیر ون مین
لکھتے ہین کہ یہہ آیہ شان جناب امیر علیہ السّلام مین نازل ہوا ہے اوسوقت جناب
سید الانبیا نے حضرت علی علیہ السّلام کو گود مین لیکر فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے
کہ تجہکو نزدیک اپنا کرون اور علم اپنا تجہکو دون پس مجہکو لازم ہے حکم خدا بجا لاؤن
کہ سزاوار ہے حفظ کریگا اور فراموش نکریگا اور ابو الحسن علی الواحدی نے تفسیر
اسباب نزول مین باسناد خود جناب امیر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا
اونجناب نے کہ مجہے ایک روز جناب رسولخدا نے اپنے سینہ سے لگایا اور کہا کہ اے
علی خدا نے حکم کیا ہے کہ تجہے نزدیک اپنی بلاؤن اور تجہے تعلیم کرون اور مین جو کچہہ
کہ تجہے تعلیم کرون تو اوسکو سُن اور یاد کر اور فراموش نکرنا اور کتاب عارف
مین اسطرح سے لکہا ہے کہ جناب رسولخدا نے دعا کی درگاہ احدیت مین کہ علی
کوئی بات فراموش نکرے چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور آیہ نازل ہوا شعر
ہوئی جو نبوت نبی پر تمام * ہوئی نعمت اوسکی وصی پر تمام * فقط قولہ تعالے
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ ترجمہ یعنے پس اگر لیجائین ہم تجہکو پس
بدرستیکہ ہم اونسے بدلا لینے والے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۲۵ سورۂ زخرف
رکوع ۴ مین واقع ہے فقط طبری نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی
کہ ہر گاہ جبریل نے جناب رسول خدا کو فتنہائے عظیم سے آگاہ کیا یعنے بعد آپ کے
یہ لوگ علی سے جنگ کرینگے اور حق اہلبیت غصب کرینگے یہہ سخن سنکے پیشانی
نورانی جناب رسولخدا پر اثر اندوہ و ملال کا ظاہر ہوا جابر ناقل ہے کہ مین
بروز حجۃ الوداع حاضر تہا جناب رسالت پناہ نے اپنے اصحاب انصار وغیرہ
سے یہہ فرمایا چاہیئے تمہ لوگ کو کہ بعد میرے کافر نہو جانا تم لوگ یعنے بایکدیگر شمشیر زنے

آیہ سی کا ۲۹ درباره جنگ نکرنے سے ساتھ علی علیہ السلام کے

نکرتا بعدہ تبسم کہا کر فرمایا کہ اگر تم لوگ بایکدیگر جنگ کروگے تو مجھے اوس لشکر مین پاؤگے
کہ جسطرف انتقام لینے والا ہوگا تب بعدہ پیچھے دیکھکر فرمایا کہ یا علی یا علی یا علی اور ایک
روایت مین وارد ہے کہ سومرتبہ یا علی یا علی فرمایا اس اثنا مین وحی نازل ہوئی یعنے آیہ یہ
نازل ہوا خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ اگر تم لوگ جنگ علی سے کروگے تو مجھکو طرف علی کے
پاؤگے اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی معنے آئے ہین فقط **قولہ تعالی**
اِنَّ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یَہدِیہِم رَبُّہُم بِاِیمَانِہِم تَجرِی مِن تَحتِہِمُ الاَنہَارُ
فِی جَنَّاتِ النَّعِیمِ ترجمہ یعنے بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل نیک کیا راہ دکھلاتا ہے
اونکو رب اونکا بسبب ایمان اونکے کے جاری ہوتے ہین نیچے درختون اونکے کے نہرین
بیچ باغات پر نعمت کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۱ سورۂ یونس رکوع ۱ مین واقع ہے فقط

> آیہ یہی ہے تفسیر مجمع سے اسکے کہ نور علی سے امت مرحومہ صراط سے بہشت مین جائیگی لیکن محبان علی فقط

مجاہد سے منقول ہے کہ معنے یہدیہم کے یہ ہین کہ بسبب نور ایمان اونکے راہ نمائی صراط کے
بخوبی ہوتی ہے اور اوسکی روشنی سے گذر جائینگے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے جبریل سے
کہا کہ کسطرح صراط سے لوگ گذرینگے جبریل آسمان پر گئے اور پھر حضرت کے پاس آئے
اور عرض کی کہ حق تعالی نے آپکو سلام کہا ہے کہ تو ہمارے نور سے صراط پر گذرے گا
اور علی بہ سبب نور تیرے کے اور امت تیری ساتھ نور علی کے گذریگی اور نور امت تیری کا
علی سے ہی اور نور علی کا تجھسے ہی اور نور تیرا میرے نور سے ہی اور بعد گذرنے صراط سے
بہشت مین آوینگے اور جو کچھ کہ آرزو کرینگے اونکو دونگا فقط اسجگہہ پر ظاہر ہوتا ہے
کہ امت مرحومہ مین جو جو شخص کہ محبت جناب امیر علیہ السلام کی اپنے دلونمین
رکھتے ہین وہی لوگ اوس نور کی روشنی مین صراط سے گذر جائینگے اور جو جو شخص
حضرت سے کسی طرحکا بغض و عناد رکھتے ہین یا حضرت کو غیر سے حقیر یا غیر کو فضیلت
دیتے ہین اون لوگونکے واسطے نور حضرت کا ظاہر نہوگا وہی لوگ تاریکی مین

اوندہے منہ کے بھل جہنم مین جائینگے فقط قولہ تعالیٰ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ترجمہ یعنے اور دی ہمنے واسطے اونکے رحمت اپنی سے نیکیان اور گردانا ہمنے واسطے اونکے زبان رست نیک وبلند فقط یہ آیہ پارہ - ۱۶ - سورہ - مریم رکوع ۳ - آخر مین واقع ہے فقط علی ابراہیم نے روایت کی ہے کہ مراد من رحمتنا سے جناب رسول خدا ہین کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور لسان علیًّا سے مراد وصی اونکے حضرت علی علیہ السلام ہین بایں معنی کہ بخشا ہمنے ابراہیم کو اور اسحاق اور یعقوب کو بعضے رحمت اپنی سے کہ محمد مصطفےٰ صلعم ہین اور اولاد امجاد حضرت ابراہیم ہین اور گردانا ہمنے واسطے اونکے لسان صدق کو وہ علی مرتضیٰ علیہ السلام ہین بنابر اسکے کہ نام نامی واسم گرامی اوس حضرت کا بعینہ قرآن مین لفظ علیا مذکور ہوا ہے اس صورت مین لفظ علیا بدل لسان صدق کے ہے فقط قولہ تعالیٰ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ترجمہ یعنے جو شخص کہ نیکی کرے واسطے اوسکے دس گونہ ہے فقط یہ آیہ پارہ - ۸ - سورہ انعام رکوع ۲۰ - مین واقع ہے فقط قولہ تعالیٰ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ترجمہ یعنے جو کوئی کہ آوے ساتھہ نیکی کے پس واسطے اوسکے نیکی ہے اوس سے اور وہ دہشت اوس روز سے امن مین ہے اور جو کوئی آوے ساتھہ بدی کے پس گرایا جائیگا منہ کے بھل دوزخ مین فقط یہہ آیہ پارہ - ۲۰ - سورہ نمل رکوع ۷ - مین واقع ہے فقط شرح ان دونون آیات یعنے لیے ۳۹ و ۴۰ کے خود جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ نیکی محبت ہماری اور ہمارے اہلبیت سے بغض رکھے گا وہ اوندہا منہ

آیہ سی و دوم در بارہ ... کہ رحمت رسول خدا ولسان صدق علی بن ابیطالب

... ...

آیہ چہلم در بارہ ... و جو شخص ... بغض ... جائے گا

دروز خمین مُلا جائیگا فقط قولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ ترجمہ یعنے بدرستیکہ بندگان مخلص میرے نہین ہین واسطے تیرے اوپر اونکے غلبہ فقط یہ آیہ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۷ مین واقع ہے فقط محمد بن مسعود عیاشی سے مروی ہے کہ یہ آیہ حق مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے نازل ہوا ہے فقط قولہ تعالیٰ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ترجمہ یعنے جز این نیست کہ سہل کیا ہمنے قرآن کہ بلغت تیرے کے تاکہ بشارت دے ساتھہ اسکے پرہیزگارونکو اور ڈراوے ساتھہ اوسکے قوم کو کہ شدید الخصومت ہین فقط یہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۶ مین واقع ہے فقط محتمل ہے کہ ضمیر اسکی راجع بطرف عہدا کے جو آیہ ماسبق اس آیہ کے سورہ مریم مین واقع ہے کہ مراد اوس سے دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ضمیر اسکے بطرف قرآن کے ہی پس یہ ضمیر طرف قرآن کے راجع نہین ہوسکتے ہی کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ مین قرآن ناطق ہون اور یہ قرآن صامت ہے پس ولایت علی علیہ السلام و دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام سزاوار تر و قریب الصواب ہین اسلئے کہ قران صریحًا قبل اسکے مذکور نہین ہے حاصل اسکا یہ ہوا کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ آسان کیا ہمنے تقریر محبت و مودت علی علیہ السلام اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے جسوقت غدیر خم مین تجھکو اے محمد گویا کیا ہمنے ساتھہ ولایت علیؑ کے تاکہ پرہیزگاران شیعیان کو خوشخبری دی اور بنی تمیم اور بنی امیہ کو کہ عداوت اہلبیت نبوت دل مین رکھتے ہین بیم اور خوف اونکو دلاؤ فقط قولہ تعالیٰ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے اور نہین ہے نیکی اسکے کہ آ تو گھرونمین پشت ہائی گھرونسے

آیہ چہل و یکم در بیان حق علی علیہ السلام

آیہ چہل و دوم در بیان محبت علی علیہ السلام

آیہ چہل و سیوم در بیان فضائل علی علیہ السلام و حدیث مدینۃ العلم

اور لیکن نیکی اوسکو ہے کہ ڈرے خدا سے اور آؤ تم گہرونمین دروازہ ہائے اونکے سے
اور ڈرو خدا سے شاید کہ رستگار ہو تم فقط یہ آیہ پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۲۴ میں
واقع ہے فقط ایام جہالت مین جو شخص کہ حج یا عمرہ کا احرام باندہتا تہا وہ اپنے
مین دروازہ سے داخل ہوتا تہا دیوار توڑ کر یا بام خانہ سے گہر مین آتا جاتا تہا اور اگر
بادیہ نشین ہوتا تو پس خیمہ سے آمد و رفت رکہتا تہا اور جو دروازہ سے آمدرفت رکہتا
تہا اوسکو فاجر و فاسق جانتے تہے اس عمل کو تا ایام حج اہل عرب جاری رکہتے تہے
لہذا یہ آیہ نازل ہوا لیکن یہ آیہ مثالاً واسطے بند کرنے ایام جہالت کے ہے ورنہ
اصل خلاصہ اس آیہ کا یہہ ہے کہ امورات دنیا و عقبی مین آئمہ اہلبیت علیہم السّلام سے
کہ یہ لوگ دروازہ علم و حکمت و فنون کے ہین اور عقل کے معدن و مخزن ہین چاہیئے
انسے دریافت کرو اور راہ نیک پوچہو چنانچہ حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السّلام سے
منقول ہے کہ آل محمدؐ ابواب علم خدا ہین اور وسیلا اوسکے ہین اور دعوت کرنے
والے اور راہ دکہلانے والے طرف بہشت کے ہین اور اسکے تائید پر صاحب
جامع الوصول نے صحیح ترمذی سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے
کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا یعنے مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا
ہے اور کتاب استیعاب مین مذکور ہے کہ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مَنْ اَرَادَ
الْحِکْمَةَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِہَا یعنے مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکے
ہین جو شخص کہ ارادہ علم کا کرے پس چاہیئے کہ آوے وہ دروازہ اوسکے سے
اور خوارزمی نے بہی مناقب مین مثل اسکے روایت کی ہے کہ اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ
الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا مَنْ اَرَادَ الْحِکْمَةَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِہَا یعنے مین گہر حکمت کا ہون
اور علی دروازہ اوسکا ہے پس جو کوئی چاہے علم حکمت کو آوے

دروازہ سے دوسری کتب مین مذکور ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنے مین شہر
علم کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے اور یہ احادیث متواترات سے ہے لیکن
بجز متعصب کے کوئی شک و شبہ نہین لا سکتا ہے اور بمقتضائے آیہ کریمہ مذکورہ کے
چاہیے کہ طالب علم یا جو چیز کہ علم پر موقوف ہو ائمہ معصومین علیہ السلام کے جانب رجوع
کرین اور عمدہ احتیاج طرف امام کے واسطے تحصیل علم کے ہی اور دریافت امور قضایا
و جاری کرنا احکام کا موقوف علم پر ہے اور زیادتے علم جناب امیر علیہ السلام کے
آیات قرانی و احادیث نبوی سے اظہر من الشمس ہے چنانچہ احمد بن حنبل نے مسند مین
اور مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے کہ کوئی شخص صحابہ رسول خدا سے نہ تھا
کہ اوسنے دعوی کیا ہو سوائے علی علیہ السلام کے سَلُوْنِیْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِیْ یعنے
سوال کرو تم مجھسے جس چیز سے چاہو قبل وفات میری کے اور ابن عبدالبر نے کتاب
استیعاب مین لکھا ہے کہ جناب رسولخدا حق صحابہ مین فرماتے تھے اَقْضَاھُمْ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یعنے داناتر قضایا اور احکام مین درمیان صحابیون کے علی علیہ
السلام ہین اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ کہا عمر نے کہ داناتر ہمارا قضایا مین
علی ہے اور عطا کہ اکابر علمائے محدثین سے ہی اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ بخدا قسم علی کو نو حصہ علم خدا نے عطا کیا کہ مخصوص حصہ اونہین کا تھا اور ایک
حصہ باقی مین تمام عالم ہے کہ اوسمین علی بھی شریک ہین اور سعید بن مسیب سے
روایت ہی کہ ہر وقت مسئلہ مشکل کے بخدا خلیفہ ثانی پناہ مانگتے تھے اور کہتے تھے
لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ یعنے اگر نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اور فخرالدین رازی
نے کتاب اربعین مین جانب شیعہ نے لکھا ہے کہ علی علیہ السلام صحابہ سے
داناتر تھے کیونکہ اس امر مین کسی نے نزاع نہین کی ہے اور جناب رسول خدا

افضل تر انا تر عالمونکے ہتہے کہ علی علیہ السّلام کو عہد طفولیت سے گود مین اپنے
لیکر تربیت دیتے ہتہے اور رموز علم ہر قسام کے بتاتے ہتہے اور صاحب اصول نے
صحیح ترمذی سے نقل کی ہی کہ حضرت علی علیہ السّلام خود فرماتے ہین کہ جسوقت خدمت
مین جناب رسولخدا کے کسی طرحکا سوال کرتا تہا تو جواب اوسکا حضرت ارشاد فرماتی
ہتہے اور جب مین خاموش ہوجاتا تہا تو خود حضرت مجھکو تعلیم فرماتے ہتہے اور صحیح نسائی
نے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السّلام فرماتے ہتہے کہ مجھکو ساتھہ پیغمبر خدا کے
ایسے منزلت تہی کہ کسی شخص کو حاصل نہ تہے اور مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی سے ام عطیہ نے
روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب نے حضرت امیر علیہ السّلام کو کسی جنگ مین روانہ کیا
پس دیکہا مینے کہ دست مبارک اپنا بلند کرکے دعا فرماتے ہتے کہ خداوندا مجھکو
دنیا سے نہ اوٹہانا تاوقتیکہ مین علی کو نہ دیکہون اور فخر رازی نے لکہا ہے کہ علی علیہ
السّلام بچند دلیل دانا تر صحابہ سے ہتہے اول آیہ کہ شان مین حضرت علی کے یہ آیہ
کہ جو لمبر ۳۵ مین مندرج ہے نازل ہوا ہے اوس سے ثابت ہے کہ بموجب حکم خدا کے
رسول خدا نے تعلیم حضرت علی کو ہر طرحکے علم سے کیا تہا پس زیادتی علم ہر اقسام
حضرت علی علیہ السّلام پر ثابت ہی ثانیا یہ کہ احادیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ و اقضاکم
سے ظاہر ہے ہرگاہ قضایا سب علمونسے افضل تر ہے کہ جس سے خلیفہ ثانی پناہ
مانگتے ہتے اور خوف ہلاکت کا اوسکے ہوتا تہا پس معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ
السّلام ہر علوم و فنون مین افضل تر صحابہ و عالمونسے ہتہے ثالثا یہ کہ خلیفہ ثانی نے
چند احکام مین غلطیان کین اور جناب امیر نے آگاہ کردیا بلکہ راوی نے چند قصہ
ذکر کئے ہین لیکن باعث طول کے ہمقام پر درج نہوئے رابعا یہ کہ خود جناب
امیر علیہ السّلام فرماتے ہین کہ بخدا اگر منصب خلافت واسطے میرے مہیا ہوتا

تو ہر آئینہ حکم کرتا مین اہل توریت کو توریت سے اور اہل انجیل کو انجیل سے اور اہل زبور کو زبور سے اور اہل قرآن کو قرآن سے واللہ کوئی آیہ نازل نہین ہوا ہے صحرا خواہ دریا یا کوہ یا آسمان یا زمین یا شب یا روز مین مگر یہ کہ جانتا ہون کہ جسکی شانمین نازل ہوا ہے اور جسکے واسطے آیا ہے خامساً یہ کہ بہترین علوم سے علم دین علم معرفت خدا ہے اور کمالات جناب امیر کے خطبونسے کہ مشتمل اسرار توحید و عدل و نبوت و قضا و قدر و احوال معاد پر ہین ثابت ہین اور صحابہ مین شمہ اوسکا پایا نہین جاتا ہے اور ہر فرقہ متکلمین کے علم کلام مین حضرت امیر علیہ السّلام کیطرف منسوب کرتے ہین فقط اور حال علم تفسیر کا یہہ ہے کہ سردار مفسرین عبد اللہ بن عباس ہین وہ شاگرد اونسے جناب امیر علیہ السّلام کے تھے اور ابن عباس راوی ہے زیادتی علمائے مومنین کے بقدر سات سو درجہ کے ہے اور درمیان ہر درجہ کے پانچ سو برس کے راہ کا فاصلہ ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ پارۂ ۲۸۔ سورہ مجادلہ رکوع ۲۔ مین فرماتا ہے یَرْفَعُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ترجمہ یعنے بلند کرتا ہے خدا اونلوگونکو کہ ایمان تمسے لائے اور وہ لوگ دیگئی ہین علم کو مرتبونمین اور صاحب حدتحقیق نے فصل ۱۲۔ مین لکھا ہے مسٹر گبین مورخ انگریزی دہریہ نے لکھا ہے کہ علیؑ عالم اور شاعر اور بہادر اور ولی تھے مگر باوصف اسکے اہل سنت نے علیؑ کو آخر درجہ مین قرار دیتے ہین گویا یہ مورخ مذکور بھی اہل سنت پر اعتراض کرتا ہے اور جو شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکوٰۃ لکھتا ہے کہ کچھہ علم پر موقوف نہین ہے دوسرونکو بھی علم تھا جواب اسکا یہ ہے کہ تمام زمانہ کو علم رہا ہوا سے کچھہ واسطے نہین ہے لیکن خلفائے ثلثہ کو مثل حضرت علی علیہ السّلام کے ہرگز ہرگز علم نہ تہا اگر ہوتا تو لولا علیؑ لہلک عمرؑ اور کان عمر معوذ باللہ من زمانہ لیس فیہ علیؑ خلیفہ ثانی ہرگز نہ لکھتے اور خلیفہ اول کا یہ کلام تہا کہ اکثر منہ بہ

کہتے تھے کہ اقیلونی ولست بخیرکم وعلی فیکم یعنے مجھے معزول کرو اور فسخ بیعت کرو کہ مین تمسے بہتر نہین ہون حالانکہ علے علیہ السلام تمہارے درمیان مین موجود ہین فقط اور خلیفہ ثالث تو مروان و معاویہ پر چلتے تھے اگر اونکو کچھ بھی عقل ہوتی تو خود مار نکالتے اور صاحب نے محبت ثلثہ و عداوت اہلبیت مین دیوانہ ہوگئے ہین فقط قولہ تعالے یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمۡ ترجمہ یعنے یاد کرو اے محمد اوس دنکو کہ طلب کرینگے ہم ہر قوم کو ساتھہ امام اونکے کے فقط یہ آیہ پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل رکوع اٹھہ مین واقع ہے فقط اصول کافی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب یہ آیہ نازل ہوا مسلمانون نے کہا کہ اے رسول اللہ صلعم کیا آپ امام مسلمانون کے نہین ہین حضرت نے فرمایا کہ مین رسول ہون طرف سبکے قیامت تک لیکن ہونگے بعد میرے آیا مین اوپر آدمیون کے جانب خدا سے اہلبیت میرے کہ مامور ہونگے درمیان آدمیون کے کار امامت پر اونکو دروغ جانینگے اور ستم کرینگے اونپر پیشوایان کفر و گمراہی کے اور جو لوگ اونکے تابعدار ہونگے پس اونسے ملاقات کرونگا مین بہشت مین مخفی نرہے کہ کلام اللہ مین دو قسم کے امام پائے جاتے ہین ایک امام عدالت اور ایک امام ضلالت ہین چنانچہ پارۂ ۱۷ سورۂ انبیا رکوع ۵ مین خدا فرماتا ہے کہ قولہ تعالے وَجَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَاَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءَ الزَّکٰوۃِ وَکَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ترجمہ یعنے اور گردانا ہمنے اونکو پیشوا کہ رہنمائی کرتے ہین ساتھہ حکم ہمارے کے اور وحی کی ہمنے طرف اونکے کرنے نیکیون کے اور برپا رکھنے نماز کے اور دینے زکواۃ کے اور تھے وہ واسطے ہمارے عبادت کرنے والے فقط یہ امام ہدایت کنندہ طرف راہ خدا کے مذہب حقہ اثنا عشریہ کے ہین اور انہین امام سے مراد دوازدہ امام کی از حضرت علی علیہ السلام تا جناب

آیہ چہل وچہار دربارۂ امامت علی علیہ السلام

صاحب الامر علیہ السلام ہے چنانچہ جناب رسولخدا فرماتے ہین قال النبی صلعم الائمۃ من بعدی

اثنا عشر اولھم علی ابن ابیطالب و آخرھم مھدی القائم طاعتھم طاعتی و معصیتھم معصیتی من انکر واحد

منھم فقد انکرنی ترجمہ یعنے امام بعد میرے بارہ ہونگے کہ اول انکا علی ابن ابیطالب ہین اور آخر

انکا مہدی قایم ہے پس اطاعت انکی اطاعت میری ہے اور معصیت انکی معصیت میری ہے اور

جسنے انکار کیا ایک کا انمین سے اوسنے انکار کیا میرا فقط اور در بارۂ امام ضلالت کے پارہ ۲۰ سورہ قصص

رکوع ۴ کے آخر مین خدا فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ

وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ترجمہ یعنے اور گردانا ہمنے اونکو

پیشوایان اہل گمراہ کا کہ بلاتی ہین طرف آتش کے اور روز قیامت مین نہ یاری دیے جاینگے اور

غضب مین لائے ہم اونکو بیچ اسی دنیا کے لعنت کو اور روز قیامت مین وہ بند دہشت ہونگے فقط

پس یہ امام اہل ضلالت کے ہین کہ یہ لوگ بروز قیامت شمار کئے جاینگے مقبوحین سے ان آیات سے

ثابت ہے کہ امام دنیا مین دو قسم کے ہین فقط بلکہ اسمقام پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے شعر

غلامان علی با علی ؛ غلامان عمر با عمر ؛ قولہ تعالی عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ

عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ترجمہ یعنے کس چیز سے سوال کرتے ہین وہ کفار جسمین

بزرگ سے وہ ایسے ہین کہ بیچ اوسکے اختلاف کرنے والے فقط یہ آیہ پارۂ ۳۰ سورہ عم کا

شروع ہی فقط کتاب کافی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ مراد

عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ سے ولایت اہلبیت علیہم السلام ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے

ہین کہ سوال کیا گیا جناب امیر علیہ السلام سے تفسیر عم یتساءلون کا پس فرمایا او جناب

نے کہ یہ سورہ آیا ہے باب باب مدینہ علم مین اور جناب امیر خود فرمایا کرتے تھے ما للہ تعالے

ایۃ ہی اکبر منی وما للہ نباء اعظم منی یعنے کوئی علامت وجود ذی جود باری تعالے

کے مجھسے بزرگ نہین ہے اور نہ کوئی چیز جناب باریکی مجھسے برتر ہے اور امام رضا علیہ

در بارۂ نبا العظیم

السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی چیز علامت حق سبحانہ تعالےٰ کی حجت سے بزرگ تر نہین ہے فضیلت و ولایت میرے عرض کی گئے سب انبیائے سابق پر باوجودیکہ زبانین اونکی مختلف نہین تھیں او ان ہونے اقرار نہ کیا میری فضیلتون کا بسبب کثرت و عظمت فضایل کے بلکہ باہم اختلاف رکھتے تھے میرے باب مین اور اوسی کتاب مین خطبۂ وسیلہ حضرت امیر علیہ السلام مین ہے، اَنَا النَّبَاءُ الْعَظِیْمُ وَعَنْ قَلِیْلٍ سَتَعْلَمُوْنَ مَا تُوْعَدُوْنَ یعنے مین ہے تو نبائی عظیم ہون اور عنقریب معلوم ہو جاویگا تمہین جو کچھہ کہ وعدہ کیا جاتا ہے تمسے اور عیون اخبار الرضا مین حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا و اجداد علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب سالتمآب نے ارشاد حضرت علی علیہ السلام سے کہ یا علی تم حجت خدا ہو اور دروازہ وصول حق اور راہ راست حق ہو اور تم نبائے عظیم اور صراط مستقیم و مثل اعلیٰ ہو اور حافظ ابو نعیم اصفہانی علمائی اہل سنت و محی الدین عربی نے اپنی تفسیر مین اور تفسیر اہل بیت مین لکھا ہے کہ چیز عظیم سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین کہ قبر و نمین سوال خلایق سے کرتے ہین کوئی میت بیچ شرق یا غرب یا دریا و جنگل کے نہین ہے مگر یہ کہ منکر نکیر سوال ولایت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ساتھہ سوال خدا و رسول خدا و کتاب خدا کے جیسا کہ کرتے ہین کرینگے اور رشدی کہ علمائے اہل سنت ہے وہ بھی تائید اس و اسکی کرتا ہے اور علقمہ سے روایت ہے کہ بروز جنگ صفین ایک شخص لشکر شام سے مبارز طلب ہوا ہتھیار لگائے اور قرآن حمایل کئے و بجائے رجز سورہ عم پڑہتا تھا چاہا مینے کہ مقابلہ کرون اوس سے جناب امیر علیہ السلام مجھکو روک کر بنفس نفیس اوسکے مقابلہ مین جاکر فرمایا اتعرف نباء العظیم یعنے نباء عظیم کو جانتا ہے تو اوسنے کہا کہ نہین

فرمایا کہ وہ چیز نیک مین ہون کہ میرے بیچ مین اختلاف کیا تمنے اور خلافت میری مین تنازع
کیا تمنے اور ولایت میری سے پھر گئے تم اور قبول کیا تمنے بغاوت و ستم اپنے کو ہلاک ہوے
تم اور جانا مرتبہ ولایت میری کا بروز خم غدیر کے اور جانوگے تم بروز قیامت کے اور اوپر
شقی کے کو واصل جہنم کیا فقط قولہ تعالیٰ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ترجمہ یعنے اور پیدا کیا
نشانیونکو اور بسبب ستارے کے وہی ہدایت پاتے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۱۴ سورہ نحل
رکوع ۲ مین واقع ہے فقط جامع صغیر سیوطی جلد اول مین یہ حدیث ہے النُّجُومُ اَمَانٌ
لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي یعنے فرمایا جناب رسولخدا نے ستارے سبب
امان ہین واسطے اہل آسمان کے اور اہلبیت میرے امان ہین واسطے امت میری کے فقط کتاب
مطالب رشیدی تصنیف شاہ تراب علی ساکن کاکوری مین تحریر ہے کہ قاضی ثناء اللہ ساکن
پانی پت نے کتاب سیف مسلول سے نقل کی ہے مضمون اوسکا یہ ہے کہ اہلبیت
محمد سے مراد دوازدہ امام ہین اور ہدایت کرنے کا انہین کو منصب ہے بلکہ تفصیل اوسکا
از جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام تا جناب قایم آل عبا یعنے حضرت
امام مہدی آخر الزمان علیہم السلام مندرج کیا ہے فقط عجب استعجاب ہے اہل سنت
کیا کرینگے کسکو اہل بیت قرار دینگے سنت کو یا ازواج کو فقط قولہ تعالیٰ فَانْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ترجمہ یعنے پس انتقام لیا ہے اونسے اور بدرستیکہ اہل
دونونکے ہر آئینہ ساتھ راہ روشن کے ہین فقط یہ آیہ پارہ ۱۴ سورہ حجر رکوع
۵ مین واقع ہے فقط واضح رہے کہ لفظ امام مبین سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین
یعنے وہی راہ روشن ہین فقط لیکن صاحب حد تحقیق نے فصل ۹۲ صفحہ ۵۵۴
مین اس آیہ کے ترجمہ مین لکھا ہے (اور دونون شہر راہ پر نظر آتے ہین) حاشیہ
شاہ عبد القادر صاحب (مکہ سے شام کو جاتی ہوے وہ بستے راہ پر نظر آتی ہے)

واضح رہے کہ یہ ترجمہ و حاشیہ کے تحریر سے کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے کہ مراد اس سے صاحب تحفہ و تحقیق و شاہ جی نے کیا لیا ہے وہ کون سے شہر مین بلا نام و نشان کہ وہ ریشن ہین اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے بزرگ تر ہین کہ جنکی تعریف حق تعالی نے اپنی کتاب مین کی ہے ہان اگر شاہ عبد القادر دہلوی واسطے فاتحہ خوانی کے قبر معاویہ و یزید پر اوس مدت آئے گئے ہونگے تو ضرور دیکھا ہوگا بلکہ عجب نہین کہ صفت اون شہر کی کلام الٰہی مین دیکھ کر وہان مقیم بھی رہے ہون مگر کچھ حال مفصل نہین لکھتے یہ وہی مثل ہے **مثل** ماروں تیر انیبولا اور ڈولی خیر آباد * **شعر** چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا * اور تعجب یہ ہے کہ صاحب حد تحقیق نے ایسے مہمل عبارت اپنی کتاب مین کس وجہ سے لکھی اگر لکھا تھا تو اوسکی گنجلک کو صاف کر دیتے اور اگر شاہ صاحب کے بیہودگی ظاہر کرنیکو بجنسہ لکھا ہے تو حال قساوت قلبی شاہ صاحب کا سورہ ہل اتی سے صاف کہل گیا کہ شاہ صاحب نشۂ محبت خلفاء ثلثہ مین ایسا سرشار و بیکنا چور ہین کہ خدا و رسول خدا و اہلبیت علیہم السلام کو کیا جانین اور دست و زبان مین بوقت لینے نام حضرات کے رعشہ پڑجاتا ہے اور قلم سے و زبان سے نام تک نہین نکلتا ہے اور وصف تو درکنار ہے چنانچہ ایک نقل برجستہ مجھکو یاد آئی ہے اسمقام پر لکھنا اوسکا پر ضرور ہے **نقل** سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین یاد و ایک سال کم و بیش مین سلطان ناصر الدین شاہ بادشاہ جاہ والا جاہ مالک ملک عجم وغیرہ واسطے زیارت جناب سید الشہدا خامس آل عبا علیہ السلام کے کربلائے معلی مین آیا اتفاقاً ایکروز قریب ظہر حرم شریف مین حاضر ہو کر زیارت کے لئے اندر روضۂ انور کے گیا بعد مشرف ہونے زیارت کے جب صحن اقدس مین آیا اوسوقت موذن گلدستہ پر اذان دیتا رہا شہریار

اوسمقام پر پہونچ گیا جب موذن اذان سے فارغ ہوا سلطان نے حکم حاضری موذن کا دیا
فوراً موذن حاضر حضور ہوا ظل سبحانی نے ارشاد کیا کہ تو نے کلمہ اشہد ان امیرالمومنین
وامام المتقین علی ولی اللہ وصی رسول اللہ کیون نہین کہا اوس کم بخت پیرو شاہ جی نے جماعت
ثلثہ کی زبان سے نکلا کہ یہ کلمہ میری زبان سے نہین نکلتا ہے سلطان کو غصہ آیا رنگ چہرہ نورانی کا
سرخ ہوگیا مکرر و سہ کرر موذن سے استفسار کیا اوس ناری نے یہی جواب تینون مرتبہ
دیا گیا کہ میرے منہ سے یہ کلمہ نہین نکلتا ہے پس فوراً جلاد کیطرف کہ وہ موجود تھا
اشارہ کیا کہ زبان اس خارجی کی کہینچ لے جلاد نے فوراً زبان اوسکی دہن سے کہینچ کر کاٹ لی
اور کلید بردار روضہ انور جناب امام حسین علیہ السلام دست بستہ کہڑا تہا اوس سے
فرمایا کہ فوراً دوسرا موذن حاضر کر چنانچہ کلید بردار نے ایک شخص کو حاضر کیا ظل سبحانی نے
فرمایا کہ تو گلدستہ پر جاکر اذان کہہ پس اوس نے جاکر اذان کو تمام و کمال ادا کیا اور وہ
بجائے اوس خارجی کے بحال ہوا اور سلطان اپنی بارگاہ کے جانب روانہ ہوا مخفی نرہے
کہ شاہ جی کے بھی دست و زبان سے نام آیمہ معصومین علیہم السلام کا نہین نکلتا ہے ورنہ
شاہ جی بھی اپنی موت نہ مرتے بلکہ اوسکے موت مرتے فقط **قولہ تعالیٰ** وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ترجمہ یعنے
اور وہ لوگ کہ کہتے ہین کہ اے رب میرے دی واسطے میرے زبان میری سے اور فرزندان
میرے سے نور چشم اور گردان ہمکو واسطے پرہیزگار و نکے پیشوا فقط یہ آیہ پارہ ۔ ۱۹ ۔
سورہ فرقان رکوع ۶ ۔ مین واقع ہے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ آیہ بشان آیمہ معصومین
علیہم السلام کے نازل ہوا اس آیہ سے دلیل امامت ثابت ہی فقط **قولہ تعالیٰ** ۱۴۹
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

عَنْہُ ذَالِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ترجمہ یعنے بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لاے اور عمل
کرتے ہین شایستہ یہ گروہ وہی بہترین خلقت ہین جزا اونکی نزدیک پروردگار
اونکے کے بہشت ہمیشگی کی ہے جاری ہین درختون اوسکے کے نیچے نہرین ہمیشہ
رہین گے بیچ اوسکے مدام خوشنود ہوگا خدا اونسے اور راضی ہونگے وہ اوس سے یہ واسطے
اوس شخص کے کہ ڈرے پروردگار اپنے سے فقط یہ آیہ پارۂ ۳۰ سورۂ بینہ مین
واقع ہے فقط کتاب شواہد التنزیل مین ابی حاکم حسکانی سے روایت کی ہے کہ حاکم
ابو عبد اللہ حافظ نے خبر دی ہمکو باسناد مرفوع یزید بن شراحیل انصاری کہ منشی تھا
جناب امیر المومنین علیہ السلام کا تہا کہ سنا مینے اونجناب سے کہ فرمایا بیچ وقت رحلت
حضرت رسالت پناہ کے کہ پشت مبارک اونکی ساتھ سینہ میرے کے استادہ کئے تھے
فرمایا کہ اے علیؑ نہین سنا آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تا خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ کہ وہ شیعہ تیرے
ہین اور وعدہ گاہ میری اور وعدہ گاہ تیری کنارہ حوض کوثر پر ہوگی بیچ اوس وقت کے
کہ جمیع خلق اولین و آخرین مجتمع ہونگے واسطے حساب کے تمکو بلاوینگے اور تم سفیدرو
اور دست و پا سفید ہونگے اور سب اعضا نورانی اور درخشندہ ہونگے
اور تمکو بیچ اوس روز کے ساتھ غر المحجلین کے ندا کرینگے اور یہ موجب فوز و فلاح
شیعیان اونحضرت کا ہے اور مقاتل بن سلیمان نے ضحاک سے نقل کی ہے کہ ابن عباس نے
فرمایا کہ اُولٰئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ نازل ہوا بیچ شان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
اور اہل بیت اونکے کے اور ابو حافظ نعیم اصفہانی نے کہ علماے سنت سے ہے
بیچ کتاب اپنی کے کہ مسمے ساتھ حلیۃ الابرار کے ہے روایت کرتا ہے ساتھ اسناد
اپنی کے کہ ابن عباس سے کہ یہ آیہ نازل ہوا حضرت رسالت پناہ نے خطاب کیا
طرف شاہ اولیا کے اور فرمایا کہ اے علیؑ مراد خیر البریہ سے تو ہے اور شیعہ تیرے

اور جبوقت کہ روز قیامت مین حق تعالے خلق کو اوٹہا دیگا بیچ اوس روز کے تو اور
شیعہ تیرے خدا سے راضی اور خوشنود ہونگے اور حق سبحانہ تعالے تمسے بہی راضی اور
خوشنود ہوگا اور اعدا تیرے بیچ اوس روز کے مغضوب و مقہور ہونگے فقط **قولہ تعالی**
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ترجمہ یعنے
کہہ اے محمد آیا ہے برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین عالم ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے ہین
جاہل ہین سواے اسکے نہین ہے کہ پند لیتے ہین صاحبان عقل سے فقط یہ آیہ پارہ ۲۳
سورۂ زمر رکوع ۱ مین واقع ہے فقط حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہین
کہ اَلَّذِينَ يَعْلَمُونَ ہم اہلبیت کی شان مین اور وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ہم اہلبیت کی دشمنونکے
شان مین نازل ہوا ہے اور اُولُوا الْأَلْبَابِ ہمارے شیعونکے حق مین وارد ہے پس
ہم ہین مکرین بعلم و دانش اور دشمنان ہمارے میدان جہالت مین ہین اور شیعیان
ہمارے صاحبان عقل ہین کہ بمقتضاے علم و دانش کے حق و باطل کو تمیز کرتے ہین فقط
حدیث مین وارد ہے کہ ایکروز شبکو جناب امیر علیہ السلام کو نجہا نے کوفہ مین قنبر کو ہمراہ
اپنے لیکر تشریف لئی جاتے تھے ایک مکان سے آواز معلوم ہوئی کہ ایک شخص یہ آیہ
أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا الآخر جو آیہ مزبورہ بالا کے ماقبل واقع ہے مین
تلاوت کرتا ہے قنبر نے اوسجگہہ توقف کیا حضرت آگے کسیقدر بڑہ گئے تہوڑی دور
جاکر پیچہے دیکہا کہ قنبر نہین ہے پوکارا کہ اے قنبر کیون ٹہرا ہے قنبر نے جلد قریب آکر عرض کے
کہ آواز حزین میرے کانمین پونہچے ہے حضرت نے فرمایا کہ اے قنبر سو رہنا یقین سے بہتر ہے
شک والی عبادت سے قنبر کہتے ہین کہ مین متعجب ہوا کلام امام سے اور جلد اوس مکانکے
دروازہ پر ایک نشان کرکے ہمراہ جناب کے ہو رہا دوسرے روز مین اوس کوچہ مین
جاکر مطابق نشان اوس دروازہ پر گیا تو معلوم ہوا کہ ساکن اوس مکانکا منافق ہے

بعد اسکے مینے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کی کہ یا مولا حضور نے کیونکر معلوم کیا کہ یہ شخص منافق ہے حضرت نے فرمایا کہ مالک قریہ کیونکر نہ اپنی رعیت کو پہچانے اور یہ عالم علوم دانائے اسرار نہو فقط قولہ تعالیٰ یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ ترجمہ یعنے اے فرستادہ بحق پونہچا دو اس چیز کو کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے نزدیک پروردگار تیرے سے اور اگر نہ پونہچا دیگا تو پس نہیں پونہچایا تونے پیغامہائے ہمارے کو اور خدا نگاہ رکھے گا تجھکو مشرکان سے بدرستیکہ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم کافر ونکو فقط یہہ آیہ پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰ میں واقع ہے تفسیر اسباب النزول مین لکھا ہے کہ یہہ آیہ ثنا و صفت مین جناب امیر المومنین علے ابن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہے موضع غدیر خم مین اور احمد بن حنبل و ثعلبی بھی تائید کرتے ہین اور زید بن ارقم راوی ہے کہ ہر گاہ جناب رسالتمآب صلعم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر موضع غدیر خم مین پونہچے اوس روز نہایت گرمی تھے حضرت سایہ مین ایک درخت کے بیٹھے اوسمقام سے اکثر راہین ہر سمت کے جانے کی تہین یعنے اوسمقام سے لوگ رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو جاتے تھے پس اوسجگہہ پر تمام مہاجر و انصار کو جمع کیا ایک روایت سے بارہ ہزار اور ایک روایت سے اٹھارہ ہزار اور احادیث کثیرہ سے ستر ہزار مردم کے قریب مرد و عورات سے اوسمقام پر موجود تھے پس جناب نے بموجب حکم الٰہی منبر پالان شتران کے جمع کرکے بنایا اور سر منبر نزول اجلال فرماکر خطبہ بلیغ ادا فرمایا اور اس آیہ کو حسب طور سے تلاوت کیا یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اِنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ بعد اسکے ہاتھ جناب امیر علیہ السلام کا پکڑا اور اسقدر بلند کیا

آیہ بلغ پارہ ۶ سورہ مائدہ رکوع ۱۰ جناب امیر کو غدیر خم میں

کہ سفیدی بغل کی معلوم ہوتی تھی پس فرمایا یا معاشر المسلمین الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی اے گروہ اسلام آیا نہین ہون مین پیشتر تمہارے اولی تمہارے نفسون سے سب نے کہا بلے فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس علے بن ابیطالب مولا اوسکا ہے بعدہ فرمایا اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنے بار خدایا دوست رکھ تو اوس شخص کو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اوسکو جو دشمن رکھے علی کو اور یاری کر اوسکی جو یاری کرے علی کی اور چھوڑ اوسکو جو چھوڑے علی کو فقط منقول ہے کہ سب لوگون نے جناب امیر علیہ السلام سے بیعت کی پہلے سب سے خلیفہ اول نے بعد اوسکے خلیفہ ثانی نے اور بعد بیعت کی خلیفہ ثانی نے کہا بخ بخ لک یا علی بن ابی طالب اصبحت مولای و مولا کل مؤمن و مؤمنات یعنے خوبی و نیکوئی ہو تیرے واسطے اے علی بن ابیطالب صبح کی تو نے اوس وقت کہ میرا مولا ہے اور مولا جمیع مومن و مومنات کا ہوا بعدہ تمام لوگون نے جناب امیر سے بیعت کی فقط اور ثعلبی لکھتا ہے کہ جب رسول خدا نے حدیث مذکورہ بالا کو بیان فرمایا اور صحابہ کے جانب دیکھ کر کہا ہل بلغت سب نے کہا ہان یا رسول اللہ اوسوقت جناب رسول خدا نے سر مبارک آسمان کیطرف اوٹھا کر تین بار مکرر فرمایا اللہم اشہد یعنے بار خدایا گواہ رہیو تو اور صاحب مشکوٰۃ بھی تائید اسکی کرتا ہے لیکن الفاظ مین فرق کیا ہے

وہ یہ ہے کہ وعن البراء بن عازب و زید ابن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال السلم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئا یا ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولی کل مومن و مومنۃ رواہ احمد یعنے احمد حنبل نے اپنی مسند مین لکھا ہے کہ روایت کی ہے براء ابن عازب نے

زید بن ارقم سے تحقیق کہ رسول خدا صلعم جب فرود آئے موضع غدیر خم میں تو آپنے پکڑا ہاتھ
علی کا اور فرمایا کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے ہو یہ بات کو کہ ہم اولا ہیں ساتھ مومنوں کی واسطے
اونکی تب صحابیوں نے کہا کہ ہاں تب رسول اللہ نے کہا نہیں تم لوگ جانتے ہو اس بات کو
کہ تحقیق ہم اولا ہیں واسطے ہر ایک مومن کی ذات سے اوس مومن کی تب اصحابیوں نے کہا کہ ہاں تب
کہا رسول اللہ نے اے خدا جسکے ہم مولا ہیں سو علی مولا اوسکا ہے اے خدا دوست
رکھ اوسکو جو دوست رکھے اس علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علی کو پس
ملاقات کی عمر نے اوس علی سی بعد اوسکے کہا اوسکو خوش ہووے پسر ابو طالب کہ صبح کیا تو نے
اور شام کیا تو نے اسطرح پر کہ تو مولا ہے کل مومن او رمومنہ کا اور شواہد النبوت میں
عبد الرحمن جامی سے مذکور ہے کہ ایکروز جناب امیر علیہ السلام نے لوگونکو نسبت حدیث
من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے گواہی طلب کی اوس وقت بارہ شخص انصار سے حاضر مجلس تھے
چنانچہ گیارہ شخصوں نے گواہی دی لیکن ایک شخص نے انکار کیا حضرت نے اوس سے کہا کہ کیوں
انکار کیا تو نے اوسنے کہا کہ ہم بوڑھے ہو گئے ہیں ہمکو یاد نہیں تب حضرت نے کہا
بار خدایا اگر یہ شخص جھوٹھ کہتا ہے تو اسکے چہرہ پر سفیدی یعنے داغ برص ظاہر کر
کہ عمامہ سے چھپ نسکے راوی کہتا ہے کہ واللہ دیکھا مینے کہ درمیان دونو آنکھونکے
سفیدی نکلی تھی فقط قطعہ از ظہوریؔ روز محشر بود سیاہ چو قیر
چہرہ منکران روز غدیر شکر للہ کہ نیستم منکر بولای امیر کل امیر
اور زید بن ارقم نے کہا کہ اوس مجلس میں میں بھی حاضر تھا اور رسول خدا سے
یہ حدیث مینے سنی تھی لیکن مینے مخفی رکھی سو روشنی میری آنکھونکی جاتی رہی
یہ افسوس ہمیشہ رہا بلکہ تفسیر ثعلبی میں قصیدہ حسان شاعر مداح جناب رسولخدا
کا کہ حضور میں جناب سالتمآب کے بہ نسبت اسی حدیث کے کہکر پڑہا تھا نقل اوسکی

موجود ہے جسکی طبیعت مین آوے دیکھہ لیوے پوشیدہ نہ ہے کہ حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ پر ایک نقل یاد آئی ہے کتاب مفاتیح القلوب مین مرقوم ہے کہ ایک روز قاضی عبد الجبار معتزلی شہر مین درس دیتا تہا اور طلباے فریقین حاضر تہے اوس عہد مین شیخ مفید علیہ الرحمۃ موجود تہے لیکن قاضی مذکور نام سے شیخصاحب کے واقف تہا الاملاقات نہ تھی اتفاقاً شیخ ممدوح بھی وہان جاکر صف نعال مین بیٹھے بعد ایک لحظہ کے قاضی سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو بمقابلہ حضار کچھہ سوال کرون قاضی نے اجازت دی شیخصاحب نے فرمایا کہ ایک شخص اہل التشیعہ سے راوی ہے کہ یہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ مسلم ہے کہ پیغمبر خدا نے بروز غدیر خم فرمایا ہے یہ سچ ہے قاضی نے کہا کہ صحیح ہے شیخصاحب نے کہا کہ ہرگاہ خبر صحیح ہے تو فقط مولا سے کیا مراد ہے قاضی نے کہا کہ اولی مراد ہے تب شیخصاحب نے کہا کہ پس خلافت مین خصومت کسواسطے ہے قاضی نے کہا کہ اے برادر یہ روایت ہے اور خلافت درایت ہے مرد عاقل بجہت روایت کے ترک درایت نہین کرتا ہے تب شیخصاحب نے اوس مسئلہ کو فروگذاشت کرکے پوچھا کہ کیا فرماتے ہین آپ اس حدیث مین علی حربک حربی وسلمک سلمی مین قاضی نے کہا کہ یہ بھی صحیح ہے شیخصاحب نے کہا کہ پس اصحاب جمل مین آپ کیا فرماتے ہین قاضی نے کہا کہ برادر اونہون نے توبہ کی تب شیخصاحب نے کہا کہ اے قاضی جنگ جمل درایت ہے اور توبہ روایت ہے اور ابھی آپ فرما چکے ہین کہ مرد عاقل بجہت روایت کے ترک درایت نہین کرسکتا ہے پس قاضی نے متحیر ہوکے ایک ساعت سر جہکالیا بعد اسکے سر اوٹہا کے پوچھا کہ تم کون ہو شیخصاحب نے کہا مین محمد بن محمد نعمان حارثی ہون قاضی بمجرد سننے اس کلام کے اپنی جگہہ سے اوٹہا اور بغلگیر ہوکر شیخصاحب کو لیجاکر اپنی مسند پر بیٹھایا اور کہا کہ اَنْتَ المُفِیْدُ حَقًّا فقط اور ہو شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکوٰۃ نے نسبت حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے باوجود جانبے خلیفہ چہارم اپنا جناب امیر علیہ السلام سے نہایت تعصب رکہتے ہین

اگر اونکی زندگے مین حضرت موجود ہوتے تو لامحالہ بجائے عبدالحق کے عبدالرحمن بن ملجم بانی بنا
قرار دیتے بڑی بڑی کوشش و سرزنش سے معنی لفظ مولا کے کہ دراصل حاکم و خداوند و مالک و
والی و اولی کے ہین عمداً معنی مولا کے محبوب قرار دیکر لکھا ہے کہ اس حدیث سے کچھہ دلیل
وصیت امامت کے نہین ہے صرف ایک قسم کے وصیت تاکیدی ہے اور حضرت علی نے بروقت
خلافت ابوبکر کے دلیل اسکے نہین کی سمجھے یہ قول شاہ صاحب اسطرح پر ہے کہ جسطرح سے
کوئی عورت اپنی فرزند نوجوان کے مرنے مین ہنس دیوے فقط سچ یہ ہے کہ حق کسی جگہہ پر
پوشیدہ نہین ہوسکتا ہے اور مقام شکر ہے کہ شاہ صاحب ایسے متعصب ہوکے برخلاف
عادت معہودہ اپنی کے اپنی زبان و قلم سے واقعہ غدیر خم کو اور دعوی کرنا حضرت علی
علیہ السلام کا واسطے حق اپنے کے خلیفہ اول سے قبول کرلیا خلافت مغصوبہ ہونیکا
مطلق خیال نکیا اسلئے کہ اگر خلافت حق جناب امیر علیہ السلام کا نہ تھا تو کیون طلب کیا
اور جواب نسبت معنی مولا کے یہ ہے کہ اولاً بقول شاہ صاحب اگر معنی مولا کے محبوب
ہوان تو یہ لفظ کچھہ ایسا نہ تھا کہ جسکے واسطے جناب رسولخدا ہزارون آدمی مین تین مرتبہ
تاکید کرکے سب سے قبول کراتے اور دعاء فرماتے ثانیاً ایسے لفظ پر خلیفہ ثانی نے
مبارکباد دی جناب امیر علیہ السلام کو دی اگر معنی محبوبیت کے ہوتے تو ہرگز مبارکباد
نہ دیتے ثالثاً ہرگاہ بقول شاہ صاحب کے معنی مولا کے محبوب کے ہوتے تو تمام اصحاب
و انصار وغیرہ اوسوقت بیعت جناب امیر سے نکرتے کیونکہ اکثر مقام پر جناب رسولخدا
نے فرمایا ہے کہ دوستی علیؑ دنیا و عقبی سے نجات دیگی اور حب علیاً واجب علینا متواتر
احادیث مین ہے چنانچہ شافعی سے ایک رباعی ہے رباعی عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّۃٌ ٭ قَسِیمُ
النَّارِ وَالْجَنَّۃِ ٭ وَصِیُّ مُصْطَفٰے حَقًّا ٭ اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّۃِ ٭ اور حق تعالی نے
دربارہ محبت کے آیات نمبر ا و ۳۹ و ۴۰ و ۴۲ - وغیرہ مین حکم دیا ہی پس اوسوقت مین

کیون نہین صحاب انصار وغیرہ نے بیعت جناب امیر سے کی و مبارکباد دی اس آیہ
وحدیث مین کون سی خصوصیت تھی کہ معنی محبوب کے ہوتے مین ہزارون مرد مان نے بیعت کے
وخلیفہ ثانی نے مبارکباد دی بخ بخ و مددی پس اس سے صاف ظاہر و باہر ہے کہ مولا کے معنے
حاکم وخداوند و مالک و اولی کے ہین رائگان صاحب مشکوٰۃ خود لکھتا ہے کہ انی اولی بالمؤمنین
من انفسہم یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ ہم اولی ہین ہر ایک مومنین کے ذاتون سے ہمقام پر مراد
حاکم و مالک کے بیشک ہو سکتے ہین نہ کہ محبوب ہے اور وہی عبارت نسبت جناب امیر علیہ السلام کے
رسولخدا نے فرمایا ہے پس معنے اسکے یہ ہوے کہ جسطرح سے ہم حاکم و مالک ہر ایک مومنین کے
ذاتکے ہین اوسی طرح سے اب علی بھی حاکم و مالک ہر ایک مومن کے ذات پر ہے تنا مستا اگر بقول
شاہ صاحب معنے محبوب کے ہیچگاہ فرض کر لئے جاوین تو بمقابلہ آیات متذکرہ بالا کے یہ آیہ
تاکیدی کا ایسے لفظ کیواسطے نازل ہونا عبث لازم آتا ہے کیونکہ قبل اسکے حکم موافاتکا
صادر ہوچکا تھا اور لفظ محبوب کا مواخات سے بڑہ کے نہین ہے فقط ہر چند کہ معاندین برابر
آج تک اس امر کے خواہان ہین کہ کسیطرح سے مراتب جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ
خلفائے ثلثہ کے کم کر دئے جاوین مگر وہ کیا کرین بقول عرفی شعر عرفی تو میاندیش
زغوغای رقیبان ؎ آواز سگان کم نکند رزق گدارا ؛ اور اگر زیادہ تر اس آیہ
وحدیث و دیگر سوال و جواب کی تشریح منظور ہو تو کتب استقصاء الافحام و عبقات انوار
وصوارم و ذوالفقار وغیرہ کے سیر کرین اس رسالہ مختصر مین گنجایش نہین ہے فقط
قولہ تعالی سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ترجمہ سوال کیا سایل نے ساتھہ عذاب
فردہ آئندہ کے فقط یہ آیہ پارہ - ۲۹ - سورہ معارج کے شروع مین واقع ہے فقط
کتب فریقین مین لکھا ہے کہ واقع غدیر خم و آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الخ
مشہور و مشتہر ہوا حارث بن نعمان فہری سنکر ناقہ پر سوار ہوکے روانہ مدینہ ہوا

وقتیکہ مجلس جناب رسول خدا صلعم مین داخل ہوا کہا اے محمدؐ تو نے کلمہ شہادت سے
ہمکو آگاہ کیا ہمنے قبول کیا اور نماز و زکوٰۃ و صوم و حج و جہاد کا حکم دیا ان سبکو ہمنے قبول کیا
اور فرمان برداری کی ہمنے مگر ان سب باتون پر تو راضی نہوا تا آنکہ دست پسر ابیطالب
یعنی علی کا لیکر کہا تو نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ آیا یہ امر جانب خدا سے تھا
یا تیری جانب سے ہے اوسوقت جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جو کچھ ہے حق علی مین کہا مینے بحکم خدا ہے
پس وہ غضبناک ہوکر اپنے گھر کو چلا اثنائی راہ مین کہا کہ اے پروردگار اگر یہ امر سچ ہے
اور تیری جانب سے ہے تو ایک پتھر آسمان سے نازل کر کہ مجھکو ہلاک کرے چنانچہ موافق
درخواست اوسکے ایک سنگ آسمان سے گرا اوسکے سر سے گذر کرتا پائین پا سے نکل گیا
اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا قولہ تعالیٰ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ
وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ترجمہ یعنے آجکے روز کامل کیا ہمنے واسطے تمہارے دین
تمہارے کو اور تمام کیا ہمنے نعمت اپنی کو اور اختیار کیا ہمنے واسطے تمہارے
اسلام کو دین پاکیزہ فقط یہ آیہ پارہ-۶-سورہ-مائدہ-رکوع ا-مین واقع ہے فقط

آیہ پنجاہ و سیوم دربارہ خلافت جناب امیر علیہ السلام ہے

ابو القاسم عبد اللہ حنکانی نے باسنانید صحیحہ ابی ہارون سے اور اوسنے ابو سعید
حذری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے وقت نزول اس آیہ کے
فرمایا کہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے
رب کے ساتھہ رسالت میری کے اور ساتھہ ولایت علی بن ابیطالب کے بعد میرے
اور بعد اسکے اونحضرت نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ فقط اور بصحت پہونچا ہے
کہ رسول خدا نے اسی سال خبر وفات اپنی کے سمع خاص و عام مین پہونچائے
ہمگی مشرکین و منافقین نے سُنا اندیشہ کیا کہ اگر محمدؐ وفات کرین تو ہم دین اونکے کو

خراب کریں اور اونکے اصحاب کو قتل کریں اور ذریت و اموال اونکے کو غارت کریں ہرگاہ رسولخدا نے غدیر خم مین لقب خلافت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السّلام کیساتھ اہل شرک و نفاق نے کہا کہ یہ ہمارا باطل ہوا اور وہ خیال باطن ہمارا نابود ہوا حق تعالے نے اس آیہ کو نازل کیا اور خطیب خوارزمی کہ علماء اہلسنت سے ہیں روایت کے حذیفہ یمانی اور ابوذر غفاری سے کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ نے غدیر خم مین علے ابن ابیطالب علیہ السّلام کو بحکم علی الاعلے لقب فرمایا بیچ شان حضرت علی علیہ السّلام کے فرمایا سَلِّمُوا عَلٰی عَلِیٍّ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے سلام کرو علی کو امیر المومنین کہکر چنانچہ سبہوں نے بموجب فرمانیکے اطاعت کی حق تعالی نے اس آیہ کو نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ پس جناب رسولخدا نزول اس آیہ سے خوشحال کمال ہوئے اور حاضرین سے متوجہ ہوکے فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل کرنے دین کے الخ اور روایت غدیر خم کی اسقدر فریقین مین اشتہار رکہتے ہیں کہ اکثروں نے امامیہ سے بنا بر کثرت روایت اہل سنت کے ادعاے تواتر کیا ہے پس جو شخص کہ تکذیب کرے اس روایت کے گویا اوسنے تکذیب کی امّہ کے اور یہ آیہ بھی بعد لقب خلافت علی بن ابیطالب علیہ السّلام کے غدیر خم مین نازل ہوا ہے چنانچہ اکثر روایات طرفین دال اسپر ہے پس یہ اوّل دلیل اوپر خلافت علی بن ابیطالب علیہ السّلام کے بعد پیغمبر صلعم کے بے فاصلہ ہے اور منکر اسکا معاند اور مکابر اور نہایت غبی ہے اور منجملہ اوس چیزکے کہ ذکر کرنا اسمقام پر مفید و انسب ہے یہ ہے کہ مامون عباسی نے ایک جماعت فقہا و متکلمین اہل سنت سے سوال کیا کہ امامت دین خدا سے ہے یا غیر دین خدا سے ہے بدرستیکہ خدا فرماتا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پس اگر زعم تمہارا یہ ہے کہ امامت دین خدا سے ہے پس بتحقیق معلوم کیا تمنے کہ رسول خدا نے ستون دین کو ضایع کیا کامل نکیا

دین کو بلکہ بعد وفات اونکے دین کامل کیا گیا ہے اور اگر زعم تمہارا یہہ ہے کہ امامت دین خدا سے نہیں ہے پس کیا حاجت طرف امامت کے باقی رہی اسصورت خلافت خلفا کی ضرور نہ تھے پس خلیفہ ہونا ابو بکر کا برخلاف حکم خدا کے ہی اگر یہہ کہو تم کہ جو کچھ جناب رسولخدا نے کیا وہ حق تھا پس خلفائی اور صحابہ نے خطا کیا اسلئے کہ نہ پیروی کی اونھون نے رسولخدا کی حالانکہ حق تعالی پارہ ۔ ۲۱ ۔ سورہ ۔ احزاب رکوع ۳ ۔ مین فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ترجمہ یعنے ہر آئینہ تحقیق ہے واسطے تمہارے درباب رسول خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ امیدر کہتا ہو خدا سے اور ثواب روز قیامت کا اور یاد کرتا ہے خدا کو بہت فقط اور اگر کہو تم کہ جو کچھ کہ صحابہ نے کیا وہ افضل تہا پس اسصورت مین کہ تمنے پیروی خدا و رسولخدا کی اختیار نکے کافر ہوئے فقط قولہ تعالی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ترجمہ یعنے وعدہ کرتا ہے خدا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کرتے ہین شایستہ ہر آئینہ خلیفہ کرینگے ہم اونکو بیچ زمین کے جسطرح سے خلیفہ کیا تہا اونکو جو آگے اونسے تہے اور ہر آئینہ غالب کرینگے ہم اونکو دین اونکے کو ایسا کہ برگزیدہ کیا واسطے اونکے اور ہر آئینہ بدل دیگا اونکو پس از دہشت اونکے امنیت کو عبادت کرتے ہین وہ میرے نہین شریک لاتے ساتھہ میرے کسی چیز کو فقط یہ آیہ پارہ ۔ ۱۸ ۔ سورہ نور رکوع ۱۳ ۔ مین واقع ہے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ آیہ بشان ائمہ معصومین علیہم السلام یعنے دوازدہ امام مین نازل ہوا ہے جیسا کہ اہل سنت کہتے ہین کہ خلافت دو طور پر وارد ہے ایک سی سالہ جسمین اصحاب ثلثہ ہوئے دوسرے دوازدہ گانہ کہ جسمین

۵۰ آیہ پنجاہ و چہارم ... در شان دوازدہ معصومین علیہم السلام ہے

جناب امیر علیہ السلام سے تا امام مہدی آخر الزمان پہونچی ہے یہ خلافت دوازدہ گانہ ابتدا گئے
جناب امیر علیہ السلام سے تا روز قیامت برقرار رہیگی اور بلاشک وشبہہ بہی بزرگوار خاصان
خدا و حجت خدا و خلیفہ روی زمین کے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی حالت مین زمین حجت خدا سے
خالی نہین ہے بلکہ حدیث ثقلین سے بھی ثابت ہے کہ رسول خدا نے دو چیزین چھوڑی ہین ایک کلام اللہ
دوسرے اہلبیت اطہار کو کہ یہ دونون تا قیامت باخود ہا رہینگے جدا نہونگے اور حوض کوثر
پر رسولخدا سے ملاقات کرینگے چنانچہ حق تعالے اسی آیہ مین فرماتا ہے کَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ یعنے جسطرح جسے خلیفہ کیا تہا اونکو جو آگے اونسے تہے فقط اس سے
مراد پیغمبران سابق سے ہی جیساکہ حضرت عیسے علیہ السلام کے بارہ خلیفہ تہے اور صواعق محرقہ
مین مرقوم ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جیساکہ بنی اسرائیل مین باب حطہ تہا ویسا میری امت
علیؑ باب مدینہ علم ہے جو در آیا محبت مین انکے اوسنے نجات پائی پہر جیساکہ یوشع کے
واسطے ردشمس ہوا ویساہی علیؑ کے واسطے ردشمس ہوا ہے یہ معجزہ مشہور ہے یہ سبب
طول کے درج نہین ہوا اور بارہ نقیب ہادی تہے بنی اسرائیل مین ویساہی جناب
رسالت پناہ کے بارہ خلیفہ یعنے بارہ امام ہوئے اور کئی احادیث اسباب مین
آیندہ لکھی جائینگی اور کشاف مین مرقوم ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ میری امت بہت
مشابہ ہے بنی اسرائیل سے اونہین کے طریقہ پر قدم بقدم چلینگے مگر یہ نہین معلوم کہ
گوسالہ پرستے بھی میرے بعد کرینگے یا نہین فقط اور از کتاب مواعظ دیریم کے
باب یزدہم مین ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ تم رئیس غیر قوم مین سے اور غیر
خاندانے باختیار خود قرار نہین دے سکتے بلکہ لزوم اسکا پروردگار پر ہے کہ وہ خاص
تمہارے خاندان اور بہائیون مین سے جسے چاہے مقرر کرے فقط پس یہان کیونکر
ممکن تہا کہ جناب رسولخدا اغیر کو خلافت باختیار خود دیتے اور غیر خاندان مین خلافت

بہیچ جاتے فقط اور جو اہل سنت اس آیہ سے دلیل خلفاء ثلثہ قایم کرتے ہین محض غلط ہے
کسیطرحسے ثابت نہین ہے اول یہ کہ اہلسنت مین دربارہ خلافت باخود ہا اختلاف واقع ہے
بعضے اجماع اہل حل عقد کے وبعضے اجماع اہل مدینہ کے وبعضے صرف بیعت عمر کے
قایل ہین پس بمقابلہ آیہ ہذا کے بالکل اجماع وشورہ سقیفہ بنی ساعدہ کا بالائی طاق
ہوجاتا ہے کیونکہ ہرگاہ یہ آیہ بشان ابوبکر نازل ہوا تہا تو پہر اجماع وشورہ محض نہی وبیکار
تہا دویم یہ کہ ہرگاہ بقول اہلسنت یہ آیہ بشان خلیفہ اول آیہ تہا تو خلیفہ ثانی نے
بوقت طلب دوات وقرطاس کے حسبنا کتاب اللہ کیون کہا کیون نہین لادس مجمع مین
لکہا کہ یہ آیہ بشان خلفا نازل ہوچکا ہے اب کچہہ احتیاج خلافت کی باقی نہین ہے سیوم یہ ہے
اگر یہ آیہ بقول اہلسنت بشان خلفا نازل ہوچکا تہا بعدہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل
الیک الخ لمبرے ۱۵۔ جو بشان جناب امیر علیہ السلام غدیر خم مین نازل ہوا اوسوقت
خلیفہ ثانی ہسنے جناب امیر سے بیعت کی اور مبارک بادی دی اور بالکل اصحاب وانصار
وغیرہ حاضرین نے بیعت حضرت سے کی تب اس آیہ کا کسی صاحب نے ذکر تک نکیا چہارم
یہ کہ جسوقت یہہ آیہ نازل ہوا ہوگا تو جناب رسول خدا نے تعمیل رسالت کے مثل غدیر خم
کے ضرور کی ہوگی پنجم یہ کہ اہلسنت کی تمام کتابونسے تواتر کو پہونچا ہے کہ پیغمبر خدا نے
اپنی حیات مین کسیکو خلیفہ نہین کیا تو معاذ اللہ منہا رسول خدا نے باوجود نازل
ہونے آیہ ہذا کے تعمیل حکم خدا کی نہ کی گویا استون دین کو ضایع کیا فقط حق یہ ہے
کہ یہ دونو آیات یعنے آیہ ہذا اور آیہ لمبرے ۱۵۔ بشان جناب امیر وآئمہ معصومین علیہم
السلام نازل ہوئی ہین اول آیہ ہذا واسطے دوازدہ امام علیہم السلام کے نازل
ہوا بعدہ آیہ لمبرے ۱۵۔ تاکیدی بشان جناب امیر علیہ السلام غدیر خم مین نازل ہوا
پس بقول اہلسنت کے خلافت ظاہری تیئے سالہ وباطنی دوازدہ گانہ مین جناب امیر

علیہ السلام بموجب ان دونون آیہ کے خلیفہ و جانشین اول بلافصل ہوتے ہین ہرچند
یارونے باخودہا مشورہ کر کے خلافت سے جناب امیرؑ کو محروم کر دیا لیکن بقول
الحق یعلوا ولا یعلی کے مثل الشمس کالنہار روشن ہوگیا اب اس دسے جناب امیر علیہ
السلام کے خلیفہ بلافصل ہونے مین کسیطرح کی حجت باقی نرہی اور خلافت اول
جناب امیر علیہ السلام سے تا حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہم السلام ثابت ہو گئے فقط
اور اہل تشیعہ مین باخودہا بہ نسبت آیہ ہذا دو قول ہین اکثر علما کہتے ہین کہ یہ آیہ بشان
جناب صاحب الامر علیہ السلام نازل ہوا ہے فقط امنو تعظیما آیا ہے اور اکثر علما متفق
ہین کہ بشان دوازدہ امام علیہم السلام یہ آیہ نازل ہوا ہے کہ اول علی و آخر امام قایم
آل عبا علیہم السلام ہین چنانچہ اس قول پر اتفاق زیادہ ہے فقط قولہ تعالی
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ترجمہ یعنے اے وہ لوگ
کہ ایمان لائے ڈرو تم خدا سے اور رہو تم ساتھ صادقونکے فقط یہ آیہ پارہ ۱۱
سورہ توبہ رکوع ۱۵ مین واقع ہے فقط حال اسکا شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کیا ہے
ناسخ خدا کا ہے خاص کلام مین * کہ ہے اوسمین کونوا مع الصادقین * آیہ سے
وارد ہوا یہ کلام * کہ ہین صادقین آل خیر الانام * علی ولی اونکا سردار ہے *
علوم خدا سے خبردار ہے * فقط قولہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ الخ
ترجمہ یعنے تسبیح کرتا ہون مین اوس شخص کے کہ لے گیا بندہ اپنے کو فقط یہ آیہ پارہ
۱۵ سورہ بنی اسرائیل کے شروع پر واقع ہے فقط ہرچند کہ اس آیہ مین صرف
حال معراج جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مندرج ہے لیکن ضمیمہ
تفسیر اس آیہ کی کتاب امالی سے بروایت شیخ طوسی نقل کی ہے کہ ابن عباس
کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم حال معراج مین بیان فرماتے ہین کہ جب مین

مقام

مقام قاب قوسین او ادنیٰ سے مشرف ہوا حق تعالی نے اوّل کلام مجھسے یہ کیا کہ اے محمد
جانب چپ اپنے دیکھ کہ بالکل حجاب مرتفع ہین اور دروازے آسمان کشادہ ہین پس
دیکھا مینے علی ابن ابیطالب ع کو کہ وہ میریطرف دیکھ رہے ہین پس پردے سے آواز آئے
کہ اے محمد مینے علی کو وصی اور وزیر تیرا کیا اور عقب تیرے تیرا خلیفہ کیا اور تجھکو کوثر اور علی کو
چشمہ سلسبیل اور تجھکو وحی اور علی کو الہام عطا کیا پس تو اوسکو آگاہ کر اوسوقت مینے علی کو
ندا کی اور اس پیغام کو اوس تک پہونچایا پس علی نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے حکم آلہی قبول
کیا اور فرمان برداری اوسکی کی مینے پس حق تعالی نے ملایکہ سے خطاب کیا کہ تم سب
علی پر سلام کرو اور علی نے جواب سلام اونکا دیا اور سب فرشتے بایکدیگر مبارکباد
دیتے تھے اور محمد صلعم سے ملایکہ نے عرض کی کہ اے محمد بحق اوس خدا کے کہ تجھے بھیجا ہے
سب ملائکہ کو خوشی و سرور کمال ہوا اسبات سے کہ ابن عم کو تیرے حق تعالی نے خلیفہ
تیرا کیا اور حاملان عرش سب جانب پائین دیکھتے تھے جناب رسول خدا نے ایک فرشتے
سے کہا کہ سبب اسکا کیا ہے کہ سب زمین کیطرف دیکھتے ہین اوسنے کہا کہ خدا سے
ان فرشتون نے اذن طلب کیا تہا کہ ہم لوگ علی کیطرف نظر کرین بنا بر اسکے زیارت
روی علی مین مشغول ہین چنانچہ جناب نبوی فرماتے ہین کہ ہر گاہ مین آسمان سے
آیا اور ارادہ کیا کہ قصہ معراج کو علی سے نقل کرون علی نے مجھپر سبقت کی اور سب
احوال مجھسے بیان کیا اس حیثیت سے کہ گویا ہمراہ میرے تھے بعد اوسکے ابن عباس نے
کہا کہ یا رسول اللہ مجھسے وصیت فرمائے تا کہ موجب دستگیری میری کا دنیا و آخرت
مین ہو فرمایا عَلَیْکَ بِمَوَدَّةِ عَلِیِّ بْنِ ابیطالب یعنے لازم ہے تجھپر کہ دوستی علی
ابن ابیطالب ع کی بحق اوس خدا کے کہ مجھے مبعوث برسالت کیا ہے کہ آتش دوزخ
غضبناک ہے دشمن علی پر اس شخص سے کہ دعوی کرے کہ خدا صاحب ولد ہے

اگر بالفرض محال ہے سب ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین جمع ہوں دشمنے
علی ابن ابیطالب پر حق تعالی سبکو آتش دوزخ مین عذاب کریگا ابن عباس
کہتے ہین کہ مینے عرض کیے کہ یا رسول اللہ کوئی شخص ایسا بھی ہوگا کہ علی کو دشمن رکہے گا
فرمایا آرے ایک قوم میرے امت سے ہے گمان اونکا یہہ ہے کہ وہ علی سے
اور اہلبیت اوسکے سے عداوت و دشمنی کرینگے حالانکہ اونکو نصیبہ اسلام سے
نہین ہے اور جان اے ابن عباس شمہ عداوت علی یہہ ہے کہ غیر ونکو اوسپر فضیلت
دینگے اور آگاہ ہو اور یقین جان کہ حق تعالی نے کسی پیغمبر کو گرامی تر ہمسے پیدا
نہین کیا اور کسی وصی کو گرامی تر علی سے نہین پیدا کیا پس مخالفت کر اوس شخص
سے جو کہ مخالفت کرے علی سے اے ابن عباس اگر چاہے تو کہ خدا سے ملاقات
کرے تو در حالیکہ تجہسے خوشنود ہو حق تعالے پس تو طریقہ اختیار کر اور شک کرنا
علی مین کفر ہے فقط چونکہ کلام اسکے مین آیات دربارہ فضیلت و محبت و مودت
جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب و ائمہ اطہار علیہم السلام کے شان عالیشان
مین بہت ہین چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ قرآن
چہارم حصہ ہمارے و ہمارے اہلبیت کی شان مین و چہارم حصہ مذمت مین ہمارے
دشمنان کے اور چہارم حصہ حلال اور حرام مین اور چہارم حصہ فرائض مین
حق سبحانہ تعالی نے نازل کیا ہے الا بنظر طول کے اس رسالہ مین اسی قدر
آیات پر واسطے سمجہنے کے اکتفا کیا گیا فقط باب دویم احادیث نبوی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دربارہ فضائل اہلبیت علیہم السلام مشتمل باحادیث
شصت و ششم کے فقط قال النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
مَعرِفَۃُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ فقط

حدیث دربارہ فضائل علی علیہ السلام

یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ ہم اہلبیت کے حق کا پہچاننا آتش جہنم سے ازاد ہونیکا باعث ہے اور
میری اولاد کی دوستی و محبت عذاب آخرت سے امان دینے والی ہے فقط **قال النبی صلعم**
لا یعرف اللہ الا انا و علی و لا یعرفنی الا اللہ و علی و لا یعرف علیا الا اللہ و انا فقط یعنے
نہیں پہچانا خدا کو کسینے مگر مینے اور علی نے اور نہیں پہچانا مجھکو کسینے مگر اللہ نے اور علی نے
اور نہیں پہچانا علی کو کسینے مگر خدا نے اور مینے **قال النبی صلعم** حب علی یاکل الذنوب
کما یاکل النار الحطب فقط یعنے محبت علی کی گناہونکو اسطرح سے کھاتی ہے جسطرح سے
آگ لکڑی کو فقط **قال النبی صلعم** مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا و من
تخلف عنہا غرق و ہوی فقط یعنے مثال اہلبیت کی میرے مثل کشتی نوح کے ہے

حدیث دربارہ فضائل اہلبیت مثل سفینہ نوح

جو شخص کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنے کہ تخلف کیا ہلاک ہوا وہ فقط چنانچہ کسی شخص
نے اس حدیث کو اشعار مین بطور معما کے کہا ہے شعر سوالی کنم از توای نیک نام ۞
خدا ہست اسپ محمد لجام ۞ علی زین حسنین ہر دو رکاب ۞ بگوای برادر سوارش
کدام ۞ یعنے اس قطعہ کے اسطرح پر ہین کہ لفظ ہست کا مقلوب ناقص پاس
ہوتا ہے اور ہم عدد بھی ہے اور پاس بمعنے محافظت کی ہین اور لجام کا مقلوب
ناقص ملجا ہوتا ہے اور ہم عدد بھی ہے و ملجا بمعنے جائے پناہ کے ہین اور زین
ہم عدد محیط کے ہے و محیط بمعنے دریائے بزرگ کے ہین و رکاب بمعنے کشتی کے
ہین پس معنے اسکے اسطرح پر ہوے کہ خدائے تعالے محافظ ہے اور رسول خدا
جائے پناہ ہین و علی مرتضی دریائے بزرگ ہین اور جناب امام حسن و امام حسین
علیہما السلام کشتی ہین اور سوار امت مرحومہ ہے فقط **قال النبی صلی اللہ علیہ**

حدیث ثقلین

و آلہ وسلم انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اہلبیتی ان تمسکتم
بہما لن تضلوا بعدی ابدا لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فقط یعنے بدرستیکہ درمیان

تمہارے چھوڑتا ہون مین دو چیزین گرانمایہ ایک کتاب خدا ہے اور دوسرے عترت
اہلبیت میرے ہر گاہ تمسک کروگے تم ساتھ اونکے نہ گمراہ ہوگے تم بعد میرے
نہ جدا ہونگے دونو ایک دوسرے سے جبتک وارد ہون پاس میرے نزدیک
حوض کوثر کے فقط زید بن ارقم سے روایت ہے کہ موضع غدیر خم مین جناب رسولخدا نے
ایک خطبہ بلیغ پڑہا اور فرمایا کہ اب ہمارا انتقال قریب ہے اور یہ حدیث فرماکر کہا
کہ تم لوگ ان دونون چیزونکو مضبوط پکڑو ورنہ گمراہ ہوگے فقط لیکن شاہ عبد الحق
دہلوی شارح مشکوۃ نے مراد ثقلین سے عترت و اہلبیت سنت بیان کیا ہے
جواب اوسکا یہ ہے کہ شاہ صاحب نے فرض کو چھوڑ کر سنت کو مضبوط پکڑ لیا ہے یعنے
ہم قرآنکا تتمہ دوسرا دنیا مین بجز پیغمبر خدا و آئمہ ہدا کے کون ہے کہ خود جناب نبوی نے
شان علی علیہ السلام مین فرماتے ہین علی مع القرآن والقرآن مع علی فقط یعنے
علی ساتھ قرآن کے ہے اور قرآن ساتھ علی کے ہے دویم یہ کہ یہ مقام سنت کا
نہین ہے کہ جو شاہ صاحب نے اہلبیت سے اخذ کیا ہے کیونکہ اگر قرآن اور سنت
فرض کیا جاوے تو نماز روزہ وغیرہ واجبات ہین جو کہ فرض ہے اللہ نے
مستقل اس شے کا حکم فرمایا بالکل جاتا رہا صرف قرآن اور سنت کو مضبوط پکڑ لیا
سیوم یہ کہ خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین قرآن ناطق ہون اور
یہ قرآن صامت ہے اور مجھ سے بزرگ و برتر آیہ کوئی قرآن مین نہین ہے فقط
بیچ عترت واہلبیت کے اخذ سنت پیدا کرکے خود شاہ صاحب گمراہ ہوے
اور اپنے سالکون کو گمراہی مین ڈالا فقط اور اس حدیث کے تائید پر جابر سے
روایت ہے کہ کہا اوسنے کہ دیکھا مینے کہ پیغمبر خدا کو حجۃ الوداع مین بیچ روز عرفہ
کے پس سنا مینے اوس جناب کو کہتے ہوے

یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی یعنے اے لوگو ہمنے چھوڑا ہے تم لوگونمین وہ چیز کہ اگر پکڑوگے اوسکو تم لوگ تو ہرگز گمراہ نہوگے یعنے کلام اللہ اور عترت اہلبیت میرے کو اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی ولن یتفرقا ابدا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما فقط یعنے اے لوگو ہمنے چھوڑا ہے تم لوگونمین دو چیز بزرگ کہ اگر پکڑوگے تم لوگ مضبوط اوس چیز کو تو ہرگز گمراہ نہوگے ایک قرآن کہ ایک رسی ہے کھنچی ہوی آسمان سے زمین تک اور عترت اہلبیت میرے اور یہ دونو چیزین باخود باکبہی جدا نہونگے یہان تک کہ پوہنچین گے اوپر ہمارے حوض کوثر کے پس خیال رکھو کہ کس طرح سے معاملہ کروگے تم لوگ میرے ساتھ ان دونوں امر پر فقط واضح رہے کہ لغت مین معنی عترت کے خویشان ونزدیکان کے ہین اور اہلبیت سے مراد حضرت علی وفاطمہ وحسن وحسین تا امام مہدی علیہم السلام ہین یعنے عترت واہلبیت ایک چیز ہین لیکن اسمین بہی شاہ صاحب نے دلیری کرکے باوصف اقرار کرنے معنے اولاد وذریت رسول خدا کے لکہتے ہین کہ اسمقام پر معنے عترت واہلبیت کے اخذ سنت سے ہے فقط مصرع عجب حال زمانے کا ہے خدا کی پناہ افسوس کہ ان سنیان معاویہ شاہی کو مطلقا غیرت نہین آتی ہے کسی مقام معنی اہلبیت کے سنت اور کسی جگہہ پر ازواج کے قرار دیتے ہین چنانچہ شرح مشکوۃ مین جس جس مقامین آیات ربانی اور احادیث نبوی دربارۂ فضایل حضرت علے علیہ السلام وائمہ ہدا علیہ السلام کے مندرج ہین سب مین ایک شق بزعم باطل اپنے بیراہ بغض وعناد کے شاہ صاحب نکالتے گئے ہین اور دیگر چیزکے

نسبت حدیث وغیرہ مندرج ہین اوسکی شرح مین بکشادہ پیشانی بدلیل و برہان
لکھا ہے ان حرکات سے ثابت ہوگیا کہ شاہ صاحب دشمن جانی اہلبیت اطہار علیہم السلام
کے ہین پس ایسے شخص کا کیا اعتبار ہے جو بے دین و کافر ہوجائے پس ایسے سے
بحث کرنے فضول ہے اور دشمن اہلبیت کی شان مین جو احادیث آئی ہین آیندہ
بیان ہونگے فقط قَالَ النبی صلعم مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰہُ قَبْرَہٗ مَزَارَ
مَلَائِکَۃِ الرَّحْمَۃِ وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَہٗ بَابَیْنِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَنْ مَاتَ
عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَکْتُوْبًا بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَمَنْ مَاتَ
عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ فقط یعنے آگاہ ہو کہ جو شخص مرا اوپر دوستے
اہلبیت میرے کے قبر اوسکی زیارت گاہ فرشتونکی ہوگی اور جو کوئی مرا دوستی میرے
اہلبیت پر کشادہ ہوگا دروازہ بہشت کا اوپر اوسکے اور جو کوئی میرے گا
دشمنی مین میرے اہلبیت کی وہ کہا جائے گا بروز قیامت کہ رحمت خدا سے
ناامید ہے اور جو کوئی مرے گا دشمنی مین میرے اہلبیت کی اوسکو خوشبو بہشت
کی نصیب نہوگی فقط قَالَ النبی صلعم مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ وَمَنْ سَبَّنِیْ
فَقَدْ سَبَّ اللّٰہَ فقط یعنے جس شخص نے بد کہا علی کو پس تحقیق کہ اوسنے بد کہا مجکو پس تحقیق
کہ اوسنے بد کہا خدا کو فقط چنانچہ نسبت سب جناب امیر علیہ السلام کے ایک
روایت واقدی سے شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کی ہے اسمقام پر لکھنا اوسکا
جہت آگاہی خاص و عام کے ضرور ہے ناسخ یہہ لکھتا ہے تاریخ مین واقدی
کہ تہا عہد مامون مین ایک خارجی ٭ خوارج مین وہ خارجی تہا شدید ٭ عدو سے
جناب علی تہا شدید ٭ ہمیشہ وہ کرتا تہا سب علی ٭ نہ تہا کچھ اوسے خوف رب علے
جو سنتا تہا کرار کا نام وہ ٭ تو دیتا تہا بے خوف دشنام وہ ٭ غرض وہ جفا کار حاضر ہوا

خروج اوسکا ماموں پہ ظاہر ہوا ٭ کہا اوس سے ماموں نے کیا سبب ہو تو ٭ سنا ہے ہمارا مخالف ہے تو ٭
وہ بولا کہ میرا عدو ہے علی ٭ نہ چھوڑونگا اوسکی عداوت کبھی ٭ وہ میرے بزرگوں کا قاتل ہوا
انہی غم سے ٹکڑے میرا دل ہوا ٭ بنا آپ سارے جہاں کا امام ٭ کہا خارجی سب بزرگوں کا نام
کیا قتل ونکو جو تھے اہل دین ٭ جو اوس سے ملے وہ نہیں اہل دین ٭ عیاں سب پہ ہے قصہ نہروان ٭
کہ کیسے کئے ظلم اوسنے وہاں ٭ کرو نمیں علی پہ اگر ترک لعن ٭ کریگی میری قوم سب مجھپہ طعن ٭
کہینگے شقی زر کا طامع ہوا ٭ جو ماموں کا اب جا کے تابع ہوا ٭ کیا مہربان ترک دین رسول ٭
علی کا محب ہو گیا بو الفضول ٭ کہا اوس سے ماموں نے سمجھیا ٭ علی ہی وصی رسول خدا ٭
محب علی کا ہے محب نبی ٭ عدو ہی نبی کا ہے عدو علی ٭ علی کا جو دشمن ہے بیدین وہ ہے ٭
سزاوار توبیخ و نفرین وہ ہے ٭ جدائی نبی و علی میں نہیں ٭ برائی نبی و علی میں نہیں ٭
وہ دونو ہیں ایک اور وہ دونون ہیں نیک ٭ تجھے خبط کچھ ہو گیا ہے ولیک ٭ علی کے عدو ونکو سمجھا وہیں
شقی کوئی تجھ سے برا ہے نہیں ٭ علی کی محبت تو ایمان ہے ٭ جو مومن ہے سو جی سے قربان ہے ٭
غرض پند ماموں نے ہر چند کی ٭ ہوئی پر نہ تاثیر کچھ پند کی ٭ جو دیکھا نہیں ہوتی ہے سود مند ٭
کیا اوس ستمگر کو زندان میں بند ٭ غرض دل میں ماموں بہت تنگ تھا ٭ محل میں گیا مائل خواب عیش
گئے خواب راحت میں جب نصف شب ٭ تو ماموں نے اک خواب دیکھا عجب ٭ جناب رسول و جناب علی ٭
حسین و حسن اور اصحاب بھی ٭ ہوئے گھر میں ماموں کے رونق فزا ٭ وہ گھر نور حق سے منور ہوا ٭
یہ ماموں سے خیر البشر نے کہا ٭ مرے سامنے اوس خارجی کو تو لا ٭ ستمگر کو ماموں نے حاضر کیا ٭
جو حق تھا پیمبر نے ظاہر کیا ٭ نہ مانا پیمبر کا فرمان ہے ٭ گئی جان بھی اور ایمان بھی ٭
نبی نے کہا قہر سے دور سگ ٭ ہوا سگ وہیں ہو کے ملعون الگ ٭ عدوی علی مسخ جب ہو گیا
جو حق تھا عیاں وہ سبب ہو گیا ٭ بہت سا وہ سگ دم ہلایا کیا ٭ پیمبر کے قدموں پہ بر سر آیا کیا ٭
پیمبر نے ماموں کو فرمان دیا ٭ پھر اوس سگ کو محبوس زندان کیا ٭ گری جسپہ تہ برق قہر خدا ٭

ہوا خاک جلکر سگ بیحیا ٭ کھلی آنکھ یا مومنو کیا جب خواب ہے ٭ کیا سب بیان اونہنے احباب سے ٭
کہا اتنے مین وہ خواب ظاہر ہوا ٭ نگہبان زندانکا حاضر ہوا ٭ کہا اونسے جسدم گئی نصف شب ٭
کری آج زندان مین برق غضب ٭ جو قیدی تہے وہ سب سلامت ہے ٭ سرونپر ہم آغوش غفلت رہے
پڑا ہے مگر ایک سوختہ ٭ سو آیا ہون مین حیرت اندوختہ ٭ کہ جو خارجی کل ہوا تھا اسیر ٭
نہین آج اوسکا نشان اے امیر ٭ نہ جانے وہ کسطرح باہر گیا ٭ سگ اوسکے جگہہ کیونکر اندر گیا
رہا رات بھر در پہ ہشیار مین ٭ ہوا مفت تیر گنہگار مین ٭ کہا اوس سے مامون نے ڈرتا ہے کیون ٭
تو ہی بے گنہہ عذر کرتا ہے کیون ٭ اوٹھا لا سگ سوختہ کو یہان ٭ کہ ہو سر پوشیدہ سب پر عیان ٭
غرض اوسنے اوس سگ کو حاضر کیا ٭ یہہ سر سب پہ مامون نے ظاہر کیا ٭

اب اس مقام پر عدوے جناب امیر علیہ السّلام کی سزا دنیا مین خیال کرنی چاہیے
عاقبت تو درکنار ہے لیکن باوجود ایسے ایسے معجزات و روایات بیّن کے اب بھی
بیشمار اعداے دین و دشمن اہلبیت علیہم السّلام دنیا مین موجود ہین مگر باعث
رعب فداے و جان نثاران ائمہ معصومین علیہم السّلام و امداد اہلبیت علیہم
السّلام کے مثل اخگر راکھہ مین دبے ہوئے ہین فقط اور شاہ عبدالحق شارح
مشکوٰۃ نے توجیہہ اس حدیث کی اسطرح پر کی ہے کہ گالی دینے سے حضرت
علی علیہ السّلام کے گویا گالی دینا خود پیغمبر خدا کو لازم آتا ہے اس توجیہہ سے یہ بات
مستنبط ہوتی ہے کہ گالی دینا علی کا خود کوئی امر مشکل نہین ہے مگر چونکہ وہ گالی
منجر بدشنام دہی رسول خدا کے ہوتی ہے اسلئے ممانعت ہوئی فقط اس سے
صاف ثابت ہے کہ شاہ جی دل سے دشمن جناب امیر علیہ السّلام کے ہین ایسی گفتگو سے
پایا جاتا ہے کہ وہ گالی نہ دو کہ چور رسول خدا کے عزیزون و بزرگان پر عاید ہو
مثل معاویہ ملعون کے کہنا برا امر سنگین نہین ہے اور یہ شاہ جی کو معلوم نہ تہا

کہ فرمایا

کہ فرمایا رسول خدا نے لحمک لحمی ودمک دمی وانت منی وانا منک فقط یعنے اے علی گوشت تیرا
میرا گوشت ہے اور خون تیرا میرا خون ہے اور تو مجھسے ہے اور مین تجھسے ہون فقط اس حدیث سے
صاف عیان ہے کہ کسی قسم کی بدگوئی نسبت جناب امیر علیہ السلام کے کرنا جائز نہین ہے
کہ وہ سب عین جناب رسالتمآب پر عاید ہوتی ہے مگر شاہ جی کا یہی مطلب ہے کہ اس بیچ
وہ بھی اپنے پیران بے پیران وسعد و سعید و یزید کو شاہی کا خلیفہ پنجم و ششم برحق ہونا ہے
بچایا چاہتے ہین شاہ جی تو بڑے مکرباز ان دیدہ ہے گیا نقل ہو کر گئے کہ جسطور سے
خرماوی کی ضامنی ہو چکی ہے پیغمبر کی ہے اوسیطرح سے آپ بھی اپنے پیرونکی ضامنی کرکے
بچایا چاہتے ہین فقط قال النبی صلعم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد
احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد غضب اللہ فجزاؤہ
جہنم ومن اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ فقط یعنے جسنے دوستی
علی سے پس اوسنے دوستی کی مجھسے اور جسنے دوستی کی مجھسے اوسنے دوستی کی خدا سے
اور جسنے دشمنی کی علی سے وہ دشمن میرا ہے اور جو دشمن میرا ہے وہ دشمن خدا کا ہے
پس اوسکے واسطے جہنم ہے اور جسنے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا مجھکو دی اور جسنے مجھکو
ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا دی از صواعق محرقہ فقط قال النبی صلعم انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی فقط یعنے یا علی تو مجھسے ہی بمنزلہ ہارون کے
جیسا کہ ہارون ساتھ موسی کے تھے لیکن کوئی نبی نہین ہے بعد میرے فقط قاضی میر حسین
نے شرح دیوان مین لکھا ہے کہ جب سنہ آٹھ یعنے سنہ ہجری داخل ہوا یہ خبر رسول خدا کو
پہونچی کہ لشکر روم کا ملک شام مین بارادہ مدینہ کے آتا ہے اور مقدمہ لشکر بلقا مین
پہونچا ہے اور ہرقل حمص مین پیغمبر صلعم معہ تیس ہزار مرد مان کے متوجہ تبوک ہوئے
اور جناب امیر علیہ السلام کو بجائی اپنے اہل مدینہ پر خلیفہ اور بعد روانگی لشکر کے

حدیث محبت علی علیہ السلام

حدیث دربارہ فضائل علی علیہ السلام مثال موسی و ہارون

منافقان امت نے مدینہ میں مشہور کیا کہ جناب رسولخدا حضرت علی علیہ السلام سے کبیدہ خاطر
تھے بسبب رنجش کے مدینہ میں چھوڑا ہے جناب امیر نے یہ بات سنکر عقب جناب رسولخدا
روانہ ہوئے موضع جرف میں جناب رسولخدا سے ملاقات کی اور عرض کی یا نبی اللہ
زَعَمَ الْمُنَافِقُونَ اَنَّكَ خَلَّفْتَنِي اسْتِثْقَالاً يَا رَسُولَ اللّٰهِ فقط یعنی اے رسولخدا گمان
منافقوں کا یہ ہے کہ آپ نے مجھکو مدینہ میں بسبب ملال و رکدورت خاطر کے چھوڑا تھا
جناب رسولخدا نے فرمایا كَذَبُوا وَلٰكِنْ اَخْلَفْتُكَ لِمَا تَرَكْتُ وَرَائِي فَارْجِعْ فَاخْلُفْنِي
فِي اَهْلِي وَاَهْلِكَ اَلَا تَرْضٰى يَا عَلِيُّ اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى
اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فقط یعنے جھوٹھ کہتے ہیں اور بہتان کرتے ہیں ولیکن خلیفہ کیا
میں نے تمکو اور چھوڑا تمکو اسواسطے کہ تم خلیفہ اور جانشین میرے ہو میری اہل میں
اور اپنی اہل میں آیا راضی نہیں ہے تو یا علی اسبات پر کہ ہووے تو میرے ساتھ جیسا کہ
ہارون تہا ساتھ موسی کے مگر یہ کہ بعد میرے کوئی نبی نہیں ہے فقط اور یہ حدیث
صحیح دلالت کرتی ہے امامت و خلافت پر اوس جناب کے
اور یہ حدیث ناظر ہے اس آیہ پر جو پارہ ۱۶ سورہ طہ رکوع ۲ میں واقع ہے
قوله تعالى وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ اَهْلِي هَارُونَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِي ترجمہ
یعنے اور کر واسطے میرے مددگار اہل میرے سے ہارون کو کہ بہائی میرا ہے
کہ محکم کر و نہیں ساتھہ اوسکے پشت اپنی کو فقط پس معلوم ہوا کہ مطابق ایمائے
اس آیہ کے جناب موسی نے خلیفہ و جانشین اپنے برادر کو کیا ہے فقط ۔ و
قال النبی صلعم وَصِيِّي وَوَارِثِي مَنْ يَقْضِي دَيْنِي وَيُنْجِزُ وَعْدِي عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ فقط
یعنے وصی میرا اور وارث میرا وہ شخص ہے کہ ادا کرے میرے دین کو میرے ذمے سے
اور قایم کرے میری سنت پر علی ابن ابیطالب ہے فقط احمد بن حنبل نے

حدیث در بارہ وصی ہونے علی علیہ السلام

اپنی سند مین سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ سلمان کہتے ہین کہ مینے پوچھا جناب رسولخدا سے من وصیک بعدک یعنے کون ہے وصی آپکا بعد آپکے اونجنابنے حدیث بالا فرمائی اور یہ بات مشہور ہے کہ اداے دین جناب رسولخدا کا حضرت علی علیہ السلام سے بارہا فرمایا ہے چنانچہ مروی ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام بعد رحلت جناب رسولخدا کے مدینہ منورہ مین اسبات کو اعلان فرمایا کہ جناب رسولخدا کے ذمہ جس شخص کا قرضہ ہو یا حضرتنے کسی سے وعدہ کیا ہو پس وہ شخص بلا تامل حاضر ہوکر مجھسے لے لیوے چنانچہ حضرت مسجد مین نماز پڑہتے تھے بعد فراغ نماز جو شخص مشخواہ وغیرہ سے آتا تھا حضرت زیر مصلے سے اوسی مقدار موافق درہم و دینار ادا فرماتی تھے بلکہ اس روایت کو شیخ امام بخش ناسخ نے منظوم کیا ہے ناسخ علے ابن حمزہ سے ہے یہ خبر * یہہ کہتا ہے وہ مرد نیکو سیر * کہ یون سید الساجدین نے کہا * یہ کہتی تھے مجھسے شہ کربلا * امیر عرب نے نداعام کی * کہ مقروض ہو جس کسیکا نبی * ویا وعدہ انعام واعطا کا ہو * میرے سامنے اوسکو حاضر کرو * غرض جس کسینے جو نیا بر کیا * مصلے سے حیدر نے حاضر کیا * مصلے نہ تہا گنج معبود تہا * جو درکار تہا اومین موجود تہا * دلا ختم کر یہہ حدیث اب یہین * کہ سنکر نہو تا کوئی خشمگین * فقط دوسری روایت صحیحہ یہہ ہے کہ کسی شخص سے جناب رسالتمآبنے وعدہ اشتی اونٹ سرخ پشم وسیاہ چشم کا فرمایا تہا چنانچہ بعد انتقال جنابکے وہ شخص حسب وعدہ مدینہ مین آیا سنا کہ حضرتنے وفات پائی اوسنے سلمان فارسی سے ذکر اپنے وعدہ کا بیان کیا سلمان نے کہا کہ جاکر خلیفہ وقت سے بیان کر چنانچہ وہ مسجد مین جاکر بالکل حال ابوبکر سے بیان کیا اور کہا کہ اگر تو جانشین پیغمبر ہے تو ہمارے وعدہ کو پورا کر دے خلیفہ نے اپنے شیران کو بلاکر کہا کہ اشتی اونٹ سرخ پشم وسیاہ چشم ایک طرح کے

کہا انسے ہم ہونگے جو وے جانینگے آخر یہ صلاح ٹہری کہ سایل سے گواہ رویت طلب کرکے
بعد اسکے دیکھا جائیگا خلیفہ وقت نے اوس شخص سے کہا کہ اول تو گواہ عادل اپنے لا
کہ جسکے مقابلہ مین حضرت نے تجہسے وعدہ فرمایا تہا اوسنے کہا اوسوقت مین بجز میرے اور
حضرت کے اوس مقام پر کوئی نہ تہا پس یہ بات سنکر خلیفہ صاحب کی بن آئی اوسکو دروغ گو
کہکر نکلوا دیا بعد پہر سلمان فارسی سے ملاقات ہوئی سلمان نے کہا کہ ای نادان خلیفہ
وجانشین برحق جناب محمد صادق جناب علی مرتضی علیہ السلام ہین تو وہان جا وہ سایل
حضرت کے پاس پونہچا حضرت نے اوس شخص کو دیکہتے ہی بالکل حال وعدہ وعطا کا رسول خدا
کے اوس سے بیان فرمایا اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ اے سبط رسول اللہ
اوٹہو اور جاکر فلان کوہ پر وعدہ رسول خدا کا وفا کرو چنانچہ بموجب ایماے جناب امیر
علیہ السلام کے سبط رسول ذوالمنن یعنے جناب امام حسن علیہ السلام معہ سلمان
فارسی اور سایل کے اوس کوہ پر تشریف لیجا کر ایک سوراخ سنگ سے اسّی ناقہ
سرخ مو سیاہ چشم ایک طرح کے نکال کر سایل کو عطا فرمایا اور ایک روایت مین
بجاے نام امام حسن علیہ السلام کے نام امام حسین علیہ السلام کا مندرج ہی اور روایت
ثانی اسی ناقہ کے بارہ مین الصمصام عیسے کی تقریر بہت طول ہے لیکن نتیجہ اوسکا
یہی تحریر اول حصول ہے فقط اسمقام پر انصاف شرط ہے کہ واسطے لینے
خلافت کے خلیفہ اول وارث نبی اور قرض پیغمبر کا دینے کیواسطے دم دبا بیٹہے
کاش اگر اسّی ناقہ سرخ مو انکو میسر نہ تہے تو قیمت اوسکی بیت المال سے دی دیتے
کیونکہ مسند نشین ومالک کہلاتے تہے فقط قال النبی صلعم ستفترق امتی
علی ثلث وسبعین فرقۃ احد ہم الناجی وباقیہا فی النار فقط یعنے فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ جلد ہوگا کہ امت میرے تہتر فرقہ ہوگے ایک ونمین سے

ناجی و باقی ناری ہونگے پس جناب امیر علیہ السلام نے پوچھا کہ ما الفرقۃ الناجیۃ یعنے
وہ کونسا فرقہ ناجی ہوگا جناب رسولخدا نے فرمایا کہ المتمسک بما انت علیہ و صحابک یعنے
جسنے تمسک کیا تجھکو و تیرے صحاب کو وہ فرقہ ہے فقط اس حدیث سے ثابت ہے کہ مذہب
حقہ امامیہ اثنا عشریہ جو دوازدہ امام کے قایل ہین وہ فرقہ ناجی ہے باقی بہتر فرقے
ناری ہین فقط قال النبی صلعم من ابغضنا اہل البیت بعثہ اللہ یہودیا و ان لا ینفعہ
ایمانہ و ان ادرک دجال امن بہ و ان مات بعثہ اللہ من قبرہ حتی یومن بہ یعنے
فرمایا رسولخدا صلعم نے جسنے کہ دشمنی کی میرے اہلبیت سے اوٹھاویگا حق تعالے اوسکو بروز قیامت
ہمرہ یہودان اور نفع نہ بخشیگا ایمان اوسکو اور وقت ظہور دجال تابعان دجال سے
ہوگا اور اگر قبل زمانہ دجال مرا ہوگا تو حق تعالی اوسکو زندہ کرے گا اور پیروان دجال سے
ہوگا اور بروز حشر ساتھہ کفار کے محشور ہوگا فقط اب اسجگہہ پر شاہ عبد الحق معنے اہلبیت
مین کیا کہتے ہین سنت تو الفقط ہو گئی صرف شاہ صاحب کے دلمین دشمنی باقی رہے سو نتیجہ
اوسکا یہی حدیث اونکے حق میں ہے قال النبی صلعم حرمتہ الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی
و اذانی یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ حرام ہے جنت اوس شخص پر کہ جسنے کہ ظلم کیا اور ایذا
دیا او پر اہلبیت میرے کے فقط اسمقام پر علی لعنۃ اللہ علی الظالمین صادق اتا ہے فقط
قال النبی صلعم ان علیا منی و انا منہ و ہو ولی کل مومن بعدی یعنے ترمذی نے
عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بتحقیق کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے
ہون اور وہ ولی ہے کل مسلمانونکا بعد میرے فقط اس حدیث سے امامت و خلافت
جناب امیر کے ثابت ہے مگر شاہ عبد الحق نے لفظ بعدی کو نکال ڈالا ہے اور معنے ولی کے
محبت قرار دیا ہے باقی کو قبول کیا ہے ساتھہ اس کنایہ کے کہ کمال اتحاد و اتصال
و خلاص و یگانگی پائی جاتی ہے چونکہ جواب اسکا پہلے ہو چکا ہے اور بمقابلہ صاحبان

۱۲ حدیث در بارہ مذمت بغض اہلبیت علیہم السلام

۱۳ حدیث در بارہ ظلم کرنے علی السلام پر

۱۴ حدیث در بارہ کہ مین علی سے ہون اور علی مجھسے اور وہی ولی کل بعد میرے

انصاف کے قول شاہ صاحب محض پوچ و لچر ہے ہر چند کہ لفظ بعدی کو مطابق عادت
اپنے پیران بے پیرانکے نکال ڈالا ہے تب بھی معنے ولی کے اس مقام پر حاکم و خداوند کے
درست پائی جاتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ شاہ جی کندۂ ناتراشیدہ ہے کیونکہ عالم و فاضل سے
بعید ہے کہ جہان پر معنے نہ چپان ہون وہان عبارت کو نکال ڈالے پس تحریف اسیکا نام
ہے چونکہ پیشوایان انکے ہمیشہ سے کرتے آئے ہر کلام خدا مین تحریف کیا یہ تو حدیث ہے
سچ ہی کہا ہے زر عجب چیز ہے شعر اے زر تو خدائے ولیکن بخدا ستار عیوب و قاضی
الحاجاتے ہو اسی کے واسطے انسان دین ہوتا ہے اور اسی سے خدا ملتا ہے اور اسی سے
جوتیان کہاتا ہے اسی سے دوزخ مین جاتا ہے اسوقت مریدان شاہ صاحب کو
روپے مل رہے ہین اس لالچ کے مقابلہ مین تو جائے ایمان رہے سب کچھ کے پیری ہے
پہر کیونکر نہ آیات و احادیث مین تحریف ہو اور حدیثین وضعی بنائی جاوین مثل آغا جان کے
کہ وہ بمبئی مین رہتا تہا بڑے بڑے خواجہ اوسکے مرید ہین اسیطرح سے اپنے مریدون کو
فریب مین لایا تہا کہ معاذ اللہ مریدان اوسکے اوسکو خدا اپنا جانتے ہین نقل ہے
ایکروز کسی مرید نے خان جی سے کہا کہ مین حج کو جاتا ہون اوسنے کہا کسقدر روپیہ ہمراہ
لئے جاتے ہو مرید نے تعداد زر کی بتائی تب اوسنے کہا کہ عبث جاتے ہو اگر جہاز ڈوبا
تو حرام موت مرے بہتر یہ ہے کہ وہی روپیہ داخل کر دو اور ہمارے مکان کا طواف
کر و اور اندر نماز پڑہ لو وہی ثواب حج کا ہے یہ بات سنکر مرید نے روپیہ داخل کر دیا
اور خان مذکور نے کسی سے کہہ دیا کہ انکو طواف کرا دو اور نماز پڑہوا دو فقط وہی حال
ان بدعت شعار ونکا ہے قال النبی صلعم عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ
اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ یعنے ترمذی نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ علی مجہسے ہے اور مین علی سے ہون اور نہین کوئی ادا کرے گا میری طرف سے

حق میں اگر میں ہوں یا علی فقط اور ناصر الدین بیضاوی و زمخشری نے لکھا ہے جیسا کہ نیز
جناب رسول خدا نے ابو بکر کو چالیس آیات سورہ برات کے ہمراہ چند شخص ایام حج میں اسواسطے
سنانے کفار مکہ کے روانہ کیا اور اسکے تیسرے روز جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہو کر رسول مقبول
سے کہا کہ حق تعالے نے بعد تحفہ درود و سلام کے فرمایا ہے کہ اے محمد ان آیات کو
تو یا جو شخص مثل تیرے ہو بھیجا وے پس رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام کو طلب فرما کر حدیث
بالا پڑھی اور ناقہ عضبا پر سوار کیا اور فرمایا کہ یا علی تم جاؤ اور ان آیات کو کفار مکہ کو
سناؤ اور ابو بکر کو معزول کیا صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ یہ آیات ابو بکر
لیجاتا تو کیا ہرج تھا حضرت نے فرمایا کہ ایسا ہی جناب باری کا حکم ہے کہ کوئی شخص سوائے
میرے یا میرے اہلبیت کے لائق سنانے ان آیات کے نہیں ہے مگر یہ کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے
ہوں اور ہماری جانب سے ادا کریگا حق کو پس جناب امیر علیہ السلام قافلہ میں داخل ہوئے
ابو بکر نے پوچھا کہ یا علی انت امیر او مامور حضرت نے فرمایا کہ بل انا مامور وانت معزول
یہ سنکر ابو بکر سرنگوں ہوئے اور باعث شرمندگی کے خدمت میں جناب رسول خدا کے
نہ آئے اور اسیطرف سے مکہ کو چلے گئے فقط پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث میں جو شاہ
عبد الحق نے اعادت معہودہ اپنے معنی بنائی ہیں کہ عادت عرب کی تھی کہ جب اون لوگ کوئی
کچھ گفتگو نقض اور ابرام اور صلح اور عہد وغیرہ کے ہوتے تو ان سب امور ان کو
وہی شخص ادا کرتا کہ جو سردار قوم اور بہتر ان لوگوں کا ہوتا یا کہ جو شخص اوس سردار کے
قرابت قریب میں ہو اسواسطے حضرت رسول نے حضرت علی علیہ السلام کو اس کام پر
متعین کیا یعنے کہ یہ تعین کرنا علی کا معنے اوپر عادت عرب کے تھا فقط ختم ہوا قول
شاہ صاحب کا اب جواب اس قول کا یہ ہے اولاً شاہ صاحب خود تسلیم کرتے ہیں نیز
کہ حضرت علی علیہ السلام قرابت مند وعزیز تر جناب رسول کے ہیں پس اس سے

ثابت ہے کہ ابو بکر شخص غیر ہے بمقابلہ علی علیہ السلام کے ابو بکر کو کچھ واسطہ باقی نہ رہا تو پھر
فضیلت ابو بکر کے جناب امیر علیہ السلام سے کیونکر زیادہ ہوگے فقط ثانیاً اہل عرب کے یہ ہے
عادات ہے کہ ایسے مقام پر رئیس کے غیر شخص کو گواہ کسی نہج سے مصاحب اوس رئیس کا ہووے
پہلے تو نہیں پہونچتا ہے کاش اگر کسی وجہ سے بہیجا بہی تو بعد اوسکے ایک شخص اپنے عزیز
خاص سے کہ جو ہر امر میں سنجیدہ و عقیل و شجاع و بہادر ہو بطور کمروره کے قرار دیکر بہیجتا ہے
یا اوس شخص کو کہ جسپر اطمینان کلی ہوجائے اور شخص غیر کو اوس کام سے معزول کرکے دوسری
جگہہ پر تعین کرتا ہے اور وہی عزیز خاص صاحب افسر ہو کر کل امور متعلقہ اپنے کو انجام دیتا ہے
چنانچہ یہ رسم و عادت عرب عجم وغیرہ میں ابتک جاری ہے کہ جب کسی ملک پر فوج کشی ہوتی ہے
تو بادشاہ فی دستہ یا فی پلٹن ایک ایک شخص اپنے عزیز مثل برادر یا پسر خواہ برادرزادہ
وغیرہ کو جو عزیز ترین اور اوسپر اعتماد کلی حاصل ہے سردار مقرر کرکے بہیجتا ہے اور غیر
شخص کو سرداری فوج ہرگز ہرگز نہیں دیتا ہے کیونکہ اپنے عزیز سے اطمینان ہر طرحکا
رہتا ہے بلکہ انگریزونکا یہ دستور ہے کہ توپخانہ میں ہندوستانی گولہ انداز نوکر رکہتے ہیں
لیکن وقت لڑائی کے ہندوستانی گولہ اندازان کو کام ... پر کرتے ہیں اور خود فقیران
فوج جو کہ ہم قوم ہیں سب اپنے ہاتہہ سے گولہ اندازی کرتے ہیں کوئی دیدبان پر اور کوئی
توپکے بہرنے پر اور کوئی بلٹی دینے پر مستعد ہوجاتے ہیں ہندوستانی کو چہونے
نہیں دیتے ہیں کیونکہ اطمینان ہندوستانی سے حاصل نہیں ہے مثل مشہور ہے
کہ جگر جگر و دگر دگر ہے پیشواہ صاحب کو اس رسم و عادت سے بخوبی اگاہی تہی
لیکن باعث ذلت ابو بکر کے بیان نہیں کیا برعکس اوسکے بیان کیا مگر بفضلہ تعالے
اوسی بیان سے جواب مکمل آیا چونکہ حق تہا پوشیدہ نہ رہ سکا ظاہر ہوگیا فقط ثالثاً
یہ عزل ابو بکر کا اور نصب حضرت امیر علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہوا ہے آمین

شاہ صاحب کی کچھ پیش نہیں جاتی ہے فقط اور اگر کوئی شخص معاند یہ کہے کہ ہرگاہ
باعلامی حق تعالی بعد عزل و نقب ہوا ہے بندیکو اختیار نہیں ہے حقتعالی نے پہلے کیوں نہیں حضرت علی
علیہ السلام کو خلیفہ قایم کردیا اوسکے نزدیک کچھ بات نہیں جواب اوسکا یہ ہے کہ اول یہ کلمہ
کفر کا ہے کیونکہ حق سبحانہ تعالی ہر امور پر قادر ہے فی رضا اوسکی اسکو خوب معلوم ہے دوسرے آیات
قرآن و احادیث نبوی سے صاف عیاں و آشکار ہے کہ درجہ اہلبیت علیہم السلام کا ہر ایک
اصحاب و انصار سے بلند تر و افضل ہے ماننے و نہ ماننے کا اختیار انسان کا ہے مثل مشہور ہے کہ
جیسا کریگا ویسا پاوے گا پس اگر صاحبان انصاف بنظر حق ملاحظہ کریں تو فضل ہونا جناب
اہلبیت علیہم السلام کا خلفائے ثلثہ پر بہر نوع ثابت ہے اور بحث دھرمیکا تو جواب نہیں ہے قال النبی صلعم
یا علی لا یحل لاحد یجنب فی ہذا المسجد غیری و غیرک یعنی ترمذی نے ابی سعید سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا نے حضرت علی علیہ السلام سے کہ یا علی نہیں جایز ہے کسیکو کہ بحالت جنب مسجد میں
جاوے یعنے راہ کرے سوائی میرے اور تیرے فقط علی ابن منذر کہتا ہے کہ میں نے ضرار ابن صرد سے
پوچھا کہ کیا معنے اس حدیث کے ہیں اوسنے کہا کہ نہیں جایز ہے کسیکو کہ وہ راہ بناوے مسجد میں
بحالت جنب کے سوائی رسولخدا و علی مرتضے کے فقط الحمد للہ اس حدیث میں شاہ صاحب
لکھتے ہیں کہ علی ابن منذر نے بہت صحیح کیا ہے ہرچند کہ مذہب شیعہ ہے لیکن ثقہ و صدوق
یعنی سچا ہے فقط اس حدیث سے فضیلت جناب امیر علیہ السلام کی ہر گونہ امت مرحومہ پر
پائی جاتی ہے اسلئے کہ بجز رسولخدا و علی مرتضے کے کسی شخص کو حکم نہیں ہے کہ اندر مسجد کے
بحالت جنب جاوے فقط قال النبی صلعم لا یحب علیا منافق و لا یبغضہ مومن یعنے
احمد حنبل و ترمذی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نہیں دوست
علی کو رکھیگا کوئی منافق اور نہیں عداوت رکھے گا کوئی علی سے مومن فقط اور
اس حدیث کی تائید پر خود جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں و الذی ہے

حدیث اسکے کہ جاوے جنب بجز علی کے

حدیث محبت علی

فَلَق الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَسَمَۃَ بعد النبی الاُمّی اِلَیَّ اَن لَا یُحِبُّنِی اِلَّا مُؤمِنٌ وَلَا یُبغِضُنِی اِلَّا مُنَافِقٌ
فقط راوی اسکا زر ابن حبیش ہے مسلم اپنی صحیح مین لکھتا ہے یعنی قسم ہے اوسکی جسنے دانیکو
چیرا ہی اور پیدا کیا ہے خلق کو تحقیق کہ عہد کیا رسولخدا نے ساتھ میرے اسبات کا کہ نہین دوست
رکھیگا مجھکو مگر مومن اور نہین بغض رکھیگا مجھسے مگر منافق فقط اسمقام پر شاہ صاحب
باوصف شتر کینہ اپنے سب بیحیائی سے کہتے ہین کہ محبت علیؑ کے علامت ایمان کی ہے
اور عداوت علیؑ کی نشان نفاق کی ہے اور ظاہر اوسی وجہ سے اہل تشیعہ بدلیل
محبت علیؑ کی اپنے کو بلقب مومن کے کہلاتے ہین فقط قال النبی صلعم اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِی
حَتّٰی تُرِیَنِی عَلِیًّا فقط یعنی ترمذی نے ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی ہے کہ پیغمبر خدا ایک
لشکر کو کہ امیر اوسکا جناب امیر علیہ السلام کو کرکے کسی معرکہ مین روانہ کیا ام عطیہ کہتی ہے
کہ مینے سنا کہ رسولخدا دونو ہاتھ اپنے اوٹھاکے دعا فرماتے تھے کہ بار خدایا نہ موت دے
مجھکو جبتک کہ نہ دیکھو مین علیؑ کو فقط اس حدیث سے کس درجہ خصوصیت جناب امیر سے جناب
رسولخدا کو پائی جاتی ہے فقط قال النبی صلعم سُدُّوا ہٰذِہِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ فقط
مسند حنبل مین زید بن ارقم سے روایت ہے کہ بہت سے اصحابیون نے مسجد رسول خدا مین
دروازے واسطے آمد و رفت کے لگائے تھے جب چاہتے تھے آتے جاتے تھے اور بہتیک
وہ دروازے کھلے رہے ایک روز جناب رسولخدا نے یہ حدیث فرماکر بجز دروازہ علی
علیہ السلام کے سبکے دروازے بند کرنیکا حکم فرمایا کہ مسجد سے آمد و رفت نکرین مگر
علیؑ فقط اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ صحابہ نے اسباب مین قیل و قال
کی اور دروازے بند کرنے مین عذر کیا اوسوقت جناب رسولخدا نے منبر پر جاکر خطبہ
بلیغ ادا فرمایا اور کہا کہ اَمَّا بَعدُ فَاِنِّی اُمِرْتُ بِسَدِّ ہٰذِہِ الْاَبْوَابِ غَیرَ بَابِ عَلِیٍّ
فَقَالَ فِیہِ قَائِلُکُم وَاللّٰہِ مَا سَدَدْتُ شَیئًا وَلَا فَتَحْتُہٗ وَلٰکِنِّی اُمِرْتُ بِشَیءٍ فَاتَّبَعْتُہٗ فقط

حدیث ۱۸ دعاء پیغمبر بہ سبب اشتیاق ملاقات علی

حدیث ۱۹ بند ہونے دروازوں کے سوائے دروازۂ علی

یعنی بھیجوں کر بیٹے حکم کیا واسطے بند کرنے دروازون مسجد کے خدا کیجانب سے سوائے
دروازہ علی کے پس باتین سنائین آپسمین تم لوگونے قسم ہے خدا کی مینے بند نہین کیا کسی چیز کو
اور نہ کھولا کسی چیز کو مگر یہ کہ مامور ہوا مین اور متابعت اوسکی کی مینے یعنی بحکم خدائے
تعالی تمام لوگونکے دروازے بند کئے اور دروازہ علے کھلا رکھا حمزہ نے عرض کی
یا رسول اللہ صلعم ہم فرزند عبد المطلب ہین اور نیز آل ابوطالب ہے ہمارا دروازہ آپ بند کرینگے
اور دروازہ علی کا کھلا رکھینگے حضرت نے فرمایا کہ ہان حکم خدا یہی ہے عباس نے عرض کی
کہ دروازہ میرا کھلا رہے حضرت نے قبول نکیا مگر جب عباس نے مبالغہ کیا اور بہت
التماس کیا کہ پرنالہ اوسکے گھر کے صحن کا مسجد مین گرتا تھا کھلا رہے اوسکو حضرت نے
قبول فرمایا اور بدست مبارک اوس پرنالہ کو نصب کیا اور فرمایا کہ جو شخص اسکو
کھودے اور میرے حکم کو [illegible] وہ خفا کرے وہ رحمت خدا سے دور رہیگا یہ بات
[illegible] حضرت عباس کے [illegible] اور [illegible] اس بات پر فخر کرتے تھے چنانچہ شیخ [illegible]
ناسخ نے اس حدیث کا ترجمہ یون کیا ہے ناسخ جو مسجد مین تھا بند وہ در ہوا
نہ مسدود ایک باب حیدر رہوا ۔ صحابہ کو جب یہ ہوا ناگوار ۔ مکدر ہوا نائب کردگار ۔
کیا جا کے منبر پر خطبہ شروع ۔ کیا اہل مسجد کے جانب رجوع ۔ کہا بعد حمد ثنائے خدا ۔
سنو دل سے ای بندہائے خدا ۔ خدا نے کہا کر ہر ایک در کو بند ۔ ولیکن نکر باب
حیدر کو بند ۔ اب اس مقام پر قدر و منزلت و مراتب جناب امیر کا خیال کرنا چاہئے
کہ کس قدر بلندی و رفعت پر ہے مگر شاہ عبد الحق شارح مشکوۃ کہ عدو ہے
خاندان رسول خدا ہے اوسنے شرح مین اپنی اس حدیث کے حال [illegible]
عباس کا خود [illegible]
[illegible] کوئی روزن طرف مسجد کے

نہین چھوڑا جاے سواے دیوار ابوبکر کے فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث وضعی ہے مختصر ہے کیونکہ سواے جناب امیر علیہ السلام و حضرت عباس کے ابوبکر کو نسے خصوصیت سی کہ دیگر صحابہ کے واسطے تو سوئی کے ناکے کے برابر بھی سوراخ نہ چھوڑا گیا اور ابوبکر کے گھر مین سوراخ کر دیا گیا بالغرض اگر ابوبکر خسر پیغمبر کے تھے تو عمر بھی خسر ہوتے تھے از ارسندی رشتہ مین دونون برابر تھے کیا وجہ کہ ایک کے سوراخ ہوا اور دوسرے کے سوراخ نہو علاوہ اسکے دیگران صحابہ و انصار بھی تھے اونکے لئے کیون نہ حکم روزن رکھنے کا ہوا بلا شبہ یہ شاہ صاحب کی رنگ امیزی ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی تو ہر ایک مفسرین و محدثین اپنے کتب مین لکھتے علاوہ اسکے مشکوۃ مین جسقدر آیات و احادیث وغیرہ بشان جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام لکھے ہین ہر ایک کے شرح مین شاہ صاحب نے عداوت قلبی ظاہر کر کے اپنے دل کے پھپولے پھوڑے ہین خود گمراہ ہوے اور اپنے چیلونکو بھی گمراہ کیا فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیًّا وَّ وَارِثًا وَاِنَّ عَلِیًّا وَصِیِّیْ وَ وَارِثِیْ فقط یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالے نے بہ تحقیق مقرر کیا ہے واسطے پیغمبر کے وصی و وارث اور بہ تحقیق کہ وصی و وارث میرا علی ہی فقط پس اس حدیث سے وصی و وارث ہونا علیہ السلام کا ثابت ہے تو بروقت یعنے باغ فدک و خلافت کے اس حدیث کو اصحاب و انصار نے دیدہ و دانستہ بھلا دیا کیسے وراثت بیان کیجے بقول میرانیس صاحب کے قطعہ

صاحب باغ حق زہرا و علی ہی تھے بعد نبی تیرا ہوگئے چمن کیا باغ فدک کیا پھل ملا اپنی جنت سے

[illegible] قَالَ النَّبِیُّ صلعم وِلَایَۃُ عَلِیٍّ وِلَایَۃُ اللّٰہِ وَحُبُّہٗ عِبَادَۃُ اللّٰہِ وَاتِّبَاعُہٗ [illegible] مِنَ اللّٰہِ وَاَوْلِیَاءُہٗ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ وَاَعْدَاءُہٗ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَحَرْبُہٗ حَرْبُ اللّٰہِ وَسِلْمُہٗ سِلْمُ اللّٰہِ فقط یعنے فرمایا رسول اللہ نے کہ دوستی علی کی دوستی خدا کی ہے [illegible] عبادت خدا کی ہے اور متابعت حکم علی کی ہر بندہ پر خدا سے فرض ہے [illegible] خدا کی دوست ہین اور دشمن علی کے دشمن خدا ہین اور جو جنگ

کرے علی سے اوسنے خدا سے جنگ کی اور صلح علیؑ کی صلح خدا کی ہے فقط از سوم حدیث ششم سے
کسقدر مراتب بلند حضرت امیر علیہ السلام کے پائی جاتے ہین پس کیونکر تحریر بالکل ہو
ہوسکتی ہے فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَثَلُ عَلِیٍّ فِی النَّاسِ کَمَثَلِ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد
یعنی فرمایا رسولخدا نے کہ مثال علی کی انسانون مین اسطرح سے ہے کہ جیسے سورہ قل ہو اللہ احد
جیسا کتاب اربعین و صحیح ترمذی مین مندرج ہے فقط از غزل مودت رکن ایمان ہے
علی یون دین کے ارکان مین ہے جسطرح جیسے سورہ اخلاص ہے قرآن مین ہے حب حیدر اسطرح
مخلوط ہے ایمان مین یہ رابطہ ہے جسطرح جیسے جسم مین اور جان مین ہے سنگ
ملتا کہان یہ رنگ ڈھنگ یہ حب حیدر سے ہوئے پیدا جواہر کانون مین ہے پیدا ونی
معجزہ قربان شان مرتضےٰ یہ عیان چالیس شخصون کے ہوئی اک آن مین یہ نام حق اللہ کے
ہین یون نہان نام علی کے یہ اسم اعظم جسطرح مستور ہے قرآن مین یہ جو سطح غیر حیدر سے
نہین مومن ہے وہ یہ فرق ہے پیش خدا اسلام اور ایمان مین یہ بندہ حق ہوکے
کہلائے نصیری کے خدا یہ یہ صفت خود تھے دیکھے نہین انسانون مین یہ عدل اسکو
کہتے ہین اسلام لائے جب عقیل یہ اوسگھڑی حیدر کی تلوار اپنی میان مین
یا علی مانند ناسخ ہے فدا اسم عظیم یہ ہو تمہین رکن رکین ایمان کے ارکان مین
قَالَ النَّبِیُّ صلعم وَقَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَنْ فَرَّ وَفَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
مَنْ فَرَّ یَا عَلِیُّ اَکْفِنِیْ اَمْرَ ہٰؤُلَاءِ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا ہٰذِہِ الْمُوَاسَاۃُ فَقَالَ ہُوَ
مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنَا مِنْکُمَا فقط یعنے فرمایا رسولخدا نے تحقیق
کہ بھاگا وہ شخص کہ بھاگا متابعت خدا سے اور رہا وہ شخص کہ رہا دین اسلام مین
یا علی تو کفایت کرتا ہے میرے امر کے اور مکرر یہ بات کہی کہ کافی ہے علی مجکو
واسطے رفع شر اعدا کے پس کہا جبرئیل نے اون جناب سے یہ مواسات کیا ہے

پس فرمایا حضرت نے کہ مین علی سے ہون اور علی مجھسے ہے پہر کہا جبرئیل نے کہ مین تم دونون سے
ہون فقط تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تاریخ ابن سیرین سے منقول ہے کہ بروز جنگ احد
جسوقت لشکر اسلام مقابل صف مخالف ہوا اول کفار سے طلحہ تھا کہ علم لشکر کا لئے ہوئے
نکلا جناب امیر علیہ السلام نے مقابلہ اوسکا کیا بعد رد و بدل کے جناب امیر نے ایک ضرب
پیشانی طلحہ پر ماری کہ نصف سر معہ ایک چشم اوسکے نصف رہ جدا ہوگیا بعدہ برادر
اوسکا مصعب نے نشان اوٹھالیا عاصم ابن ثابت نے اوسکو تیر سے مارا بعدہ عثمان
برادر سیوم اوسکا نشانکو اوٹہالیا عاصم نے اوسکو بہی واصل جہنم کیا غلام اوسکا
صواب نام تہا وہ بڑا شجاع مشہور تھا اوسنے اوس نشانکو اوٹھالیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے
بیک ضرب راست اوسکا قطع کیا اوسنے دست چپ مین نشان لیکر لڑنے لگا حضرت نے
دست چپ بہی اوسکا قطع کیا مشرکان یہ حال دیکھکر بھاگے اہل اسلام غنیمت
لینے مین مشغول ہوئے باوصف کہ جناب رسولخدا نے قبل لڑائی کے فرمایا تہا کہ ہماری
فتح ہو یا شکست ہو کوئی شخص واسطے لوٹنے کے اسجگہ سے حرکت نکرے ہر چند کہ عبد اللہ جبیر
کہ سردار اوس گروہ کا تہا منع کرتا تہا مگر سیوائے سات شخص کے باقی سب لوٹ مین
شامل ہوگئے ناگاہ خالد بن ولید و عکرمہ بن ابی جہل ساتھ ایک جماعت کے پشت
کوہ احد پر پنہان تہے ہر گاہ درہ کوہ کو نگہبان سے خالی پایا دفعتاً اہل اسلام پر یورش کی
اور جو بھاگے ہوئے تہے پہر لوٹ پڑے چنانچہ عبداللہ معہ گروہ اوسکے کو قتل کیا
بقیہ لشکر اسلام کے قدم اوکھڑ گئے اور بھاگے اور حضرت امیر حمزہ بہی اوسی لڑائی مین
شہید ہوئے اور بارش سنگ سے دو دندان مبارک جناب رسول خدا کے شکستہ ہو
اور سیوائے جناب امیر علیہ السلام کے کوئی شخص رکاب سعادت جناب سے ساتھ نہ
رہا اور جب جماعت کفار متوجہ حضرت ہوتی تہی حضرت فرماتے تہے کہ یا علی

انکے شر سے مجھے محفوظ رکھ جناب امیر علیہ السلام فوراً اون اشقیا کو متفرق اور بعضونکو واصل جہنم کرتے تھے اور اوسی اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم کس جوانمردی و نہایت یکجہتی سے علی لڑ رہے ہین کہ ملایکہ اونکی جوانمردی سے متعجب ہین جناب رسالت پناہ نے فرمایا کہ علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون پس جبرئیل نے کہا کہ مین تم دونون سے ہون اور ایک روایت مین وارد ہے کہ غیب سے کہتے تھے لاسیف الا ذوالفقار ولافتیٰ الا علی قیس بن سعد سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ سولہ ضرب شدید مجھے پوہنچے اور چار مرتبہ مین ضرب سے زمین پر گرا ہر مرتبہ مجھکو ایک مرد خوشرو اوٹھا دیتا تہا اور کہتا تہا کہ متوجہ دشمن خدا و رسولخدا ہو کہ خدا اور رسولخدا تجہسے خوشنود ہون پس مین جب نزدیک رسولخدا کے گیا اور یہ حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یا علی بشارت ہو تجھے کہ وہ جبرئیل تہے حضرت فرماتے ہین کہ اس خوشخبری سے تمام جسم مین میرے قوت از سر نو پیدا ہو گئی اور دونو ہاتہونسے دشمنونکو مارتا تہا مین تا آنکہ سرداران قریش و دلاوران کو خاک مذلت پر گرا دیا مینے اور تائید الہی سے نصرت و ظفر پائی مینے اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے جبرئیل کو درمیان آسمان و زمین کے دیکھا کہ کرسی طلا پر بیٹھے ہین اور کہتے ہین لاسیف الا ذوالفقار ولافتیٰ الا علی اور ابلیس ملعون نے آواز دی کہ محمد صلعم شہید ہوئی یہ خبر مدینہ منورہ مین پوہنچی جناب فاطمہ علیہا السلام سراسیمہ و حیران متوجہ احد ہوئین ہر گاہ نزدیک حضرت رسالت پناہ کے پوہنچین حضرت کو آلودہ بخون دیکھ کر رونے لگین حضرت نے فرمایا کہ اے پارہ جگر نہ رو کہ حق تعالیٰ نے تملو کفار پر نصرت دی اور جان تو کہ تیرے شوہر نے جو کچھ کہ واجب تہا ادا کیا اور حق تعالیٰ نے شجاعان عرب کو اوسکے ہاتہ سے

دعاء مذکورہ بالا فرمائی انس کہتا ہے کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ یہ سعادت کسی شخص
انصار سے ہو گا ناگاہ حضرت علی علیہ السلام آئے اور زنجیر در ہلایا مینے
اونسے کہا کہ رسولخدا ایک کام مین مصروف ہین پس حضرت علی علیہ السلام چلے گئے
بعدہ پہر جناب رسولخدا نے وہی دعاء فرمائی پہر حضرت علی علیہ السلام تشریف
لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا بعدہ پہر مینے کہا کہ اسوقت جناب رسولخدا ایک کام
مین مشغول ہین پہر حضرت علی علیہ السلام چلے گئے تیسری مرتبہ پہر جناب پیغمبر
وہی دعاء فرمائی پہر حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور زنجیر در ہلائی
مینے پوچہا کہ تم کون ہو حضرت نے شوخی سے فرمایا کہ مین علی ہون چنانچہ جناب
رسولخدا نے آواز سنکر کہا کہ جاؤ دروازہ کہولدے [illegible]
دروازہ کہولدیا حضرت علی علیہ السلام گہر مین داخل ہوگئے اور نزدیک رسولخدا کے آ
گئے حضرت نے علی علیہ السلام کو دیکہکے فرمایا اللہم والی الی [illegible]
بار خدایا میری طرف میری طرف پس بیٹہے علی علیہ السلام نزدیک رسولخدا کے اور شریک
ہوئے اوس مرغ بریان کے کہانے مین اور بعض روایات مین [illegible]
ہے کہ رسولخدا نے حضرت امیر علیہ السلام سے پوچہا کہ کیا باعث آنے مین دیر
ہوئی جناب امیر نے عرض کی کہ مین دو بار قبل اسکے آیا تہا انس نے مجہکو پہیر دیا
یہ بار سیوم ہے رسولخدا نے انس سے پوچہا کہ کونسی چیز تجہکو مانع ہوئی کہ تو نے
علی کو پہیر دیا انس نے کہا کہ مین چاہتا تہا کہ شرف انصار مین سے کسیکو نصیب ہو
پس رسولخدا نے فرمایا کہ آیا اے انس انصار کوئی شخص بہتر اور افضل علی
علیہ السلام سے ہے فقط مثل بقول شخصے کہ پتا گہر کا اور گہوڑا باہر کا اور معاذ
دل دہر کا کلمہ محبوب ترین خلق اللہ سے شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکوۃ

چراغ پا ہوگئے اک نعرہ مارا کہ ہائے باپ رے اس کلمہ سے فضیلت و خلافت حضرت
امیر علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے اسکے ابطال کے لئے لکھتے ہین کہ احب خلق اللہ
ہونا علی کا ظاہر ہوتا ہے لیکن شارحان نے تحقیقات کیا ہے کہ لفظ احب سے معنے از جملہ
احب خلق اللہ مراد ہے یا احب خلق بلحاظ اعمام سے یا قرابت داران قریب سے یا اوس
شخص سے مراد ہے کہ جو اوسے قرب واقع ہے ساتھ احسان نبی کے اور شاہ صاحب
اپنی رائے کج راے یہ لکھتے ہین کہ یہ سب تحقیقات اسواسطے ہی کہ احب ہونا حضرت علی
علیہ السلام کا بمقابلہ ابوبکر و عمر کے لازم نہ آوے فقط اور صاحب حد تحقیق جواب
شاہ صاحب مین لکھتے ہین کہ شاہ صاحب نے لفظ احب پر جو اسقدر چرہای کی ہے
کچھ ضرورت نہ تھی اسواسطے کہ ایک حدیث دیگر مشکوٰۃ سے بھی اطلاق لفظ احب کا
نسبت حضرت علی علیہ السلام کے پایا جاتا ہے عن جمیع ابن عمیر قال دخلت
مع عمتی عایشہ قالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قالت
فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا فقط یعنے روایت ہے ابن عمیر سے کہ کہا او
کہ پونہچے ہم ساتھ پھوپھی اپنی عایشہ کے پاس تب سوال کیا مینے کہ کون شخص
محبوب تر تہا رسول اللہ کے پاس تب کہا عایشہ نے کہ فاطمہ تب پونچہا مینے
کہ مردونمین سے کون شخص محبوب تر تہا تب کہا عایشہ نے کہ شوہر اوسکا یعنے علی ابن ابیطالب
فقط صاحب حد تحقیق لکھتے ہین کہ یہ امر قابل ملاحظہ کے ہی کہ شاہ عبد الحق
اس حدیث کی شرح مین بھی اپنی عادت سے باز نہ آکر یہ بات بناتے ہین کہ یہان پہ
انصاف عایشہ کا دیکہنا چاہئے کہ جواب مین نہین کہا کہ میرا و میرا باپ محبوب
تر تھا اور یہ نہین کہ اگر فاطمہ سے پوچھا جاتا تو وہ یہ کہتی کہ عایشہ اور ابوبکر
محبوب تر پیغمبر کے تھے اور فرق ہے درمیان محبت اور افضلیت کے تو قدر

پہر صاحب حد تحقیق لکہتا ہی کہ ہمکو شاہ صاحب کے کلام پر رحم اور افسوس آتا ہی فقط مترجم
کہ صاحب حد تحقیق بے اہل سنت ہی رعایت شاہ صاحب کے اور اپنے مذہب کے کرتا ہے
اب جواب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ جو شاہ صاحب کہتے ہین کہ عایشہ نے انصاف کیا
کہ نام فاطمہ زہرا و علی مرتضے علیہما السلام کا بیان کیا چنانچہ اس امر کو اہل تشیعہ بہی
تصدیق کرتے ہین کہ حق تہا منہ سے دفعتاً نکل کر ظاہر ہوا ورنہ عایشہ تو ہمیشہ
خاندان نبوت سے جلتے رہی کیونکہ شاہ صاحب خود اپنی شرح مین نسبت اس
حدیث کے کہ عن عایشہ قالت ما غرت علی احد من نساء النبی ما غرت علی خدیجۃ
الاخرہ چنانچہ یہ حدیث صاحب حد تحقیق نے فصل ۲۴ صفحہ ۸۲ مین لکہا ہے
اس سے ثابت ہے کہ عایشہ جناب خدیجۃ الکبری سے ہمیشہ رشک کرتی رہی ور حضرت
علی سے جنگ جمل مین لڑی اور جناب امام حسن کے جنازے پر تیر باران کرایا
یہ وہی عایشہ ہے یا دوسری ہے پہر وہ کیونکر حتے الامکان اپنے لفظ محبوب تر کا
کہتی ہے چونکہ یہ امر حق تہا مانند آفتاب تابان ہوگیا دویم یہ کہ جناب رسولخدا نے
دعا مین فرماتے ہین کہ بار خدایا بہیج تو اپنے محبوب خلق کو پس اس و سے حضرت علی
علیہ السلام محبوب خدا و خلق اللہ ہوی اور شاہ صاحب و صاحب حد تحقیق مراد
محبوب تر پیغمبر سے جناب امیر کو کہتے ہین پس بمقابلہ دونوا مور کے حضرت علی علیہ السلام
افضل تر خلق اللہ سے ٹہرے تو خلفای ثلثہ کس شمار و قطار مین سیوم سوم یہ کہ ایک
حدیث اور مشکواۃ سے بطور جواب لکہی جاتی ہے وہ یہ ہے قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ
یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم لنا قال علی منہم یقول ذالک ثلثا و ابوذر
والمقداد وسلمان امرنی بحبہم واخبرنی انہ یحبہم فقط ترمذی بریدہ سے

روایت کرتا ہے کہ کہا اوسنے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ محبت کرنے کو ساتھہ چار آدمی کے اور خبر دی مجھکو اسبات کی کہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اون سبھونکو تب پوچھا گیا اون جناب سے کہ آپ نام بتائین اون لوگونکا واسطے ہم لوگونکے تب آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ علی علی علی اور کہا کہ ابوذر اور مقداد اور سلمان ہے سو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے ساتھہ محبت اون لوگونکے اور یہ کہ وہ اونکو دوست رکھتا ہے اون سبھونکو فقط اس حدیث مین باوجود شارح ہونے مشکواۃ کے شاہ صاحب نے کچھہ دست اندازی نہین کی ہے پس اس حدیث سے محبوب ہونا حضرت علی علیہ السلام کا جانب خدا اور رسول خدا کے بخوبی ثابت ہے فقط قال النبی صلی اللہ علیہ الہ وسلم ان اللہ جعل لکل نبی وصیا شیث وصی ادم و یوشع وصی موسی و شمعون وصی عیسے و علی وصیی و ہو خیر الاوصیا و انا الداعی و ہو المضئ فقط یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ تحقیق کہ اللہ تعالی نے واسطے ہر پیغمبر کے ایک وصی مقرر کیا ہے پس شیث وصی آدم کا ہے اور یوشع موسی کا ہے اور شمعون وصی عیسے کا ہی اور علے وصی میرا ہے اور بہترین جمیع اوصیا ہے دنیا و اخرت مین اور مین بلانے والا ہون لوگونکو پیراہ راست کے اور علے روشنی ہے اوس راہ کے فقط واضح رہے کہ حدیث ... ولایت خلافت و امامت جناب امیر علیہ السلام پائی جاتی ہے فقط قال النبی صلعم من صافح علیا دخل الجنۃ فقط یعنے جو شخص کہ مصافحہ کرے علی سے وہ داخل ہوگا جنت مین فقط فخر رازی نے تفسیر کبیر مین کعب بن عجزہ و نجم الکبیر سے روایت کرتا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک روز تھا مین ... رسالت مآب جناب علے مرتضے علیہ السلام کہین تشریف لئے جاتے تھے پس

نے رجوع کی طرف علی کے اور قریب جاکر دست حق پرست اونکا پکڑکے مصافحہ
کیا اور بوسہ دیا اور عرض کی نے جناب رسول خدا سے سنا ہے کہ جو شخص آپ سے
مصافحہ کریگا وہ داخل بہشت ہوگا اور پوچھا کہ یہ حدیث صحیح ہے حضرت نے
فرمایا کہ صحیح ہے اور فرمایا کہ مَن صافحنی وعلی لحبّۃ فقد یعنے جو شخص مصافحہ کرے
مجھ سے داخل ہوگا جنت مین اس حدیث سے افضلیت جناب امیر علیہ السلام کی
خلفاء ثلثہ پر پائی جاتی ہے وقتیکہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث مشکوۃ دربارہ مشابہت پیغمبر با حضرت عیسی علیہ السلام

فیک مَثَل من عیسی اَبغضتہ الیہود حتی بہتوا اُمّہ واحبتہ النصاری حتی
انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یہلک فیّ رجلان محبٌ مفرطٌ یقرظنی
بما لیس فیّ ومبغض یحملہ شنآنی علی ان یبہتنی فقط یعنے صاحب مشکوۃ نے
احمد سے روایت کی ہے کہ کہا حضرت علی علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے
کہ تجھمین ایک مثل ہے عیسے کی کہ بغض کیا اوس سے یہودی نے یہانتک کہ بہتان
باندہا حضرت مریم پر اور دوست رکھا اوسکو نصاری نے یہانتک کہ اوتارا
اوسکو ایسے درجہ پر کہ جو اوسکے لایق نہین ہے بعدہ فرمایا علی نے کہ ہلاک ہونگے
ہماری وجہ سے دو اشخاص ایک محبت مفرط کہ جو تعریف ہماری کرے ایسے کہ جو آپ
لایق نہین ہے اور دوسرا بغض کہنے والا کہ ہم پر باعث عداوت کی بہتان کرے فقط
اس حدیث کو شیخ امام بخش ناسخ نے کیا خوب منظوم کیا ہے ناسخ یہ کہتے تھے اکثر
رسول خدا ؛ مشابہ مسیحا سے ہے مرتضی ؛ یہودی مسیحا کے جو تھے عدو
تو کرتے تھے بہتان کی گفتگو ؛ وفور محبت نصاری کو تھا ؛ کہا کرتے تھے اوسکو
ابن خدا ؛ وہ دونوں سیہ کار کافر ہوئے ؛ سزاوار تعذیب قاہر ہوئے ؛
جو مفرط علی کی محبت مین ہین ؛ بلا شبہہ راہ شقاوت مین ہین ؛

علی ولی سے جو بدظن ہوئے ۞ رسول خدا کے وہ دشمن ہوئے ۞ کسی نے جو حیدر کو
دشنام دی ۞ تو گویا پیغمبر کو دشنام دی ۞ واضح رہے کہ یہ حدیث مثال کے
واسطے ہے کہ کوئی فرقہ نصیری ہوگیا اور کوئی فرقہ یزیدی معاویہ شاہی ہوگیا
اور جو اس حدیث کی شرح میں شاہ عبد الحق دہلوی شارح مشکواۃ لکھتے ہیں کہ
سرمایہ سعادت دو چیز ہے محبت خاندان نبی اور تعظیم اصحاب اسطرح پر کہ دونوں
باتیں جمع ہوں ساتھ اعتدال کے فقط ہو لکھا گیا ہے کہ محبت خاندان
نبی کے نسبت شاہ صاحب کے خوب دیکھی گئی کہ جس جس مقام پر آیات قرآن
واحادیث نبوی دربارہ فضیلت جناب امیر علیہ السلام واہلبیت علیہم السلام
کی مشکواۃ میں آئی ہیں ہر ایک میں شاہ صاحب نے یعنی اپنے جانب سے پہلائے ہیں
واحادیث میں عبارت نکالنے یا اپنی طرف سے ملانے میں کوئی بات اوٹھا نہیں رکھی
ہے کہ جس میں افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ اصحاب ثلثہ کے پائی جائے
اسی سے محبت خاندان نبی کی دل میں شاہ صاحب کے جیسا کہ ساتھ اعتدال کے
چاہئے ظاہر ہوگی مثل (عیاں راچہ بیان) باقی رہی تعظیم اصحاب کے اس بارہ میں
تو خود شاہ صاحب گو کہ دہتوں نے اونکے کیسی کیسی احادیث وضعی موضوع کرکے
یہانتک نگارا میری کیا ہے کہ جناب پیغمبر کا خود ناچ دیکھنا و جورو کو کاندھے پر چڑھا کر
ناچ دکھلانا و خود گانا سننا و سنانا جائز کر دیا ہے واقعی یہی معنے اعتدال کے ہیں
کہ ریاست نبی کی غیروں کے قبضہ میں آئے اور خاندان نبی فاقہ کشی سے بسر کرے
جگر گوشہ رسول پھر اگھر نبی کا تباہ و برباد کر دیا کوئی شمشیر جفا سے اور کوئی زہر
دغا سے شہید ہوا اور سب پر اون سب ہوں کے تعظیم و تکریم ہوتی ہے سبحان اللہ
کیا محبت و تعظیم ساتھ اعتدال کے بنائی گئی ہے سچ ہے کہ محبت سے لوگ

دوستی میں اور بہشت وشمنی ائمہ معصومین علیہم السلام میں رانده جائینگے اور اس حدیث سے افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے حساب ثانیہ پر پائی جاتی ہے قال النبی صلعم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَاْتِیْ جِبْرَئِیْلُ مِنَ الْمَفَاتِیْحِ حُزْمَتَیْنِ مِنْ مَفَاتِیْحِ الْجَنَّۃِ وَحُزْمَۃً مِنْ مَفَاتِیْحِ النَّارِ وَعَلٰی مَفَاتِیْحِ الْجَنَّۃِ اَسْمَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی مَفَاتِیْحِ النَّارِ اَسْمَاءُ الْمُبْغِضِیْنَ مِنْ اَعْدَائِہِمْ فَیَقُوْلُ یَا اَحْمَدُ ہٰذِہٖ لِمُحِبِّیْکَ وَہٰذِہٖ لِمُبْغِضِیْکَ فَادْفَعْہَا اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَیَحْکُمُ فِیْہِمْ بِمَا یُرِیْدُ فَوَالَّذِیْ نَسَمَ الْاَرْضَ اَوَلَا یُدْخِلُ مُبْغِضَہٗ وَمُحِبَّہُ النَّارَ اَبَدًا انتھی یعنے فرمایا رسولخدا نے جسوقت روز قیامت ہوگا جبرئیل دو گچھے کلید کے لیکر آوینگے ایک گچھا کلید جنت کا اور ایک گچھا کلید دوزخ کا بہشت کے کلیدون پر نام مومنین پیروان آل محمد کے لکھے ہونگے اور دوزخ کی کلیدون پر نام دشمنان اہلبیت کے لکھے ہونگے پس کہینگے جبرئیل کہ اے محمد ایک گچھا واسطے تیرے دوستونکے ہے اور دوسرا گچھا واسطے تیرے دشمنونکے ہے پس دیجیو ان دونون گچھونکو علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو تاکہ حکم کرے درمیان اپنے دوستونکے اور اپنے دشمنونکے جیسے چاہے پس دونگا میں ان گچھونکو تجھکو کہ وہ حکم کرے درمیان لوگونکے جیسے چاہے پس قسم ہے خدا کی جسنے روزی دی آدمیونکو کوئی شخص دشمن علی ابن ابیطالب سے بہشت میں داخل ہوگا اور کوئی شخص دوزخ میں دوستان علی سے نجاویگا فقط واضح رہے کہ حدیث ہذا بعد آیہ کریمہ لکھی ہے کہ واقع ہے پس تحقیق سے معلوم ہوا کہ دشمنان اہلبیت علیہم السلام کے نجات نہیں ہے قال النبی صلعم عُنْوَانُ صَحِیْفَۃِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فقط یعنے انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ عنوان صحیفہ مومن حب علی ابن ابیطالب ہے

حدیث ۲۸ دربارہ دینے [illegible] دوزخ و بہشت حضرت علی علیہ السلام کو

حدیث ۲۹ دربارہ اسکے کہ عنوان صحیفہ مومن حب علی علیہ السلام ہے

یعنی تائید آیہ کریمہ لمبراہ کئے واقع ہے فقط قال النبی صلعم لا تسبوا علیاً
فانہ ممسوس فی ذات اللہ فقط یعنی حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے کہ باز رہو مذمت علی سے بہ تحقیق کہ وہ ممساس کیا گیا ہے ذات خدا مین
قال النبی صلعم رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق معہ حیث دار فقط یعنی خود جناب امیر
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا رسول خدا نے کہ رحمت کرے خدا علی پر یا خدا
پھیر تو حق کو علی کے ساتھ جہان کہ وہ پھرے اس مقام پر روایت عمار یاسر سے
کہ ترجمہ اوسکا ناسخ نے اس طور پہ منظوم کیا ہے ناسخ روایت یہ ہے جمع اخبار سے
پیغمبر یہ کہتے تھے انصار سے ٭ وہی راہ چلیو تو ای باوفا ٭ اکیلا چلے جسطرف مرتضیٰ
مخالف علی کے جو ہین تمام ٭ نہ چلیو کبھی اونکی تو راہ پر ٭ چلینگے وہ یعنی ضلالت کی راہ ٭
کرین ساتھ اپنے نہ تجھکو تباہ ٭ علی ہے بحق اور حق با علی ٭ جدائی نہین تا قیامت کبھی ٭
علی اور قرآن ہین دونو بہم ٭ نہ ہونگے جدا حشر تک ایکدم ٭ پھرے جسطرف وہ سید مرتضیٰ
اوسی سمت حق بھی پھرے گا خدا ٭ فقط قال النبی صلعم من اراد ان ینظر الی ادم
فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی ہیبتہ
والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فقط یعنی بیہقی نے اپنے
کتاب مین اور ابو عمر نے شرف النبی مین ذکر کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ جو شخص چاہے کہ نظر کرے اوپر علم آدم کے اور اوپر تقویٰ نوح کے اور اوپر
علم ابراہیم کے اور اوپر ہیبت موسے کے اور اوپر عبادت عیسیٰ کے
پس نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فقط قال النبی صلعم
کنت انا و علی من نور واحد قبل ادم باربعۃ عشر الف سنۃ فلما خلقہ
ادم رکب فی صلبہ فنقلنا من اصلاب طیبۃ وارحام زاکیۃ حتی وصلنا الی

صلب

صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتَفَرَّقْنَا مِنْ هُنَاكَ فَالنُّبُوَّۃُ فِیَّ وَالْخِلَافَۃُ فِیْ عَلِیٍّ فقط یعنی
مسند احمد حنبل مین سلمان فارسی سے نقل ہے کہ وہ کہتے ہین کہ سنا مینے جناب رسولخدا سے
اس حدیث کو اور اس روایت کو کئے طرح سے راویان ثقات نے لکہا ہے چنانچہ شیخ نظام
نے اس حدیث کا کیا خوب ترجمہ منظوم کیا ہے نا سخ سنو اے مطیعان خیر الانام ؎
یہ مضمون فرمان خیر الانام ٭ کہ آدم سے پہلے ہزارون برس ٭ علی اور ہم نور واحد تہے
بس ٭ مکان عرش پر جانب راست تہا ٭ کیا کرتے تہے ذکر حمد خدا ٭ جو خالق نے
آدم کو پیدا کیا ٭ وہی نور اوسمین ہویدا کیا ٭ رہی جبتک آدم پر وہی زمین ٭
رہا صلب آدم مین نور مبین ٭ نہ تہا نور سے نور اپنا جدا ٭ وہی نور کشتی مین تہا
نا خدا ٭ خلیل آگ مین جب گرائے گئے ٭ کئی بار جبریل آئے گئے ٭ بلا شک اوسے
نور کا تہا سبب ٭ ورا آگ سے جو نہ پہونچا تعب ٭ جو دو حصے وہ نور بیضا ہوا ٭
ہوا ایک مین ایک شیر خدا ٭ اوسی نور سے ہی جو مخلوق ہے ٭ وہ سابق ہے جو شی
مسبوق ہے ٭ فقط یہی حدیث و ضمیمہ حدیث بالا ہے جَزَّئَ اللّٰہُ ذَالِکَ النُّوْرَ
الْجُزْئَیْنِ وَضَعَ جُزْءًا فِیْ صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْاٰخَرَ فِیْ صُلْبِ اَبِیْ طَالِبٍ فَخَرَجْنَا
نَبِیًّا وَعَلِیًّا وَصِیًّا فقط یعنے شافعی و ابن معازلی نے جابر انصاری سے روایت
کی ہے وہ کہتا ہے کہ سنا مینے رسولخدا سے کہ فرمایا تقسیم و حصہ ایک کے خدا نے
اوس نور کو ایک حصہ پشت عبد اللہ اور ایک حصہ پشت ابی طالب علیہ السلام مین منتقل
کیا اور پیدا کیا مجہکو نبی اور علی کو وصی قَالَ النَّبِیُّ صلعم زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِذِکْرِ
فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَاِنَّ ذِکْرَہٗ ذِکْرِیْ وَذِکْرِیْ ذِکْرُ اللّٰہِ فقط یعنے
فرمایا رسولخدا نے کہ زینت دو مجلسونکو اپنے ساتہہ ذکر فضائل و مناقب
علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے اسلئے کہ ذکر فضیلت علی کا عین ذکر ہمارا ہے

حدیث ۳۴ دربارہ اسکے کہ ذکر علی کرکے اپنی مجلس کو زینت دو

اور ذکر ہمارا عبادت خدا ہے بلکہ شیخ امام بخش ناسخ کہتے ہین ناسخ یہ ہے
حضرت عائشہ سے خبر ہے کہ فرماتے تھے شاہ جن و بشر سب اپنی مجالس کے زینت کرین
کہ ذکر جناب ولایت کرین ہے علی کا ہے جو ذکر میرا ہے ذکر ہے میرا گر گویا خدا کا ہے ذکر ہے فقط
قَالَ النَّبِیُّ صلعم یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰہَ حَقَّ عِبَادَتِہٖ ثُمَّ شَکَّ فِیْکَ وَاَہْلِ بَیْتِیْ
وَہُوَ اَفْضَلُ اللّٰہِ کَانَ فِی النَّارِ فقط یعنے کتاب مناقب مین جابر انصاری سے
منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدا عبادت خدا بجالاوے
اور حق طاعت گذاری جناب باری کا ہے ادا کرے اور اپنے زمانہ مین وہ شخص
سائر انبیاء سے اشرف و افضل ہو باوجود ان سب امور کے تیری امامت مین
یا تیرے اہلبیت کے مراتب مین بقدر ذرہ بھی شک کرے تو بروز قیامت اوسکے
کوئی اعمال نیک مقبول خدا نہونگے دوزخ مین ڈالا جائیگا فقط روایت ہے
مناقب مرتضویہ مین جناب امیر علیہ السلام سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جسوقت
شب معراج کو مجھے جبرئیل نے آسمان کے سیر کرائے تمام ملائکہ نے آسمانون پہ ملاقات کی
اور مجکو بشارت دی یہان تک کہ جبرئیل نے خود اور ساتھ ملائکہ کے اپنی مقام پر
کہا مجھسے یَا مُحَمَّدُ لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰی حُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ النَّارَ فقط
یعنے اے محمد اگر امت تیری اوپر دوستی علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے متفق
ہوتی تو ہر آئینہ اللہ تعالےٰ پیدا نکرتا دوزخ کو فقط روایت ہی ابوہریرہ سے
کتاب غایت المرام باب اول مقصد اول مین کہ فرمایا رسول خدا نے قَالَ لَمَّا
خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَبَا الْبَشَرِ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُوْحِہٖ اِلْتَفَتَ اٰدَمُ یَمْنَۃَ الْعَرْشِ
فَاِذَا فِی النُّوْرِ خَمْسَۃُ اَشْبَاحٍ سُجَّدًا وَرُکَّعًا قَالَ اٰدَمُ یَا رَبِّ ہَلْ خَلَقْتَ اَحَدًا مِنْ طِیْنٍ
قَبْلِیْ قَالَ لَا یَا اٰدَمُ قَالَ فَمَنْ ہٰؤُلَاءِ الْخَمْسَۃُ الَّذِیْ اَرَاہُمْ فِیْ ہَیْئَتِیْ وَصُوْرَتِیْ

۱۳۶ — حدیث دربارہ اسکے کہ منکر فضیلت علی اگر عبادت کرے اور ہمیشہ نیکی کرے پھر بھی دوزخ میں جائیگا

۱۳۷ — حدیث دربارہ اسکے کہ اگر امت دوستی علی پر متفق ہوتی تو دوزخ پیدا نہوتا

۱۳۸ — حدیث دربارہ اسکے کہ آدم نے پنجتن کو سجدہ و رکوع میں دیکھا

قال هؤلاء خمسة من ولدك لولاهم ما خلقتك هؤلاء خمسة شققت لهم خمسة
اسماء من اسمائی لولاهم ما خلقت الجنة ولا النار ولا العرش ولا الکرسی
ولا السماء ولا الارض ولا الملئکة ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وهذا
محمد وانا العالی وهذا علی وانا الفاطر وهذه فاطمة وانا الاحسان وهذا الحسن
وانا المحسن وهذا الحسین الیت بعزتی انه لا یاتینی احد بمثقال حبة من خردل
من بغض احد منهم الا ادخلته ناری ولا ابالی یا آدم هؤلاء صفوتی بهم انجیهم
وبهم اهلکهم فاذا کان لک الی حاجة فبهؤلاء توسل فقال النبی نحن
سفینة النجاة من تعلق بها نجی ومن حاد عنها هلک فمن کان له الی الله
حاجة فلیسئلنا اهل البیت فقط یعنے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ جب پیدا کیا خدا نے ابو البشر آدم کو اور پہونکا اوسمے اپنی روح کو تب
التفات کیا آدم نے داہنے جانب کو عرش کے پس ناگاہ وہان نور تہا پانچ
شخصونکا حالت سجدہ مین اور رکوع مین تب کہا آدم نے کہ اے میرے رب آیا
پیدا کیا تو نے کسی شخص کو مٹی سے قبل میرے تب کہا خدا نے نہین اے آدم
تب پوچہا آدم نے کہ کون ہین یہ پانچ آدمی کہ جنکو دیکہتا ہون مین اپنی صورت
وشکل مین کہا اللہ تعالے نے کہ یہ لوگ پانچ شخص ہین تیرے اولاد مین سے
اگر نہوتے یہ لوگ تو نہ پیدا کرتا مین تجہکو اور یہ لوگ وہ پانچ شخص ہین کہ نکالا مینے
واسطے انکے پانچ نامونکو اپنے نامون سے کہ اگر نہوتے یہ لوگ تو نہ پیدا
کرتا مین جنت کو اور دوزخ کو و نہ عرش کو و نہ کرسی کو و نہ آسمان کو و نہ
زمین کو و نہ فرشتونکو و نہ آدمی کو و نہ جن کو سو میرا نام محمود ہے اور یہ
محمد ہے اور میرا نام عالی ہے اور یہ علی ہے اور میرا نام فاطر ہے اور یہ فاطمہ ہے

اور میرا نام احسان ہے اور یہ حسن ہے اور میرا نام محسن ہے اور یہ حسین ہے اور قسم ہے
مجھکو اپنے عزت کی نہیں کوئی شخص آویگا میرے پاس ساتھ ایک مثقال ای کے
بغض ان کے میں سے کسی ایک پانچوں کا مگر یہ ہے کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں
اور نہیں پرواہ کرتا ہوں میں ای آدم یہ لوگ برگزیدہ میرے ہیں اور انکے ذریعہ سے
نجات دونگا میں اون آدمیونکو اور انکے وجہ سے ہلاک کرونگا میں اون آدمیونکو
پس جسکو مجھکو حاجت ہو میری طرف پس وسیلہ پکڑے ساتھ ان لوگونکے پس فرمایا پیغمبر
خدا نے کہ ہم لوگ کشتی نجات کے ہیں کہ جو شخص متعلق ہوگا اوس کشتی سے نجات
پاویگا اور جو شخص کنارہ رہیگا اوس کشتی سے ہلاک ہوگا پس جس شخص کو خدا کیطرف
کچھ حاجت ہو پس چاہیے کہ سوال کرے وہ شخص بوسیلہ ہم لوگ اہل بیت کے فقط
روایت ابن عباس از کتاب ایضا قال سمعت رسول اللہ یقول
وعلی خلقت انا وانت من نور واحد یعنی کہا ابن عباس نے کہ سنا میں نے
رسول خدا سے کہ فرمایا پیدا کیا میں اور تم نور واحد سے فقط از کتاب ایضا
عثمان بن عفان یعنی خلیفہ ثالث سے روایت ہے اوسنے کہا کہ قال عمر بن الخطاب
ان اللہ تعالی خلق الملائکۃ من نور وجہ علی بن ابیطالب فقط یعنی کہا عثمان نے
کہ کہا عمر بن الخطاب نے تحقیق کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا فرشتونکو نور چہرہ علی ابن
ابیطالب علیہ السلام سے از کتاب ایضا عمر ابن خطاب یعنی خلیفہ دویم سے
مروی ہے کہ اوسنے کہا کہ قال سمعت ابا بکر بن ابی قحافۃ یقول سمعت رسول
اللہ یقول ان اللہ تعالی خلق من نور وجہ علی ابن ابیطالب ملائکۃ یسبحون
ویقدسون ویکتبون ذلک ثوابہ لمحبیہ یعنی کہا عمر بن خطاب نے
کہ سنا میں نے ابوبکر سے کہا اوسنے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق کہ اللہ تعالی

پیدا کیا نور چہرہ علی سے فرشتوں کو جو تسبیح و تقدیس خدا کی کرتے ہیں اور ثواب اسکے [illegible]

اس عمل کو واسطے محبان علی ابن ابیطالب کے اور محبان اولاد علی کے فقط از کتاب [illegible]

سلمان فارسی سے منقول ہے کہ کہا اونسے قال سمعت رسول اللہ یقول خلقت انا و

علی ابن ابیطالب من نور یمین العرش نسبح اللہ و نقدسہ من قبل ان یخلق اللہ

عز وجل آدم باربعۃ عشر الف سنۃ فلما خلق اللہ آدم نقلنا الی اصلاب الرجال

و ارحام النساء الطاہرات ثم نقلنا الی صلب عبد المطلب و قسمنا نصفین فجعل

النصف فی صلب ابی عبد اللہ و جعل النصف فی صلب عمی ابی طالب فخلقت

من ذالک النصف و خلق علی من النصف الآخر و اشتق اللہ تعالے من اسمائہ

اسماً فاللہ عز وجل المحمود و انا محمد و اللہ الاعلیٰ و اخی علی و اللہ فاطر و ابنتی فاطمۃ

وانہ محسن و ابنای الحسن والحسین وکان اسمی فی الرسالۃ والنبوۃ وکان

اسمہ فی الخلافۃ والشجاعۃ فانا رسول اللہ و علی سیف اللہ فقط یعنے کہا

سلمان فارسی نے کہ سنا میںنے رسول خدا کو کہتے ہوئے کہ پیدا کئے گئے ہم اور علی ابن

ابیطالب ایک نور چشمہ عرش سے کہ تسبیح پڑھتے تھے ہم لوگ خدا کو اور تقدیس

کرتے تھے ہم لوگ اوسکے قبل اسکے کہ پیدا کرے اللہ آدم کو چودہ ہزار برس پہلے پس

جب کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو تب منتقل کیا اوس اللہ نے ہم لوگوں کو طرف پشت

ہائے مردان و رحم ہائے عورات طاہرات کے اور اوسکے بعد منتقل کیا

اوس اللہ نے ہم لوگوں کو طرف پشت عبد المطلب کے اور تقسیم کیا ہم لوگوں کو

دو نصف کر کے پس رکھا ایک نصف کو پشت میں میرے باپ عبد اللہ کے

اور ایک پشت میں ہمارے چچا ابو طالب کے پس پیدا کیا گیا میں اوس نصف سے

اور پیدا کئے گئے علی نصف آخر سے اور مشتق کیا اللہ نے اپنے ناموں میں سے

ایک نام ہیں خدا ے عزوجل محمود ہے اور مین محمد ہون ور اللہ اعلی ہے اور بہائی میرا علی ہے اور اللہ فاطر ہے اور بیٹی میری فاطمہ ہے اور تحقیق کہ وہ اللہ حسن ہے اور دو بیٹے میرے حسن و حسین ہین اور میرا نام تہا رسالت اور نبوت مین اور تھا نام علی کا خلافت و شجاعت مین پس مین رسول اللہ ہون اور علی سیف اللہ ہے مخفی نرہے کہ معاندین کو حضرت علی علیہ السلام سے یہانتک عناد تہا کہ کسی کا نام صدیق و کسی کا نام فاروق و کسی کا نام سیف اللہ یا خود ہار کہا تہا مصرع

برعکس نہند نام زنگی کافور ۱۴۴ عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول اللہ یقول لایزال الاسلام عزیزا الی اثنا عشر خلیفة کلہم من قریش و فی روایة لایزال امر الناس ماضیا ما ولیہم اثنا عشر رجلا کلہم من قریش و فی روایة لایزال الدین قایما حتے تقوم الساعة او یکون علیہم اثنا عشر خلیفة کلہم من قریش فقط یعنے جابر ابن سمرہ سے منقول ہے کہ کہا اونسے کہ سنا مینے رسول خدا سے کہ فرمایا ہمیشہ رہیگا اسلام متصر بارہ خلیفہ تک کہ کل اونکے قریش سے ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا معاملہ آدمیونکا جاری جب تک کہ والی ہون اون لوگون کے بارہ آدمی کہ کل اونکے قریش سے ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا دین اسلام قایم جبتک کہ قایم ہو قیامت یا ہون اوپر لوگونکے بارہ خلیفہ کہ کل اونکے قریش سے ہون فقط صاحب کتاب حد تحقیق کہ فاضل اہلسنت ہے فصل ۵۰ مین لکھتا ہے کہ ہمارے نزدیک خلافت حقیقی دوازدہ امام کے اس حدیث سے بخوبی تمام ثابت ہے کہ سلسلہ اسکا حضرت علی علیہ السلام سے تا حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام پہونچتا ہے بلکہ موافق اسی ترتیب دوازدہ امام کے ایک وردہبی درمیان ہم اہل سنت کے جاری ہے

کہ تقریبات عرش و غیرہ مین پڑہا جاتا ہے وہ یہ ہے اللّٰہم صل علےٰ سیدنا محمد و علےٰ
ال محمد و النبی الامی الطاہر الذی الذی کان علیا فی درجاتہ حسنا فی صفاتہ
شہیدًا فی تجلیاتہ زین العابدین باقر علم الاولین و الاخرین صادقًا فی اقوالہ
کاظمًا فی جمیع احوالہ متمکنًا فی مقام الرضا جواد الفہ عند العطا ہادیًا الیٰ
سبیل النجاۃ عسکریا مع الغزات مہدیا الیٰ طریق الیقین غیاث المستغیثین
صلواۃ اللہ تعالےٰ علیہ و علیہم اجمعین فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث باستدلال
آیہ کریمہ نمبر ۳۴ کے جو پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۷ مین واقع ہے پائی جاتی ہے
ہمین صاحب تحقیق کا یہ قول ہے کہ اگر یہ حدیث بشان دوازدہ امام نہ قایم
کی جائے تو پہر بنیاد اقرار دوازدہ امام کے نزدیک اہل سنت کے کوئی چیز نہ ٹہرے
لیکن اہلسنت پر یہ مصیبت عاید ہوگی کہ خلافت سے سالہ ظاہر ہے ابوبکر سے
تا زمانہ خلافت امام حسن علیہ السلام ختم ہو گئے بعد اسکے بادشاہ گذرندہ ہوے
اور شاہ عبدالحق نے شرح مشکواۃ مین اس حدیث توجیہہ مین چند قول قایم کیے ہین
قول اول مین اپنے کو تو خود نامعقول سمجہا ہے اور قول دویم یہ ہے کہ مراد
خلفا عادل و صالح ہے مگر شاہ صاحب نام کسی شخص کا ظاہر نہین کرتے کہ کون
کون شخص عادل و صالح تہے یا ہین فقط قول سیوم یہ ہے کہ بارہ خلیفہ بعد انتقال
امام مہدی اخرالزمان علیہ السلام کے ہونگے پانچ شخص اولاد امام حسن علیہ
السلام سے اور پانچ شخص اولاد امام حسین علیہ السلام سے اور پہر دو شخص
اولاد امام حسن علیہ السلام سے ہونگے لیکن نام کسیکا نہین بتاتے ہین اور
نہ یہہ بیان کرتے ہین کہ بعد خلافت و وفات امام حسن علیہ السلام کے
تا ہوتے امامت صاحب الامر علیہ السلام کے یہ زمانہ خلافت و امامت سے خالی ہے

یا کوئی خلیفہ و امام ہے اور اگر ہے تو کون شخص ہے فقط قول چہارم مراد بارہ
خلیفہ سے یہ ہے کہ ایک وقت میں ہوں سلسلہ قطع ہوئے تعجب ہے کہ اس
امر میں کیسے پریشان ہیں خلفا کا نہیں معین کیا کہ ایسے بارہ خلفا کس زمانہ میں ہوئے
یا ہونگے کیونکہ بعد وفات رسول خدا تا قیامت ایک سلسلہ سے خلافت و امامت
نہ رہی ایک کے بعد ایک پہنچی فقط شاہ صاحب اپنی قول میں ایسے بدحواس ہو رہے
ہیں گویا تحفہ میں یہ تکرار نے ہیں فقط مصرع خانہ ملاح و چمن است کشتی و رنگ
اور بعض معاندین یہ توجیہ کرتے ہیں کہ بارہ خلیفہ اس طور پر ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان
و علی و حسن اور سات شخص بنی امیہ سے ہیں مگر نام انکا ظاہر نہیں کرتے اور بعض نے
یہ کہا ہے کہ بعد علی کے امام حسن علیہ السلام پنجم خلیفہ و امام ہیں و عبداللہ بن زبیر
و عمر بن عبد العزیز ہے اور پانچ شخص عباسیوں سے ہیں لیکن یہ نہیں کہلتا کہ جب سے
زمانہ عباسیہ کا گذر گیا اب کون شخص خلیفہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ
خلفاء ثلثہ و حضرت علی و امام حسن و امام حسین علیہم السلام و معاویہ و یزید
بد بخت و بد نصیب و چار پسر یزید پلید کے ہیں لیکن نام پسران یزید نہیں
لکھتے ہیں اس قول سے یہی پایا نہیں جاتا کہ بعد پسران یزید کے اب کون شخص تیرہواں
خلیفہ ہے برخلاف حدیث کے ہے کہ جسکو اہل سنت اپنا خلیفہ و امام جانتے ہیں پس
ان پریشان توجیہات اہل سنت سے ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ اس فرقہ کا اب
کون شخص خلیفہ بر حق و امام مطلق ہے کیونکہ حضرت امام مہدی ہنوز بقول
اہلسنت پیدا نہیں ہوئے ہیں اور از روی حدیث کہ متفق علیہ فریقین ہے
مضمون یہ ہے من مات ولم یعرف فقد امام زمانہ مات میتة جاہلیة فقط یعنے جس نے
نہ پہچانا اپنے امام زمانہ کو مرا وہ ایام جہالت میں فقط پس چاہئے کہ جو شخص

مر ایا مریگا وہ بحالت کفر مرا فقط اور جو اہلسنت کہتے ہین کہ یہ خلافت دوازدہ گانہ
باطنی کہ جو تا قیامت قایم رہی گی اور خلافت سی سالہ جسمین کہ اصحاب ثلثہ خلیفہ
ہوئے ہین ظاہری ہے پس خلافت ظاہری سے حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلافصل
نہین ہو سکتے ہین جواب اوسکا یہ ہے کہ بقول فرقہ اہلسنت کے خلافت باطنی مین
تو حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلافصل قایم ہو چکے کیونکہ خلافت دوازدہ گانہ
مین اول جناب امیر علیہ السلام ہین اور آخر جناب قایم آل عبا علیہ السلام ہین
باقی رہی خلافت بقول اہل سنت کے ظاہری سی سالہ ہے اوسمین ایک آیہ
کہ جو پارہ-۶- سورہ مایدہ رکوع ۱۰- مین واقع ہے ثابت ہے کہ یہ آیہ تاکید سے
نازل ہوا ایس موضع غدیر خم مین جناب رسولخدا نے بروایتے بارہ ہزار و بروایتے
اٹھارہ ہزار و بروایتے ستر ہزار آدمیون مین جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و
جانشین اپنا کیا ہے اور تمام حاضرین نے معہ اصحاب بیعت جناب امیر سے کی ہے
اس وسے بھی جناب امیر خلیفہ بلافصل ٹھہرے ہرچند کہ ظاہر مین حق تلفی جناب کے
ہو گئے لیکن نزدیک خدا اور رسول خدا و اہل ایمان کے خلیفہ و جانشین ہونا جناب امیر
علیہ السلام کا مثل آفتاب روشن و تابان ہے بلکہ صاحب حد تحقیق بھی لکھتا ہے
کہ جناب امیر علیہ السلام دونون قسم کی خلافت مین در آئے ہین فقط از کتاب
غایت المرام باب دہم مقصد اول مین مندرج ہے کہ کتاب ابن المسوید (?)
الموفق ابن احمد سے بروایت سلمان محمدی کے قال دخلت علی النبی واذا الحسین
علی فخذہ وہو یقبل عینیہ و یلثم فاہ وہو یقول انت سید ابن سید واخو سید
ابو السادة انت امام ابن الامام اخو الامام ابو الائمہ انت حجة بن حجة اخو حجة
ابو حجج تسعة من صلبک تاسعہم قائمہم فقط یعنی کہا اوس سلمان محمدی نے

حدیث دربارہ فضائل امام ... علیہ السلام

کہ داخل ہوئے تم خدمت مین رسول خدا کے ناگاہ حسین علیہ السلام تھے اوپر زانوی مبارک
اوس نبی کے اور بوسہ دیتے تھے دونون چشمونکو حسین علیہ السلام کے اور بوسہ دیتے تھے حسین علیہ السلام کے
منہ پر اور فرماتے تھے کہ تو سید یعنے سردار ہے اور بیٹا سید کا اور بھائی سید کا
اور باپ سید لوگونکا اور تو امام ہے بیٹا امام کا بھائی امام کا باپ اماموںکا
اور تو حجت ہے بیٹا حجت کا بھائی حجت کا باپ حجتونکا جو نو نکلینگے تیری پشت سے
اور نوان شخص اون لوگونکا قایم رہنے والا ہوگا اون لوگونکا فقط چنانچہ ایک قطعہ
مولف کا حسب حال ہے **قطعہ** عالی لقب حسین ساد نیا مین کون ہے ٭ ہے فخر
خاندان رسول انام ہے ٭ بیٹا امام دین کا پدر نو امام کا ٭ بھائی بھی ہے امام کا
خود بھی امام ہے ٭ پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث سے بھی سبکے پہلے حضرت علے
علیہ السلام و اخر ہی سبکے جناب امام مہدی اخر الزمان علیہ السلام بارہون
امام حجت خدا و سردار و خلیفہ پائی جاتے ہین اور صاحب حد تحقیق
فصل ۹۲ - مین بتائید دوازدہ امام کے لکھتا ہے کہ جیسا کہ اہل تشیعہ
دعا کرتے ہین کہ حضرت امام مہدی اخر الزمان علیہ السلام زندہ و قایم ہین
بے شک ہم بھی تسلیم کرتے ہین فقط یہ تسلیم کرنا صاحب حد تحقیق بدرجہ مجبوری کے
ہے جب دیکھا کہ بعد عباسیونکے زمانہ امام سے خالی ہے کوئی امام پایا نہین
جاتا ہے تب ناچار ہوکے زندہ و قایم ہونا جناب امام مہدی اخر الزمان علیہ
السلام کا قبول کرتے ہین کہ جسمین موت بحالت کفر نہ پائی جاوی ورنہ تمام
علمائے انکے قایل پیدایش امام مہدی علیہ السلام کے نہین ہین فقط
قال النبی صلعم اذکان یوم القیامتہ و نصب الصراط علی شفر جہنم لم یجز
علیہ الا من معہ کتاب ولایتہ علی بن ابی طالب فقط یعنے انس نے

حدیث ۴۴ ... [illegible]

روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جب روز قیامت ہوگا قائم کیا جائیگا
پل صراط دوزخ پر اور نہیں گذریگا اوسپر سے کوئی شخص مگر وہ شخص کہ جسکے ساتھ نامہ علی کا
اوسکے پاس ہوگا یعنے نامہ محبت علی ابن ابیطالب وسکے پاس ہوگا فقط قال النبی صلعم
یوم القیامۃ علی الحوض لا یجوز الا من جاء بجواز من علی بن ابیطالب فقط
مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ علی ابن ابیطالب
روز قیامت کنارہ حوض کوثر پر ہونگا کوئی شخص نہیں گذر سکتا ہے صراط پر سے
اور داخل بہشت نہیں ہو سکتا ہے مگر بہ اجازت علی ابن ابیطالب علیہ السلام
قال النبی صلعم ان فیکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ
قال ابو بکر انا ہو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ہو یا رسول اللہ قال لا ولکن
خاصف النعل وکان علی یخصف نعل رسول اللہ فی حجرۃ عند فاطمۃ علیہا
السلام فقط یعنے فرمایا رسول خدا نے اصحاب سے خطاب کرکے کہ تم میں سے ایک شخص
ہوگا کہ قتال جہاد کریگا ایک وقت بتاویل قرآن جیسا کہ میں نے بتنزیل قرآن
جہاد و قتال کیا اور ابوبکر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ شخص میں ہونگا فرمایا
کہ نہیں پس پوچھا عمر نے کہ یا رسول اللہ میں ہونگا فرمایا کہ نہیں ولیکن جسکو
کہ میں کہتا ہوں وہ خاصف النعل یعنے وہ شخص پیوند کرتا ہے میری نعلین کا
بحسب اتفاق اوسوقت جناب امیر علیہ السلام حجرہ فاطمہ علیہا السلام میں
نعلین مبارک جناب رسول خدا پیوند کرتے تھے اس روایت کو کئے طرح سے
راویان نے تحریر کیا ہے فقط قال النبی صلعم لو ان الریاض اقلام والبحر
مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابیطالب
علیہ السلام خوارزمی نے اپنے مناقب میں ابن عباس سے نقل کی ہے

حدیث ۳۵ دربارہ اسکے کہ بغیر اجازت علی کے کوئی شخص صراط سے نہ جائیگا

حدیث ۳۶ دربارہ اسکے کہ علی جہاد و قتال بتاویل قرآن کرینگے

حدیث ۳۷ دربارہ فضائل علی علیہ السلام

کہ فرمایا رسول خدا نے اور شیخ امام بخش ناسخ نے ترجمہ اسکا منظوم کیا ہے ناسخ
اگر شاخیں اشجار کے ہوں قلم * مداد اوسکے ذخائر ہوں عالم کے یم * معین ہوں
سب جن بر اسکے حساب * مقرر ہوں انسان ہر کتاب * فضائل علی کے
یہ ہیں بیشمار * کہ ہو تا قیامت نہ انکے شمار * فقط قال النبی صلعم ان اللہ جعل
لاخی علی فضائل لا تحصی کثیرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر
اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم
تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع فضیلۃ من
فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالسمع ومن نظر الی فضیلۃ
من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر الی وجہ علی بن ابیطالب
عبادۃ لا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایتہ والبراءۃ من اعدائہ فقط

ابن عباس راوی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے تحقیق کہ دی ہے اللہ تعالی نے
واسطے بھائی میرے علی کے فضیلتیں بے انتہا پس جو کوئی ذکر کرے ایک فضیلت کو
اوسکے فضائل سے درحالیکہ اقرار کرنے والا ہو ساتھ اوسکے فضیلت کے بخشیگا
حق تعالی گناہ گذشتہ اور آیندہ اوسکے اور جو کوئی کہ لکھے ایک فضیلت
اوسکے فضائل سے ہمیشہ ہونگے ملائک استغفار کنندہ واسطے اوسکے جب تک
باقی رہیگا اوس کتاب کا نشان اور جو کوئی کہ سنے ایک فضیلت اوسکے
فضائل سے بخشیگا خدا اوسکے گناہ ہونکو کہ جو عمل میں لایا ہے اوسکے کان سے
اور جو کوئی دیکھیگا ایک فضیلت اوسکے فضائل سے تو بخشیگا اللہ تعالے
وہ گناہ جنکو کہ عمل میں لاتا ہے اوسکو آنکھ سے اور فرمایا کہ دیکھنا روے
علی ابن ابیطالب کا عبادت ہے اور اس حدیث کو کئی طرح سے

راویان نے بیان کیا چنانچہ ایک حدیث کا ترجمہ شیخ امام بخش ناسخ نے بہت
صحیح منظوم کیا ہے ناسخ اصح ہے حدیث رسول خدا ❊ فضایل علی کی ہین
حد سے سوا ❊ اگر کوئی احصا کرے ہی محال ❊ بس اگاہ ہے خالق ذو الجلال ❊
فضیلت علی کی کرے جو بیان ❊ گنہ اوسکے سب عفو ہین بیگمان ❊ خطایا
جنی و انسی اگر ❊ کریگا تو ہوگا نہ کچھ بھی ضرر ❊ فضیلت علی کی لکھے گر کوئی ❊
بلاشبہہ آمرزش اوسکی ہوئی ❊ نشان اوس نوشتے کا ہی جب تلک ❊ دعا مغفرت کی
کرینگے ملک ❊ علی کے فضایل کو کوئی اثر ❊ کرے گوش دل سے سماعت اگر ❊
سب اوسکے ہین معفو گناہان گوش ❊ کرین گوش ہوش اپنے واہل ہوش ❊
فضایل جو دیکھے کوئی آنکھ سے ❊ ہوے عفو جو کی بدی آنکھ سے ❊ جو دیکھے محبت سے
روی علی ❊ رکھے یا کوئی دبیان سوی علی ❊ و یا ذکر حیدر سے مالوف ہو ❊
عبادت مین گویا وہ مصروف ہو ❊ جسے مرتضے سے محبت نہین ❊ اور اوسکے
عدو سے عداوت نہین ❊ نہ ہوگا کبھی اوسکا ایمان قبول ❊ جہنم مین جائے گا
وہ بو الفضول ❊ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لولا اشفق ان یقول
فیک طوایف امتی ما قالت النصاری فی المسیح ابن مریم لقلت الیوم فیک
قولا لا تمر بملاء الا اخذو من تراب رجلیک ومن فضل طہورک یستشفون
بہ ولکن حسبک ان تکون منی وانا منک وانک منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانک تبرء ذمتی وروحک روحی ولحمک
لحمی وظاہرک ظاہری وباطنک باطنی وانک تقاتل علی سنتی وانک
فی الآخرۃ علی الحوض خلیفتی وانک اول من یرد علی الحوض وانک اول
من یکسی معی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوہہم حولی

۴۹ حدیث فضل علے در باب اوکا اثر در قیامت

فِي الْجَنَّةِ نَظِيرِي اِنَّ حَرْبَكَ حَرْبِي وَسِلْمَكَ سِلْمِي وَمُحِبَّكَ مُحِبِّي وَعَدُوَّكَ عَدُوِّي
اکثر مفسرین و محدثین مثل علامہ زمخشری و جابر انصاری وغیرہ نے روایت کی ہے
کہ جناب حیدر کرار نے قلعہ خیبر کو فتح کیا اور نظر جناب رسولخدا کی بکمال شاہ ولایت
مآب پر پڑی بغایت شفقت و محبت سے یہ حدیث فرمائے اور ترجمہ اوسکا شیخ
امام بخش ناسخ نے یون منظوم کیا ہے ناسخ روایت ہی جابر سے اے مومنو ؛
فرحناک ہو گوش دل سے سنو ؛ علی نے اوکھاڑا جو خیبر کا در ؛ نہایت ہوئے
شاد خیر البشر ؛ لگے کہنے سردار پیغمبران ؛ مین کرتا مراتب تیرے کچھہ بیان ؛ و لے
خوف مجھکو یہ ہے یا علیؑ ؛ کہ سنکر نہ ہوجائے کافر کوئی ؛ نصاری کو عیسے پہ جو ہے
گمان ؛ نہ تجھہ پر ہووے وہ کسیکو گمان ؛ سزاوار ہے اے امیر امم ؛ کہ لے ہر کوئے
تیری خاک قدم ؛ طلب وسے مرضا کرین سب شفا ؛ یقین ہے کہ ہر درد کی ہو دوا ؛
تو مجھسے ہے مین تجھسے یا مرتضے ؛ تو وارث مرا مین ہون وارث ترا ؛ مین موسے
ہون ہارون تو ہے بالیقین ؛ نبوت مگر بعد میرے نہین ؛ کسیکو نہین تجھہ پہ
سبقت کبھی ؛ عیان ہو چکی تیری عزت ابھی ؛ ترا ہوگا کوثر پہ اول گذر ؛ تیرے بعد
پہونچینگے سارے بشر ؛ ترا خلد مین ہو چکیگا نزول ؛ تو بعد اورونکو ادن
ہوگا حصول ؛ احبا تیرے منبر نور پر ؛ برنگ قمر آئینگے سب نظر ؛ یہان یا علی
جسکو تجھسے ہی جنگ ؛ قیامت تلک اوسکو مجھسے ہی جنگ ؛ بدل یا علی جسنے
کی تجھسے صلح ؛ قیامت تلک اوسکو مجھسے ہی صلح ؛ ترا راز جو ہے میرا راز ہے
تو میرا ہے یار اور دمساز ہے ؛ پسر ہین جو تیرے میرے ہین پسر ؛ تو ہے میرے
تیغ اور میری سپر ؛ تیرے ساتھہ حق کے تو ساتھہ ہے ؛ شفاعت امم کے
تیرے ہاتھہ ہے ؛ میرے وعدے کو تو کریگا وفا ؛ سہے گا بہت دشمنونکی جفا ؛

تیرے چشم و قلب و زبان ہی حق ۔ نہیں اسمین شک ہے سراسر ہے حق ۔ ہی ایمان
تیرے گوشت مین مثل خون ۔ کمالات تیرے ہین حد سے فزون ۔ بہت سنکے
شادان ہوئے مرتضے ۔ کیا سجدہ و شکر خالق ادا ۔ لگے کہنے شکر خدائے جہان ۔
کیا ہے مجھے داخل مومنان ۔ مجھے تونے ایمان کامل دیا ۔ مجھے رحمت بیندہ دل دیا ۔
مجھے تونے تعلیم قرآن کیا ۔ مجھے صاحب سیف بران کیا ۔ تیرا جو ہے محبوب ختم
الرسل ۔ شفیع امم حاکم جزو و کل ۔ نہایت ہے مجھسے وہ مالوف ہے ۔ میری تقربیت
مین وہ مصروف ہی ۔ فقط پوشیدہ نرہے کہ یہ حدیث متعلق آیہ کریمہ
لمبر ۱۹- کی ہے اور حال غزوہ خیبر کا کسی قدر اوسمین مندرج ہے اگر مفصل
منظور ہو تو حملہ حیدری تصنیف ملا باذل علیہ الرحمہ کو معاینہ کرے
اب اہل انصاف غور فرمائین کہ اس حدیث سے شان و رفعت عظمت جناب امیر
علیہ السلام کے کسقدر بلند تر ہے فقط عن عمر ابن الخطاب ؓ

حدیث ۵ مواخات

قال اخی رسول اللہ بین صحابہ فجاء علی ؑ تدمع عیناہ فقال اخیت بین صحابک
ولم تواخ بینی و بین احد فقال رسول اللہ انت اخی فی الدنیا و الاخرہ فقط
ترمذی روایت کرتا ہے ابن عمر سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا اونے کہ جناب
رسولخدا نے برادری و مواخات درمیان اصحاب اپنی کے لگادی چنانچہ
شیخ امام بخش ناسخ نے ترجمہ اس حدیث کا کیا ہے ناسخ سنوا ہی مطیعان
خیر الورا ۔ مواخات کا اب کہون ماجرا ۔ نبی نے یہ چاہا کہ اصحاب مین ۔ مواخات
بہم محبت کرین ۔ برابر کیا ایک کو ایک کا ۔ مگر رہ گئے ایک شیر خدا ۔ علی وے
پیش خیر البشر ۔ گئے سنکے یہ ماجرا چشم تر ۔ یہ کی عرض یا اشرف انبیا ۔
کسیکا برادر کسیکو کیا ۔ مگر مین اخوت کے لائق نتہا ۔ کسیکے محبت کے لائق نتہا ۔

کہا مصطفے نے کہ یا مرتضے ٭ تیرا بھائی مین ہون تو بھائی میرا ٭ کوئی انمین تیرے برابر نہین ٭ سوا میرے تیرا برادر نہین ٭ تو مجھسے ہے مین تجھسے ہون یا علی ٭ اخوت مین کس سے کرون یا علی ٭ مین موسی تو ہارون ہے یا علی ٭ عدو تیرا قارون ہے یا علی ازل سے برادر ہین ہم اور تم ٭ خدائی کے مظہر ہین ہم اور تم ٭ تو ہے یا علی میرا اسرار دان ٭ عیان جو ہے تجھپر وہ مجھپر عیان ٭ خدا کا ہے تو راز دان یا علی ٭ زمانہ مین تجھسا کہان یا علی ٭ تو میرا حبیب اور مین تیرا حبیب ٭ بہلا اسکو دولت ہوئی یہ نصیب ٭ فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم اَفْضَلُ رِجَالِ الْعَالَمِیْنَ فِیْ زَمَانِیْ هٰذَا عَلِیٌّ وَاَفْضَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مِنْ نِسَاءِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَاطِمَةُ فقط مناقب مرتضوی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بہتران مردان عالم سے میرے زمانہ مین علے ع ہے اور بہترین زنان عالم و زنان اولین و اخرین سے فاطمہ ع ہے فقط اسجگہہ پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ کسی اہل سنت معاویہ شاہی نے ایک فقیر سے پوچھا کہ تم لوگ مسلک مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ یا علیہ السلام کہتے ہوا وسنے جواب دیا کہ بابا جوازی یا ناجوازی مولویون سے پوچھو کہ جنلوگون نے ایک کلام اللہ کی سیکڑون تفسیر لکھکر اپنی اپنی طرف کھینچ لیگئے ہین کہ دین حق مین تفرقہ ڈالدیا ہے اور ہم فقرا مین تو حضرت علے کو بل جلالہٗ کہتے ہین فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم لِکُلِّ شَیْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الدِّیْنِ حُبُّ اَهْلِ الْبَیْتِ فقط کتاب شرح مین مذکور ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ ہر چیز کے ایک بنیاد ہے اور بنیاد دین کی محبت میرے اہل بیت کی ہے فقط قَالَ النَّبِیُّ صلعم رَاَیْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مِنْ مَاءِ الذَّهَبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَالْفَاطِمَةُ اَمَةُ اللّٰهِ فقط

کتاب

کتاب خلاصۃ الحقایق میں جناب رسالتمآب سے منقول ہے کہ فرمایا کہ دیکھا مینے
کہ ستون عرش خدا پر آب زر سے لکھا ہے کہ یعنے نہیں ہے خدا سوائے خدا کے
اور محمد فرستادہ خدا ہے اور علی ولی خدا ہے اور حسنین مقبول خدا ہیں اور
فاطمہ کنیز خدا ہے فرد از مولف ستون عرش پہ ہے آب زر سے یہ تحریر ہے علی و
احمد و زہرا و شبر و شبیر فقط قال النبی صلعم اِنَّ اللّٰہَ زَیَّنَ السَّمَآءَ بِکَوَاکِبِہَا
وَالدُّنْیَا بِکَوَاکِبِی قَالُوا مَنْ کَوَاکِبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَوْلَادُ فَاطِمَۃَ فقط کتاب
تشریح میں ابن عباس سے منقول ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خدائے تعالے نے
زینت دی آسمانکو ستاروں سے اور روشن کیا دنیا کو میرے ستاروں سے
جب پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ وہ ستارہ کون ہیں آپنے فرمایا کہ وہ ستارے
فرزندان فاطمہ ہیں فقط بلکہ اس ضمیمہ میں ایک حدیث کا ترجمہ ناسخ نے منظوم کیا ہے
وہ یہ ہے ناسخ سنو اے محبو حدیث صحیح کہ بیٹھے تھے ایکدن رسول فصیح
کسی نے کہا کیا ہیں کرئے بیان پنجتن شمس و قمر زہرہ و فرقدان نبی نے کہا شمس
بے شک ہیں ہم قمر ہے علی امام امم میرے فاطمہ زہرہ ہے بے گمان
حسین و حسن دونوں ہیں فرقدان کیا چاروں نے ساتھ قرآن کا نہ قرآن سے
ہونگے چاروں جدا رہیں گے یوہیں متفق یکدگر یہانتک کہ پونہچیں گے یہ حوض تک
نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب تو عالم ہو متمسک ماہتاب نہ نظر سے جو مہتاب بھی
ہو نہان زمانہ ہو متمسک فرقدان قال النبی صلعم اَخْبَرَنِیْ جَبْرَئِیْلُ اَنَّہُمْ
یَظْلِمُوْنَہٗ وَیَمْنَعُوْنَ حَقَّہٗ وَیُقَاتِلُوْنَہٗ وَیَقْتُلُوْنَ وَلَدَہٗ وَیَظْلِمُوْنَہُمْ بَعْدَہٗ فقط
اخطب باسناد عبدالرحمن بن ابی لیلے اور اونے اپنے پدر سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خبر کیا مجھے جبرئیل نے کہ لوگ ظلم کرینگے اوپر علی کے

حدیث دربارہ کہ زینت آسمانکی ستاروں سے اور زینت زمین کی ہمارے ستاروں سے یعنے فرزندان فاطمہ سے جو دیگر ترجمہ حدیث منظوم

حدیث دربارہ ظلم کرنے و غصب ... [illegible]

اور حق اوسکا غصب کرینگے اور اوس سے جنگ کرینگے اور اوسکے اولاد کو شہید
کرینگے اور اوسکے فرزندان پر ظلم کرینگے فقط قال النبی صلعم یا علی ابن ابیطالب
ان الامۃ ستغدر بک بعدی فقط ابن مغازلی نے مناقب مین ذکر کیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علی ابن ابیطالب امت میری بعد میرے تجھپر غدر کریگی فقط
از کتاب مصابیح السنۃ بروایت شیخان مسور بن مخرمہ سے لکہا ہے کہ فرمایا
رسولخدا نے ان فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی وفی الروایۃ ارابنی
من ارابہا ویوذینی من اذاہا فقط یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا میرے جسم سے ہے جو کوئی
غضب مین لایا اوسکو وہ مجھکو غضب مین لایا اور ایک روایت مین ہے کہ ناخوش
کیا اوس شخص نے مجھکو جسنے کہ ناخوش کیا فاطمہ کو اور ایذا دیا اوسنے مجھکو جسنے
ایذا دیا فاطمہ کو فقط اس حدیث کے شرح مین شاہ عبدالحق نے بڑی غور و فکر سے
یہ بات لکھی ہے کہ حضرت علی نے خود دختر ابوجہل سے شادی اپنی چاہی تھی
اور رسولخدا سے مشورہ چاہا تب رسولخدا نے یہ حدیث فرمائی اوسوقت
علی نے معذرت کی فقط شاہ صاحب پر افسوس آتا ہے کہ کیون نام عبد
الحق رکھا چاہتا تھا کہ عبدالباطل نام اپنا رکھتے کیونکہ ناحق گوئی و دروغگوئی کا
خاتمہ شاہ صاحب پر ہے شاید کلام خدا مین نہین دیکھا ہے لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کو جو جھوٹی باتین بناتی ہین اور بات سچ چھپاتے ہین
وجہ یہ ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بطور پیشین گوئی کے یہ حدیث فرمائی ہے
اصل بات یہ ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے دعوی فدک وغیرہ کا کیا اور
خلیفہ اول نے پہلے نوشتہ ثبوت دعوی جناب کے لکھدیا اور اوس کاغذ کو فرعون
الامۃ نے چاک کیا اور خلیفہ اول نے ایک حدیث جہوٹے بناکے ضبط کیا

اور جناب فاطمہ علیہا السلام کو جا بیجا کلام سخت کہے کہ تفصیل اسکی آئندہ کیجائیگی پس فاطمہ علیہا السلام کو اسقدر رنج و ملال ہوا کہ روتی ہوئی اپنے دولتخانہ پر تشریف لائیں اور تا زندگی اپنی ان لوگونسے بات نہ کے یہانتک وصیت فرمایا کہ میرے جنازہ پر نہ آوین چنانچہ ویسا ہی ہوا پس یہ ایذا دہی جناب فاطمہ علیہا السلام کی عین ایذا دہی جناب رسولخدا کے ہوئے فقط اور ایک حدیث اوسکے اسیطرح کے وارد ہوئی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فقد کفر فقط یعنے فرمایا رسولخدا نے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے جسنے کہ ایذا دی اوسکو گویا ایذا دیا مجھکو اوسنے اور جسنے مجھکو ایذا دیا اوسنے خدا کو ایذا دیا اور جسنے خدا کو ایذا دیا وہ شخص کافر ہے پس اس وجہ سے ایذا دہندہ فاطمہ علیہا السلام کا کافر ہے فقط ازکتاب ایضاً ترمذی نے ابن مرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا وحسین سبط من الاسباط رسولان فقط یعنے حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہون اور دوست رکھتا ہے خدا اوس شخص کو جو دوست رکھے حسین کو اور حسین ایک سبط ہی اسباط پیغمبرانسے فقط قال النبی صلعم من احبنا واحب ہذین یعنے الحسن والحسین وابا ہما وامہما کان معی فی درجتی فقط یعنے احمد حنبل نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جو شخص مجھکو اور میرے ان دونون نور دیدہ یعنے حسن و حسین اور انکے پدر یعنے علے اور انکے مادر یعنے فاطمہ زہرا کو دوست رکھیگا وہ شخص بروز قیامت میرے ساتھ ہوگا میرے درجہ میں فقط قال النبی صلعم الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ فقط صحیح ترمذی میں ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے

حدیث ۵۸ دربارہ اسکے کہ حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہون جسنے حسین کو دوست رکھا خدا اوسکو دوست رکھیگا اور حسین ایک سبط میرا ہے

حدیث ۵۹ دربارہ اسکے کہ جو حسنین و مادر و پدر حسنین کو دوست رکھیگا وہ میرے ساتھ قیامت میں ہوگا فقط

حدیث ۶۰ دربارہ اسکے کہ حسنین سردار جوانان اہل بہشت کے ہیں

یعنے حسن اور حسین سرداران جوانان اہل بہشت کے ہین فقط قال النبی صلعم [61]
علی حربک حربی وانت منی وانا منک وانت اخی ونفسہ کنفسی وفاطمۃ
بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی فقط کشاف ومشکواۃ وجمیع بین الصحیحین مین
مذکور ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے یا علی جو کوئی تجھسے لڑا وہ مجھسے لڑا اسواسطے
کہ تو مجھسے ہے اور مین تجھسے ہون اور تو میرا بھائی ہے اور نفس تیرا میرا نفس ہے
اور فاطمہ عہ پارہ جسم سے میرے ہے جسنے کہ اذیت دی اوسکو اوسنے مجھکو اذیت دی فقط
قال النبی صلعم [62] علی الائمۃ من ولدک فمن اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم
فقد عصی اللہ وھم عروۃ الوثقی وھم وسیلۃ الی اللہ تعالی فقط مناقب
مرتضوی مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علی
تیرے فرزند امام ہین پس جسنے فرمان برداری کی اونکے تحقیق کہ فرمان برداری کی
خدا کی اور جسنے کہ نافرمانی کی اونکے تحقیق کہ نافرمانی کی خدا کے اور وے
ریسمان استوار وسیلہ ہین طرف پروردگار کے فقط قال النبی صلعم [63] ان اللہ
تعالی جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابیطالب فقط
خوارزمی نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ تحقیق کہ اللہ تعالی نے
نسل ہر پیغمبر کو اوسکے صلب مین خلق کیا ہے اور میری ذریت کو صلب علی ابن ابیطالب
مین خلق کیا ہے فقط قال النبی صلعم [64] لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب
لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم فقط ترمذی جابر سے روایت کرتا ہے کہ کہا
اوسنے کہ فرمایا رسول اللہ نے یعنے جس شخص نے جنگ کی علی و فاطمہ و حسن
و حسین سے اوسنے مجھسے جنگ کیا اور جسنے کہ صلح کی اون لوگون سے اوسنے
مجھسے صلح کی فقط [65] وعن البراء قال رایت النبی صلعم والحسن ابن علی

علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء فاطمۃ فقال
اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ
فقال رسول اللہ اللہم انی احبہ واحب من یحبہ متفق علیہ ترجمہ روایت
ہے البراء سے کہ کہا اوسنے کہ دیکھا مینے رسول خدا کو درحالیکہ حسن ابن علی اوپر دوش
مبارک رسولخدا کے تھے کہ کہتے تھے رسولخدا کہ اے اللہ میرے تحقیق کہ مین دوست
رکھتا ہون اس حسن کو پس دوست رکھ تو اس حسن کو متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ کہا اوسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسولخدا کے ایک حصہ مین دن کے یہانتک کہ پہونچے
رسولخدا گھر پر فاطمہ کے پس پوچھا رسولخدا نے کہ یہان ہے چھوٹا بچا آیا یہان ہے چھوٹا بچا
یعنے حسن پس دیر نہین ہوی کہ دوڑے آئے حسن یہانتک کہ گلے لگالیا ایک نے
دوسرے کو پس فرمایا رسول اللہ نے کہ بار خدایا بتحقیق کہ مین دوست رکھتا ہون اس
حسن کو پس دوست رکھ تو اسکو اور دوست رکھ تو اوس شخص کو جو دوست رکھے
اسکو متفق علیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیردن علی الحوض رجال
ممن صاحبنی اذا رایتہم ورفعوا الی رؤسہم اختلجوا فلاقولن رب اصیحابی فلیقالن
لولا تدری ما احدثوا بعدک فقط بخاری ومسلم نے اپنی صحیح مین انس ابن مالک سے
روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ وارد ہونگے اوپر حوض کوثر کے
صحابہ میرے تاکہ وہ لوگ مجھ سے کچھ نہین پس ملایا اونکو کھینچ لیجاینگے دوسری جانب کو
پس مین کہونگا کہ اے پروردگار میرے یہ صحابہ میرے ہین تو جواب آویگا کہ اے
محمد تم نہین جانتے ہو کہ یہ لوگ بعد تمہارے کیا کیا احداث کئی ہین اور بخاری
ومسلم روایت کرتے ہین عبداللہ بن عباس سے الا انہ سیجاء برجال من امتی

حدیث ۱۶۶ دربارہ اسکے بعد میرے اصحاب میرے دوزخ مین جاینگے جنہون نے ... بعد میرے کے ... کیا ہے ... دیگر حدیث

فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید ان تعذبہم فانہم عبادک قال فیقال انی فانہم لم یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فقط یعنے فرمایا رسول خدا نے کہ جلد ہوگے امت میرےکے اصحاب شمال کہ اہل جہنم مین داخل کرین اور مین کہونگا اے پروردگار یہ اصحاب میرے ہین جواب مین کہا جاویگا کہ تو نہین جانتا ہے کہ انہون نے کیا احداث کیا ہے بعد تیرے پس مین موافق گفتہ بندہ صالح یعنے عیسے علیہ السلام کہونگا کہ انہون نے بعد میرے رحلت کی دنیا سے کیا ہے تو یہ بندگان تیرے ہین پس کہا جاوے گا کہ یہ گروہ بعد تیرے کے پچھلے پاؤن پھر گئے فقط اور یہ آیہ کریمہ جو پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۱۱ مین واقع ہے بمصداق اس حدیث کے ہی قولہ تعالی یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ترجمہ یعنے بیچ اوس دن کے کہ سفید ہونگے روہاے اور روسیاہ ہونگے پس لیکن وہ لوگ کہ سیاہ ہوگئے ہین منہ اونکے فرشتے کہین گے کہ آیا کافر ہوئے تم بعد ایمان لانے اپنے کے پس چکھو تم عذاب کو بہ سبب اوس چیز کے کہ تھے تم کہ کافر ہوے تھے فقط جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس آیہ سے اہل ظلم وبدعت ہین کہ بعد رحلت رسولخدا کے یہ مرتکب فعل قبیح کے ہونگے اور ثعلبی اپنی تفسیر مین لکھتا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بخدا کہ جان میرے قبضہ قدرت مین ہے البتہ وارد ہونگے اوپر میرے کنارے حوض کوثر پر بعضے اصحاب میرے سے ہر گاہ اونکو میرے نزدیک لاوین گے فرشتے اور طرف جہنم کے لے چلین گے اونسے کہونگا مین کہ یہ اصحاب میرے ہین

وہ کہین گے کہ تم نہین جانتے ہو کہ بعد تمہارے بدعین حادث کین ہین اور یہ مرتبہ ہو گئے ہین فقط پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث اور آیہ سے بخوبی ثابت و آشکار ہے کہ کوئی شخص ہو خواہ انصار ہو یا صحابہ ہو جو ظلم و بدعت اہل بیت علیہم السلام پر کیے ہوگا یا کرے گا لا ریب و ہ سرنگون قعر دوزخ مین ڈالا جائے گا ہر کہ شک آرد کافر گردد فقط

توضیح ہرچند کہ احادیث بھی جناب رسولخدا صلعم سے فضایل اہل بیت علیہم السلام مین بالا مال ہین باعث طول ہو جانیکے مختصر لکھے گئے ہین اور علاوہ احادیث کے چڑہانا رسول اللہ کا اپنے دوش مبارک پر جناب امیر علیہ السلام کو بنا بر بت شکنے خانہ کعبہ مین ظاہر ہے **شعر مولف** جسگہڑی حیدر نے رکھا دوش احمد پر قدم ٭ جلوہ گر مہر نبوت کا نگینا ہو گیا ٭ مخفی نرہے اکثر جہلا کی دین توابع معاویہ شاہے یہ توہم کرتے ہین کہ ہر شخص اپنے لڑکے کو گود مین لیتے ہین اور کاندہی پر بیٹہاتے ہین اگر اسطرحسے رسولخدا نے حضرت علی کو کاندہی پر چڑہالیا تو کچھہ فخر کے بات نہین ہے فقط ہرچند کہ بات نادان بچونکی ہے لایق جواب کے نہین ہے لیکن واسطے رفع شبہہ عوام کے جواب بچند وجوہ لکھا جاتا ہے اول یہ کہ تمام علمائے و شاعر منافق و موافق نے اس امر کو بطور مدح کے اپنے کتاب کے عنوان فضایل جناب امیر علیہ السلام مین تواتر لکہتے آئے ہین اس بارہ مین نسر و نظم بالا مال ہین **اشعار** کلام شافعی سے ٭ یَا رَبِّ بِالْقَدَمِ الَّتِیْ اَوْطَأْتَهَا مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ الْمَحَلِّ الْاَعْظَمَا ٭ وَبِحُرْمَةِ الْقَدَمِ الَّتِیْ جُعِلَتْ لَهُ ٭ کَتِفُ الْمُؤَیَّدِ بِالرِّسَالَةِ سُلَّمَا ٭ ثَبِّتْ عَلٰی مَتْنِ الصِّرَاطِ تَکَرُّمًا ٭ قَدَمِیْ وَکُنْ لِیْ مُحْسِنًا وَمُکَرِّمًا ٭ یعنے ای خالق اوس قدم کے واسطے کہ جسنے پامال کیا اوس مقام اپنے قاب و قوسین کو اور بہ برکت اوس قدم کے کہ جسکا زینہ دوش رسولخدا

قرار پایا مجھکو ثابت قدم رکھے پل صراط پر اور میرے احترام مین کوی دقیقہ اوٹھا نرکھے فقط رباعی ایضاً اے واہ شہان بحکم توباج نبیؐ ؛ وی بعد نبیؐ بسر تو تاج نبیؐ ؛ آنی توکہ معراج تو بالا ترشد ؛ یک قامت احمدی زمعراج نبیؐ از قصیدہ زہی نقش پائے کہ بر دوش احمدؐ ؛ زمہر نبوت مقدم نشیند ؛ از مولوی شکر اللہ جونپوری علی بر دوش احمد چشم بد دور ؛ عیان شد معنے نور اعلے نور ؛ لاحد چون بدوش نبیؐ تراجا شد ؛ رونق کار دین دوبالا شد ؛ ایضاً علے بر دوش احمد حق بجا ایست ؛ بلے برتر زپیغمبر خدا ایست ؛ اشعار از مولف قدم وہ نقش پا جسکا پڑا مہر نبوت پر ؛ اب آگے اس سے بڑہ کر مرتبہ کیا ہوگا انسان کا علے نے لات سے عزا کے سر کو توڑا ہے ؛ نبی کے دوش پہ ہو ہو سوار کعبہ مین ؛ عرش عزا سے اعلے اوس شہ کا بام نکلا ؛ جسکا مقام دوش خیر الانام نکلا ؛ رباعی ایضاً کعبہ ہے صدف در ثمین حیدر ہے ؛ بے فصل نبیؐ کا جانشین حیدر ہے ؛ ہے پشت پہ خاتم النبی کے جو مہر ؛ اوس مہر نبوت کا نگین حیدر ہے ؛ دویم یہ کہ اون اطفال پر گود مین لینے کا اطلاق ہوتا ہے کہ جو کم سن اور نابالغ ہوتے ہین اور جناب امیر علیہ السلام تو اوسوقت مین شباب سن بالغ ورشید یعنے کڑیل جوان تھے اور سن شریف حضرت کا تخمیناً پچیس ۲۵ چھبیس ۲۶ سال کا تھا تب کیونکر اطلاق لڑکپن کا حضرت پر عاید ہوسکتا ہے سیوم یہ کہ بوقت بت شکنے کعبے کے اول جناب امیرؑ نے حضرت رسولخدا سے عرض کے کہ آپ میرے پشت پر سوار ہو کے بتونکو توڑیئے حضرت نے فرمایا کہ یا علیؑ بار نبوت تم سے نہ اوٹھے گا تم ہمارے کاندہی پر سوار ہو کر بتونکو توڑو اور جناب امیرؑ نے اسکا اعتراف کیا تب کہان یہ بات باقی رہے فقط چہارم یہ کہ بجز حضرت علی و امامین علیہم السلام کے

آج تک کوئی شخص کسے لڑکا معزز مہر نبوت پر قدم نہین رکہا شعر مولف
کسی کو نہ حاصل ہوا یہ حشم ٭ کہ مہر نبوت پہ رکہتا قدم ٭ پس اس سے ظاہر ہے کہ
مہر نبوت پر قدم جو حضرت علی علیہ السّلام نے رکہا تو کمال جائے فخر و مباہات
و علوی مرتبت کی پائی جاتی ہے کیونکہ مرتبہ جناب رسولخدا کا جن و انس و ملائکہ
سے اعلیٰ تر ہے ہرگاہ ایسے عالی مرتبہ کے کتف مبارک پر حضرت علی علیہ
السّلام نے قدم رکہا تو افضلیت حضرت علیؑ کے زیادہ سربلندی پر پائی گئی
اگر کاش کسی صحابہ یا انصار کو اسکا شمہ عروج دیا جاتا تو معاندین زمین و آسمان کا
قلابہ ملا دیتے لیکن جائے شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گنجے کو ناخن نہین دیا فقط
پنجم یہ کہ حضرت علی علیہ السّلام ایسے ولی خدا و عالی مرتبہ ہوے کہ جناب رسولخدا
نے دختر اپنی و خدا نے ذوالفقار عطا کی اور خدا نے اپنے گہر مین پیدا کیا
اور رسولخدا نے اپنے کاندہے پر چڑہایا اس سے زیادہ کس شخص کو ایسا مرتبہ
حاصل ہوا ہے یون تو وہی مثل ہے مصرع چون پستان خود بالد حفظ
نفس کی پابد ہٗ اور آفتاب کا دوبارہ رجعت کرنا و سلام و کلام کرنا جناب امیر علیہ
السّلام سے اظہر من الشمس ہے اور ذوالفقار کا عطا کرنا جناب احدیت کا حضرت
علیؑ کو جنگ احد مین ثابت ہی لیکن بعضے معاندین نسبت نزول ذوالفقار کے
عقیدہ اپنا فاسق کرکے کہتے ہین کہ یہ ذوالفقار منبہ بن حجاج کی تہے غزوہ بدر مین
وہ مارا گیا جناب رسولخدا کے ہاتہہ آئے حضرت نے علیؑ کو دیا اہل تشیع براہ
کذب کہتے ہین کہ خدا نے بروز غزوہ احد عطا کی ہے اور اوسپر یہ دلیل لاتے
ہین کہ کیا خدا آہنگر ہے جو تلوار بناتا ہے کہ علیؑ کو عطا کیا فقط افسوس صد افسوس
نہین معلوم کہ ان کمبختے کے مارو نکا حشر مین کیا حال ہوگا ہرچند کہ ایسے سوال

محمل کا جواب دینا محض فضول ہی لیکن عوام الناس یہ خیال کرینگے کہ جواب اسکا نہو سکا
لہذا مختصر جواب یہ ہے کہ ہرگاہ جناب باری تعالے نے لفظ کن سے آن واحد میں
کائینات کو پیدا کیا تو ذوالفقار کا پیدا کرنا اوسکی قدرت کاملہ کے نزدیک کون سے
بڑے بات تھی اور پیشہ حدادی کا اوسپر اطلاق کیا جاتا ہے یہ اونکے خام خیالے
ہے کیونکہ حضرت عیسے کے لئے مایدہ اور حضرت موسی کے واسطے من سلوے
جو حق سبحانہ تعالے نے نازل کیا تو معاذ اللہ کیا حق تعالے طباخ و باورچے
تہا اور اگر اسکے تکذیب کوئی شخص کرے تو کفر ہے گویا تکذیب قرآن اور خدا کے
کی گئی پس جسطور سے اپنی قدرت کاملہ سے مایدہ و من سلوے اور بارہا طعام
لذیذ و میوہ ہائے جنت اہلبیت علیہم السّلام پر نازل کیا ہے اوسے طور سے
ذوالفقار بہے اپنے قدرت سے حضرت امیر علیہ السّلام پر نازل کیا اور
تکذیب ذوالفقار عین تکذیب مایدہ و من سلوی کے ہوتی ہے اور ترفہ تریہ ہے
کہ اہل سنت لکہتے ہین کہ ذرہ عمر کے پوست گوسفند یا پوست ناقہ صالح کی تہی تعجب کا
مقام تو یہ ہے کہ باوجود گذرنے تین ہزار سال کے وہ ذرہ نہ گلے و نہ سڑے
و نہ اوسکو کرم نے کہایا اور ہمیشہ عمر پہنتے تہے اور لڑائیو نمین جاتے تہے
مگر آج تک سننے مین نہین آیا کہ ذرہ چمڑی کی بہی ہوتی ہے اگر ذرہ چمڑے کے
بہتر و مضبوط ہوتی تو ہرگز حضرت داؤد ذرہ آہنے نہ بناتے یا کوئی شخص
بجز ذرہ پوست کے کہ ذرہ آہنے سے ارزان ہے ہرگز قبول نہ کرتا ہان اگر
اس ذرہ پوست مین کوئی معجزہ عمری ہوا ہو تو یہ بات اور ہے کہ حضرت کی
چمڑے کی بہی سیکڑون چمڑے کہائے مگر نہ ہیٹی پایہ کہ لڑائیو نسے بہاگ گئے
تہے یا تو ذرا اسکے کہ چمڑے کی ہے پہٹ نجائے یا ہم کہ اوس چمڑے کو

شیخ افلح سنے دباغت دیا ہو فقط معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ہی ذرہ پہنکر بھیجے
معاویہ کے جانب سے جنگ صفین میں اسطے مقابلہ جناب امیر علیہ السلام کے گئے تھے
کہ جو بیچ گئے مارے نہیں گئے فقط آدم بہر مطلب اور اسیطرح سے تعظیم کرنا خود
رسول مقبول کا دیکھہ کر جناب فاطمہ زہرا اپنی دختر کو اور طعام لذید و میوہ جاتکا
آنا جنت سے واسطے اہلبیت علیہم السلام کے اور اسیطرح سے پوشاک کا آنا خلد سے
واسطے حسنین علیہما السلام اور اشتر بننا رسولخدا کا بروز عید واسطے جناب
امام حسین علیہ السلام کے اور سجدہ کو طول دینا رسولخدا کا بروقت آجانے
پشت پر جناب امام حسین علیہ السلام کے اور آہو کا آنا از جانب احدیت جہت خوشنودی
امام حسین علیہ السلام کے اور ایک موتی کا دو ٹکڑے ہونا اور روایت کا نور کے
پس ایسے ایسے روایات و احادیث اصح و معجزات میں اہلبیت علیہم السلام کے
لاتعد و لاتحصے کتب فریقین میں موجود ہیں اور دلایل عقلے و نقلے سے افضل ہونا
ہر ایک سے اہلبیت علیہم السلام کا بجز جناب رسالت مآب کے ہر طرحسے ثابت ہے
اور یہی اہلبیت جناب رسالت پناہ کے خاص الخاص اقربا سے ہیں انکے
سیوا کوئی دوسرا نہیں ہے اور انہیں کے حق میں جناب احدیت نے حکم دوستی و اطاعت
و فرمانبرداری کا امت رسولخدا کو فرمایا ہے اور یہی لوگ افضل تر خلایق سے
ہیں اگر انسان انہیں کے طریقے پر چلے اور انکے دوست کو دوست اپنا اور انکے
دشمن کو دشمن اپنا سمجھے تو دنیا و عقبی میں سرخ رو ہوگا اور جگہہ اوسکے بہشت
عنبر سرشت میں ہوگے جسطور سے اہلبیت علیہم السلام نے ہدایت فرمائی ہے
مطابق اوسکے امت مرحومہ کو چاہئے کہ عمل میں لاوے اور جو شخص کہ انکے
راہ سے بہٹکا وہ گمراہ ہوا شعر کیا دونون جہان مین کام برانہ ادہر کا ہوا نہ ادہر کا ہوا

نہ تو دہر ملا نہ وصال خدا نہ ادہر کا ہوا نہ ادہر کا ہوا ۞ حق یہ ہے کہ شافع روز جزا
و حامی ہر دوسرا انہین ائمہ معصومین علیہم السلام کو کہتے ہین اور انہین کے اختیار مین
دوزخ و بہشت ہے اور سیوائے انکے کوئی دوسرا امام و خلیفہ جانشین برحق
رسول مطلق کا نہین ہے اور اسوقت مین امام زمانہ جناب صاحب الامر محمد مہدی
اخر الزمان علیہ السلام ہے و قایم بحکم رب العالمین غیبت مین موجود ہین ہرچند
کہ باعث غیبت امام زمان کے فرقہ حقہ اثنا عشریہ مسئلہ وغیرہ سے حضرت کے
استفادہ نہین اوٹہاتے ہین لیکن اسوقت مین بدل و جان تصدیق وجود
و غیبت جناب صاحب الامر علیہ السلام کی کرتے ایک کن بیان سے ہے
وائے برحال منافقین کے جنکو شبہہ وجود او نجناب مین ہے اونکا کیا حال ہوگا
اور بعض بعض خناس اپنے ایمان سے برگشتہ ہو کے مثل شاہ عبدالحق ابن شاہ
عبدالعزیز دہلوی شارح مشکواۃ نے بے دینی کو اپنے کام فرما کے جسقدر
آیات و احادیث بشان عالی شان اہلبیت علیہم السلام کے مشکواۃ المصابیح
مین ہین اون سب مین اپنے زعم باطلہ سے ایک ایک لم جہوٹا لگا دیا ہے
کہین پر عبارت حذف کر دی ہے اور کہین پر معنے نوچپان کئے ہین کہ ذکر
اسکا جابجا معہ جواب کے لکہا گیا ہے لیکن بمصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۲۸ سورہ
صف رکوع ۱ مین واقع ہے قولہ تعالیٰ یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُورِہِ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُونَ ترجمہ یعنے ارادہ کرتے ہین وہ تا کہ بوجہاوین
روشنی خدا کو ساتہہ دہن اپنے کے اور خدا اتمام کرنے والا ہے روشنے
اپنی کو اگرچہ کراہت کرین کافرین فقط بمقتضاے الحق یعلو ولا یعلی اسکے
یعنے حق غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا ہے روسیاہی دنیا و عقبے کے

اپنے ذمہ لے گئے چنانچہ بہر مقامات پر چیدہ چیدہ جواب باصواب وسکا جانب
مذہب اہل حق سے ہو چکا ہے اور اگر اس سے زیادہ جسکو دیکھنا ملحوظ ہو تو کتب
مطول مین دیکھے اس مختصر رسالہ مین باعث طول ہو جانیکے مندرج نہین ہوا فقط

باب سوم دربارہ شناخت دوستان و دشمنان ائمہ معصومین علیہم السلام کے

انسان کو چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست کرے اور شناخت اپنے اماموں کی کرے
بعدہ شناخت ظالمونکی کرے جنہنے ائمہ معصومین علیہم السلام پر ظلم کئے ہین
اور اون حضرات کو شہید کیا ہے اور حیات و ممات مین اونکے اون پر جور و فساد
و حقارت کرتے آئے اور راہ راست سے خود منحرف ہو کر دوسرونکو گمراہ کرتے آئے
ہین اور حضرات کو امام و معصوم نہین سمجھتے ہین بلکہ انکے امامت سے منکر ہوکر
غیرونکو جو لایق امامت کے نہین تھے وہ نہین اونکو اپنا امام جانتے ہین اور جو اشخاص
ایسے لوگونکے پیرو و شریک ہین شناخت ایسے اشخاص کی بھی کہ وے سب
دشمنان دین سے ہین ضرور چاہیے اور محبت اہلبیت علیہم السلام کے ہر لحظہ پر دو جب ہے
اور دشمنی اہلبیت کی کفر ہے **شعر** بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے ٭ زاہد
تیری نماز کو میر اسلام ہے **رباعی** بے حب علی بمدعا نرسے ٭ وز دوستے
غیر بجائے نرسے ٭ خود گفت پیغمبر کہ علی باب من است ٭ تا در نکشائے
بسرائے نرسے ٭ اگر کوئی کہے کہ بہتر ہے کہ نہ انسے دوستی و نہ دشمنی کیجیے
تو جواب وسکا یہ ہے کہ ایسے وقت مین بھی کسیکا عمل صحیح نہوگا کیونکہ حکم خدا
اور رسول کا ہے کہ تم اونسے محبت کرو ہر گاہ دوستی اونسے نکی تو گویا حکم خدا اور رسول کا رد کیا پس کافر ہوا اور
اگر کوئی کہے دونوں کو دوست گردانا چاہیے دوستی اہلبیت کی بھی رہے اور اونکے دشمن کے بھی
رہے پس یہ امر غیر ممکن و محال ہے چنانچہ ذکر اسکا عنوان رسالہ ہذا مین ہو چکا ہے

وہی جواب کافی ہے پس انسانکو لازم ہے کہ جسکی دوستی کے واسطے حکم خدا اور رسول خدا ہے اوسکی محبت بدل و جان قبول کرے اسلئے کہ اطاعت انکے عین اطاعت خدا اور رسول کے ہی اور نافرمانی انکی عین نافرمانی خدا و رسول کے ہی اور دوست انکا دوست خدا و رسول کا ہے اور دشمن انکا دشمن خدا و رسول کا ہے اور یہی لوگ حجت خدا ہین روز مین حجت خدا سے تا قیامت تعالی نزہے گے پس اللہ تعالی نے حق ظالمونین پارہ ۔ ۱۲ سورہ ھود رکوع ۲ ۔ مین فرماتا ہے قولہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اُولٰئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ کٰفِرُوْنَ ترجمہ یعنے اور کون شخص ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ باندہے اوپر خدا کے جھوٹ کو یہ وہ لوگ ہین کہ عرض کئے جاوینگے اوپر رب اپنے کے اور کہینگے گواہ یہ وہ لوگ ہین کہ جھوٹ باندہا اوپر رب اپنے کے آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے اوپر ستمگاروں کے وہ لوگ کہ باز رکھتے ہیں راہ خدا سے اور طلب کرتے ہین اوس راہ کو کجی حالانکہ وہ ساتھ آخرت کے انکار کرنے والے ہین یعنے کفار ہین فقط اور ابن عباس اس آیہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد سبیل اللہ سے اس مقام پر علے ابن ابیطالب اور باقی ائمہ علیہم السلام ہین یعنے ظالم وہ لوگ ہین جو پھیرتے ہین لوگونکو راہ حضرت علے اور ائمہ ہدا علیہم السلام سے پس ویر لعنت کی گئے ہے خدا کے فقط اور

فرمایا جناب رسول خدا نے من جحد علیًا امامتہ بعدی فقد جحد نبوتی ومن جحد نبوتی فقد جحد اللہ ربوبیتہ فقط یعنے جو کہ انکار کرے گا امامت علی کا بعد میرے کے

پس بتحقیق اوسنے انکار کیا ہوگا میرے نبوت کا اور جسنے انکار کیا ہوگا میرے
نبوت کا اوسنے انکار کیا ہوگا عبودیت خدا کا حاصل یہ کہ وہ کافر ہوگا فقط

اب یہان سے حال مختصر ظلم و بدعت کا مرقوم ہوتا ہے عبد اللہ ابن عباس سے
منقول ہے کہ جب آیہ نصر اللہ والفتح نازل ہوا جناب رسالت مآب نے خبر اپنی
وفات کی ظاہر کی بعد از ان آیہ کریمہ نمبر ۱۵ تاکیدی موضع غدیر خم مین
نازل ہوا حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین اپنا فرمایا کہ حال اسکا
ذیل آیہ نمبر ۱۵ مین بیان ہو چکا ہے بعد دو ماہ کے جناب رسول خدا
بعارضہ صداع علیل ہوئے ایک روز بموجب اجازت عایشہ کے ابو بکر واسطے
پڑہانے نماز کے داخل مسجد ہوا یہان حضرت کو غش سے افاقہ ہوا سنا کہ
ابو بکر واسطے پیش نمازی کے مسجد مین گیا ہے حضرت نے عباس کے کاندہے پر
ہاتھ رکھکر طرف مسجد کے تشریف لیگئے اور ابو بکر کو پیش نمازی سے باز رکھکے
آپنے نماز جماعت ادا کے بعدہ منبر پر جاکر بعد خطبہ کے حدیث نمبر ۵ کو فرمایا
اور محبت و اطاعت اہلبیت علیہم السلام مین بہت سا وعظ و پند فرماکر
دولت سرا مین تشریف لائے ہرگاہ مرض کو طول ہوا ایک روز بہت سے
لوگ واسطے عیادت کے آئے حضرت نے فرمایا اِیتُونِی بِدَوَاۃٍ وَکَتِفٍ
اَکتُبُ لَکُم کِتَابًا لَن تَضِلُّوا بَعدِی اَبَدًا فقط یعنے دوات و کاغذ حاضر کرو
تا لکھون مین واسطے تمہارے وہ چیز کہ بسبب اوسکے گمراہی سے محفوظ رہو
تم لوگ اوسوقت عمر بن خطاب مانع ہوئے اور کہا کہ دَعُوا الرَّجُلَ فَاِنَّہٗ
لَیَہجُرُ حَسبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ یعنے پر اس مرد کے خیال نکرو تم کہ وہ ہذیان
بکتا ہے ہمارے واسطے کافی ہے کتاب خدا کی اور بعض روایت سے

حال وفات رسول خدا و اختلافات صحابہ در بارہ خلافت

معلوم ہوتا ہے کہ کاغذ و قلم و دوات لاے لیکن عمر نے کاغذ پھاڑ ڈالا اس
گفتگو مین کچھہ لوگ لکھنے وصیت پر اور کچھہ لوگ جانب منع کنندہ کے ہوکے باخود ہا
نزع واقع ہوئی شور و غوغا مچانے لگے جب شور و غل باخود ہا از حد ہوا اوسوقت
جناب رسالت پناہ متکدر ہوکے روئی مبارک اپنا پھیر لیا اور فرمایا کہ اوٹھہ جاؤ تم
سب ہمارے پاس سے فقط اس روایت کی تائید قاضی میر حسین نے شرح دیوان مین
اپنے اور غزالی نے احیاء العلوم مین اور بہت سے مفسرین نے کی ہے بلکہ ابن عباس
جب یہہ حکایت بیان کرتے تھے رو کر کہتے تھے کہ بروز پنجشنبہ اس مصیبت سے زیادہ تر
کوئی مصیبت رسولخدا پر نہین پڑی کہ باعث ممانعت اسکے رخنہ دین و اسلام میں پڑا
اسمقام مین شاہ عبدالحق پسر شاہ عبدالعزیز دہلوی شارح مشکوٰۃ نے چند قول
لکھے ہین قول اول یہ کہ درباب تاریخ وفات رسولخدا کے ابن جوزی نے لکھا ہے
کہ ۱۲۔ ربیع الاول کو وسلمان تیمی نے لکھا ہے کہ ۲۔ ربیع الاول یوم دوشنبہ کو
وفات جناب کی ہوئے فقط اور صاحب حد تحقیق اعتراض کرتا ہے کہ ایسے سردار
کونین کے تاریخ وفات مین ایسا اختلاف ڈالا گیا ہے کہ تاریخ صحیح معلوم نہین ہوتی
ہی اور اہل تشیعہ کا یہ جواب ہی کہ قبل وفات بحالت نزع رسول مقبول کے صحابہ
وانصار بفکر حصول مسند حکومت کے سقیفہ بنی ساعدہ مین جاکر سب لوگ
باخود ہا شورہ کرتے تھے پس کیونکر اونکو حال صحیح وفات کا معلوم ہوتا بجز جناب امیر
و امام حسنین علیہم السلام و ابوذر و سلمان وغیرہ کے کوئی شخص تجہیز و تکفین مین جناب
رسولخدا کے شریک نہ تھا شعر چون صحابہ جاہ وحشمت یافتند مصطفے را بے کفن
بگذاشتند چنانچہ ابتک سنیان مین بارہ وفات جاری ہے یعنے یہی بارہ
روز ونمین سے کسی دن حضرتکا انتقال ہوا ہے بلکہ عورات مین اسے وجہ سے

اس مادہ کا نام رکھا گیا ہے کہ بیہ چاند بارہ وفات کا ہے اور جو سنیان کہتے ہین کہ
بارہ روز بیہ بیماریکا حضرتکے ولہذا نام پڑگیا ہے فقط بیہ اونکے بناوٹ ہے کیونکہ لفظ
وفات سے ثابت ہے کہ انہین بارہ روز ونہین ایک روز حضرتکی وفات ہوئی سے
چنانچہ ۲۸ صفر سے ۱۲ ربیع الاول تک ہین ایک روز وفات کا ہے جسکہ انگریزی
محکمات مین جو بند تعطیلات کے ہرسال چھپتی ہین اسمین تعطیل ۱۲ ربیع الاول کے
بنام زد بارہ وفاتکے ہوتی ہے فقط قول دویم یہ کہ شاہ صاحب لکھتے ہین
کہ رسولخدا نے عبد الرحمن بن عوف کو حکم دیا کہ لاؤ ایک شانہ بکریکا یا ایک تختہ تاکہ
لکھو مین ایک کتاب واسطے ابوبکر کے جب لانے کو چاہا تب آپنے فرمایا کچھہ حاجت
نہین ہے خدا اور مسلمان اسبات سے فرق رہین کہ نسبت ابوبکر کے اختلاف کرین فقط
اور صاحب حد تحقیق نے اوسکے جواب مین یہ لکھا ہے کہ یہ تقریر شاہصاحب کے براہ
تعصب کے ہے اگر یہ روایت سچ ہوتی تو رجوع بطرف اجماع کے کیون ہوتا اور خلیفہ
ثانی حسبنا کتاب اللہ کیون کہتے یہ تو اونکے مطلب کے بات تہی معہ دیگر وجوہات
لکھہ کر بیان کیا ہے کہ یہ قول شاہ صاحب کا محض لغو و دروغ ہے کچھہ شک نہین ہے
کہ اگر ایسے لوگونکا بس چلتا تو خلافت ابوبکر کو ازروئی نص قرآنی کے بنا دیتے فقط
قول سیوم یہ کہ شاہ صاحب لکھتے ہین کہ وقت پانے خلافت کے ابوبکر نے کہا
کہ ہمکو خلافت سے کیا علاقہ ہے یہ خلافت حق علی وعمر و ابو عبیدہ کا ہے فقط
جواب اسکا صاحب حد تحقیق لکھتے ہین کہ فے الواقعی اگر رسولخدا نام ابوبکر کا زبان
مبارک پر لائے ہوتے تو ایسی معذرت ابوبکر ہرگز نہ کرتے پس ایسے قول
فعل لاطایل پر شاہ صاحب افضل ہونا خلفائے ثلثہ کا حضرت علی پر دعوا رکہتے
ہین محض باطل ہے فقطاً اور اہل تشیع کہتے ہین چونکہ یہ قول حق بجانب تہا

جو ابو بکر کے منہ سے نکل گیا کیونکہ قصہ شدید ہم اوسکا یاد تھا کہ خلافت حق علے
علیہ السلام کی ہے لیکن بوقت مرنے اپنے کے حضرت علے علیہ السلام کو بہلا دیا
اسباب سے ظاہر ہے کہ عمر نے خلافت ابو بکر کو بزور دست دیا تھا اور ابو بکر نے بعہد عمر کو
واپس دیا یعنے عطاے تو بہ لقاے تو کہ دم اگر جناب رسول خدا نے دی ہوتی تو ضرور
شورے پر چھوڑتے ہرگز عمر کو خلیفہ مقرر نہ کرتے فقط **قول چہارم** یہ کہ ستر
وقت کے نماز کے امامت بحالت مرض رسول خدا کے حسب اجازت رسول خدا کے ابو بکر نے
پڑہائے ہے محض غلط ہے فقط جواب اوسکا بروایت ابن عباس کے کہ جو قبل اسکے
روایت لکہی گئی ہے ہو چکا ہے اور اگر بطوعاً وکرہاً فرض بہے کر لیا جاوے تو اس سے
خلافت وفضلیت خلفائے ثلثہ کی ثابت نہین ہو سکتی ہے کیونکہ حدیث نمبر ۹ سے
ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا بروقت تشریف لیجانے غزوہ تبوک کے حضرت امیر علیہ
السلام کو خلیفہ وجانشین فرمایا اور تشبیہ موسے وہارون کے دی ہے
اور بقول اہل سنت کے پیش نمازی ابن ام مکتوم کو دی تہے اگر وہ پیش نمازی
لی جائے تو اصحاب ثلثہ اپنے قول سے بالاے طاق رہ جاتے ہین اور اگر بقول
فریقین کے تشبیہ حضرت موسے وہارون کے قرار پاوے تب بہی خلفائے ثلثہ خارج
ہو جاتے ہین اس مقام پر نہ خلافت ونہ افضلیت خلفائے ثلثہ کی باقی رہ سکتی ہے
اب شاہ صاحب مثل مگس ہاتہ ملین فقط **قول پنجم** یہ کہ شاہ صاحب لکہتے ہین
کہ کتاب شواہد النبوت مین مرقوم ہے کہ لوگون نے حضرت علے علیہ السلام سے
پوچہا کہ سبب زیادتی فہم وحافظے کا اپکے کیا ہے فرمایا کہ غسل دینے مین جناب
رسول خدا کے پانی غسل کا آپکے پلکو نمین رہ گیا تہا مینے اپنے زبان سے چوس لیا
اسوجہ سے زیادتی ہمارے فہم وحافظے مین ہے فقط جواب یہ ہی کہ قول شاہ صاحب کا

محض لغو اور پر کذب بناوٹ کی ہے ورنہ آیہ نمبر ۵ ۳ ۔ سے صاف ثابت ہے
کہ حضرت علی علیہ السّلام کو بموجب حکم الٓہی جناب رسالت مآب نے گو دمین لیکر علوم
اپنے سکھلائے اور زیادتے حافظے کے بحکم خدا حضرت کو ہوئی ہے پس بمقابلہ
کلام الٓہی یہ بناوٹ و بہتان شاہ جی کا پیش رفت نہین جا سکتا ہے قاعدہ کلیہ
معاندین کا ہے کہ جب قایل ہوتے ہین تو اپنے جانب سے کلام ربانی مین معنے
پہناتے ہین و رصل حال پوشیدہ کر کے احادیث و روایات وضعی بنا کے درج کتاب
کر کے دلیل گرداتنے ہین چنانچہ ایک **نقل** برجستہ یاد آئی ہے کہ جسکو سید اسمعیل حسین
متخلص بہ منیر نے اپنے مثنوی معراج المضامین مین منظوم کیا ہے لکھی جاتی ہے
منیر پران روز و نکی سُننے ایک حکایت ٭ کہ حق پوشی جسمیں ہے نہایت ٭
اٹاوہ کے ہین ایک نامی محقق ٭ خروج و نصب مین انکو نسے فایق ٭ سیادت کا بھی
فرماتی ہین اظہار دسنے ہین دشمن اسلاف اظہار ٭ کتاب تازہ ایک تصنیف کی ہے ٭
سراسر وا کذب نصب دی ہے ٭ یہ فرماتے ہین وہ محتاط کامل ٭ کہ حال کربلا
بالکل ہے باطل ٭ نہ قتل اوس جا ہوئے سبط پیغمبر ٭ نہ پیاسے تھے نہ بیکس تھے نہ مضطر ٭
لب نہر آئی ہتی کچھہ فوج حاکم ٭ وہان حضرت کے بھی خیمے تھے قایم ٭ علی اکبر نے
کی ہتی اونسے تکرار ٭ کیا تہا بے سبب تلوار کا وار ٭ نہ تہا اوس فوج کا کچھہ بد ارادہ ٭
ہوا زخمی ولیکن شاہزادہ ٭ نہ تہا وہ زخم کچھہ قلب و جگر کا ٭ خفیف و سہل سا تہا
ایک چرکا ٭ کہان کے جنگ کیسے سخت گیری ٭ غلط اہل حرم کی بھی اسیری ٭ کہان
جنگ و جدل کیسی لڑائی ٭ غلط ہے سب شہادت کسنے پائی ٭ روافض کے
یہ ہین جھوٹے فسانے ٭ جو اہل علم ہو کیونکر وہ مانے ٭ کیا جب ختم اونہون نے
یہ رسالا ٭ ہوا ہم مشربون مین بول بالا ٭ وہان بھی ایک فاضل صاحب انصاف ٭

مصنف کا دل اونسے تھا بہت صاف ٭ دیکھائے جاکے اونکو اپنے تصنیف ٭
ہوے اونسے بہت خواہان تعریف ٭ اونہون نے جب کیا اوسکا نظارا ٭ غضب سے
زانوؤن پر ہاتھ مارا ٭ کہا یہ کیا ستم تمنے کیا ہے ٭ بتاؤ کن کتابونسے لکھا ہے ٭
ہوا الہام یہ یا وحی آئی ٭ کہ روح شمر سے کی آشنائی ٭ خوشا مذہب زہی توشش
اعتقادی ٭ شہادت سبط احمد کی منادی ٭ جو مثل شمس ہو احوال مشہور ٭
اوسے کرتے ہو ان حیلونسے مستور ٭ سنین کے جب کہ یہ اقوال شیعہ ٭ نہ سنی مانینگے
اسکو نہ شیعہ ٭ کرینگے دونون فرقے اسکو مردود ٭ خلاصی کے طریقے ہونگے مسدود ٭
جواب اسکا لکھونگا مین اسی آن ٭ نہ سمجھے گا کوئی تمکو مسلمان ٭ کہا شرما کے میرے
کیا خطا ہے ٭ یہودونکے کتابونسے لکھا ہے ٭ غرض ڈر کر چھپا ڈالی وہ تحریر ٭
یہ ٹھرائے ہے گویا دلمین تدبیر ٭ کہ فرضی نام سے مشہور کردین ٭ مصایب آل کے
مستور کردین ٭ کتاب آخر کو شہرت پائیگے خوب ٭ برائے بحث کام آجائیگی خوب ٭
غرض ہونگے نہ سوفطائی ایسے ٭ یہ منکر ہین بدیہی شے کی جیسے ٭ اگرچہ روز
روشن بھی ہو ظاہر ٭ مگر یہ مہرتابانکے ہون منکر ٭ جنہون نے کربلا مین یہ جفا کی ٭
حمایت کرتے ہین اون اشقیا کی ٭ کرے جو کوئی اون ظلمونکے تفصیل ٭ تو کرنے
لگتے ہین توجیہ و تاویل ٭ کبھی ہو جاتے ہین غصہ سے معمور ٭ کہ مذہب کا نہین ٭
لازم ہے مذکور ٭ ہر اک حیلہ سے ہے انکو یہی فکر ٭ کہ پوشیدہ رہے اس جور کا ذکر ٭
یہ عادت اور یہ کردار و گفتار ٭ پھر اوسپر ہین محب آل اطہار ٭ یہ نکتہ کیا نہین
اپر ہے روشن عدو کا دوست بھی ہوتا ہے دشمن ٭ تاسف کرتے ہین وہ دلمین یہ
ہر دم ٭ کہ کیون اسوقت مین پیدا ہوئے ہم ٭ جو ہوتے عہد شمر بیحیا مین ٭
تو جاکر ظلم کرتے کربلا مین ٭ بجا را وسد م لگتا انکے جیکا ٭ لہو پیتے حسین ابن علی کا ٭

سنان شمر کی کرتے غلامی ٭ بہت عقبا مین ہوتی نیکنامی ٭ رہی ایسے عبادت سے
جو قاصر ٭ تو یون نعم البدل کرتے ہین ظاہر ٭ کہ بنرم تعزیہ ہے فسق وبدعت ٭
ہر ایک بدعت کو ہے دوزخ سے نسبت ٭ کسی نے اس سے بھی کے تیز دستی ٭ بنایا
شرک وکفر وبت پرستی ٭ کسی نے کردیا عاشور کو عید ٭ نہو اس غم کی تا دنیا مین
تجدید ٭ نہ لے آل نبی کا تا کوئی نام ٭ رہے پنہان جو دشمن کر گئے کام ٭ اگر
ہوتے حسین ابن علی اب ٭ یزید وشمر بن جاتے یہی سب ٭ **منیر** اس مین
عبث ہے تجھکو تکرار ٭ نہ رکھہ ان خارجیون سے سروکار ٭ فقط **توضیح بعد رد**
قول شاہ عبدالحق کے اس مقام پر کچھہ اعتراضات جو لایق لحاظ کے ہین جانب
اہل حق سے لکھے جاتے ہین **اول** یہ کہ مانع ہونا خلیفہ ثانی کا لکھنے وصیت سے
برخلاف آیہ کریمہ کے جو پارہ - ۹ - سورہ انفال رکوع ۳ مین واقع ہے **قولہ تعالی**
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ترجمہ یعنے
اے گروہ ایمان لائے اطاعت کرو تم خدا اور رسول اوسکے کی اور نہ منہ پھیرو تم
اوس سے حالانکہ تم سنتے ہو فقط **دویم** یہ کہ شور وغل وتکرار مچانا بمقابلہ جناب سرور کائنات کے
کہ جسکے شان مین حق تعالی نے پارہ - ۲۶ - سورہ حجرات رکوع ۱ مین فرمایا ہے **قولہ تعالی**
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْہَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ
کَجَہْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ
ایمان لائے نہ بلند کرو تم آوازہاے اپنی کو آواز نبی پر اور نہ ندا کرو تم واسطے
اوسکے ساتھہ آواز بلند کے مثل پکارنے بعض تمہارے کے واسطے بعض کے
اس واسطے کہ باطل ہونگے اعمال تمہارے بسبب اوس امر کے بدرستیکہ تم
آگاہ نہوگے فقط **سویم** یہ کہ کلمہ ہجر لکھنا شان مین ایسے جناب کے

کسقدر یہ لفظ گران و ثقیل و شاق ہے کہ جسکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے پارہ ۵ سورہ نساء رکوع ۱۷ مین فرمایا ہے قولہ تعالی وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ترجمہ یعنے اور کوئی مخالفت کرے رسول کی جب معلوم ہوجاوے اوسکو راہ کی بات اور چلے سب مسلمانونکی راہ سے کج ہم اوسکے بھیجین گے اوسی طرف جو اوسنے پکڑی اور ڈالینگے اوسکو دوزخ مین بہت بری جگہہ پونہچا فقط چہارم یہ کہ ایذا دینا رسول خدا کو بسبب شور و غل کے اور رہگذر ہوکے اوٹھا دینا رسول خدا کا اونکو گونکو اپنے پاس سے پس ایذا دہندہ رسول خدا کا بموجب آیہ وافی ہدایہ جو پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷ مین واقع ہے قولہ تعالی اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ترجمہ یعنے جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو لعنت اللہ کی دنیا مین اور آخرت مین اور رکھا ہے واسطے اونکے ذلت کی مار کیون صاحبو یہی حسبنا کتاب اللہ کے معنی ہین افسوس کہ یہ کلمہ کہکر اپنی جہالت ہی ثابت کردی سعدی مصرعہ سرانجام جاہل جہنم بود ؎ اب دریافت کرنا چاہیے کہ ایسا شخص کون ہے کہ جسنے اپنے پیغمبر برحق کو ایسے وقت مین چار طرح سے رنج وایذا دیوے اور اونکے حکم کے مخالفت کرے پس ایسا شخص بموجب آیات مرقومہ بالا کے لایق یاری یا بیزاری کے ہے فقط قصہ مختصر اصحاب انصار خواہش مند ان منصب خلافت نے اجماع سقیفہ بنی ساعدہ مین کیا انصار نے چاہا سعد بن عبادہ کو اور ابو الہیثم بن التیہان نے چاہا کہ ابو بکر کو اور خزیمہ بن ثابت نے اہل مدینہ کو ترغیب دی کہ انصار کو اور اسید بن خضیر کے یہ راے ہوے کہ

مہاجر کو خلیفہ مقرر کریں تب ابوبکر نے کہا کہ امارت درمیان ہم لوگ قریش کے اور وزارت
درمیان انصار کے رہنی چاہئے اور معن ابن عدی نے کہا کہ تم قریش محترم تر ہو اور
عمر نے اس حدیث کو پڑہا الائمۃ من قریش ولا تکون ہذا الامر الا فیہم یعنے امامت
سیواے قریش کے دوسرے کو نہیں ہو سکتے اور بشیر ابن سعد نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث
رسولخدا سے سنی ہے پس ابوبکر نے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ عمر یا ابو عبیدہ پر بیعت
خلافت کی کیجاے لیکن وے لوگ اوپر خلافت ابوبکر کے راضی ہوی پس
عمر نے ابوبکر سے بیعت کی و بعض نے کہا ہے کہ بشیر ابن سعد نے بیعت ابوبکر سے
کی بعضے کہتے ہیں کہ عبادہ بن بشیر نے بیعت کی اور حباب ابن المنذر نے دست
بقبضہ ہو کے بشیر ابن سعد سے کہا کہ تو نے براہ حسد کے حق سعد بن عبادہ کا
ضایع کیا آخر کار فہمایش ابوبکر و تہدید عمر سے چپکا ہو رہا الغرض خلافت ابوبکر پر مقرر ہو گئی
اسمقام پر صاحب حد تحقیق روضۃ الصفا سے لکھتے ہیں کہ یہ خلافت بہ بنیاد مصلحت وقت کے
بہ تہدید عمر و بہ سبب پیرانہ سالی ابوبکر کے قایم ہوئی ہے آیہ قرانی و احادیث کا
مطلق بحث نہیں آیا اور خلافت بکر یہ میں بلحاظ افضلیت ذاتی کا کسی شخص کے
نہیں ہے و نہ تہا بلکہ ہر شخص کو اوسوقت میں اپنی اپنی مصلحت مدنظر تہے چنانچہ
اوس روز تہوڑے سے خواص نے بیعت کی دوسری روز ابوبکر نے منبر پر جا کر خطبہ پڑہا
اوسوقت سے بہ تہدید عمر بیعت عوام ہونے لگے اب اسجگہہ پر تین قول علماے
اہل سنت کے ہیں بعضے اجماع اہل مدینہ کے اور بعضے اہل حل و عقد کے
اور بعضے صرف بہ بیعت عمر بن خطاب کے قایل ہوے ہیں اور علماے اہل سنت
متفق ہیں کہ بعد رسولخدا کے احکام آیہ قرآن سے حاصل ہو سکتے ہیں احتیاج
امام کی نہیں ہے اور بعض اہل سنت کہتے ہیں کہ بعد انقضای زمان نبوت کے

بندون پر واجب ہے کہ واسطے اپنے تعیین امام کرین خدا اور رسول کو نصب امام سے
کچھ سروکار نہین ہے بلکہ شارح رسالہ تابع مین لکھتا ہے کہ امامت منعقد ہوتی ہے
بیعت سے اہل حل و عقد کے یعنے وہی لوگ کہ بست و کشاد لوگونکا جنکے ہاتھ ہے
خواہ اہل علم یا روساء قوم یا رو شناس ہون لوگونکے جیسا کہ روز خلافت ابوبکر کے
واقع ہوا اور اگر جمع کے سامنے میسر نہو تو بعض کا ہونا کافی ہے حتے کہ ایک شخص سے
جیسا کہ امامت عمر مین اتفاق ہوا کہ بہ گواہی و تعیین ابوبکر کے امام ہوا اور اونکے
نزدیک جملہ دلایل اجماع صحابہ ہے اور کہتے ہین کہ صحابہ کو کمال اہتمام تعیین امام مین
بعد رحلت رسولخدا کے تھا کہ کفن و دفن رسولخدا پر مقدم جانکر بلا فاصلہ مشغول
تعیین امام مین ہوئے اوسوقت ابوبکر منبر پر جاکر کہا کہ جو شخص پرستش محمد کی کرتا تھا
اب محمد دنیا سے گیا اور جو شخص پرستش خدا کرتا ہے جانے کہ اللہ تعالے حی لایموت ہے
پس لازم ہے کہ اپنے واسطے تعیین امام کرے کوئی شخص اوسجگہہ پر قول ابوبکر کا منکر نہوا
بلکہ تصدیق کیا پس معلوم ہوا کہ نزدیک اہل سنت کی نصب امام کا امت پر لازم ہے
اسی وجہ سے جسکے پیچھے چاہا نماز پڑھ لیا اور قول اہل تشیعہ کا یہ ہے کہ وہ اجماع کونسا تھا
اور کہان ہوا اور کیونکر بغیر شراکت معصوم کے وہ اجماع صحیح ہوا اسلئے کہ مذہب
حقہ اثنا عشریہ مین شراکت معصوم کے ایسے اجماع مین ضرور ہے اور ہرگز بدون شراکت
معصوم کے کوئی اجماع صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ایسا اجماع جسمین شراکت معصوم کی نہو
مثل پنچایت کنجڑے و قصاب وغیرہ کے حکم رکھتا ہے اور اگر اہل سنت یہ کہین
کہ مراد ہمارے اہل حل و عقد سے علمائے اسلام ہین کہ جس امر پر جسوقت اتفاق
و اجماع کرین وہ حجت ہی تو لازم اتا ہے کہ جمیع علمائے اسلام متفق ہون نہ کہ بعضے
اتفاق کرین و بعضے نکرین اور اجماع منعقد ہوجاوے پس بمقابلہ اور لوگونکے

حضرت علی علیہ السلام عالم و فاضل سب سے زیادہ تر تھے اور اسیطرح پر منجملہ اصحاب
رسولخدا کے مثل سلمان و ابوذر و عمار یاسر مقداد و غیرہ ہرگز شریک شورہ نہ تھے
پس کیونکر ایسا اجماع صحیح ہوسکتا ہے اور اگر اہلسنت یہ کہیں کہ یہ اصحاب تجہیز و تکفین
رسولخدا میں مشغول و مصروف تھے اسوجہ سے شریک شورہ نہ ہوے پس کہا جائیگا
کہ اکمل دین کا انہیں صحابہ کو حاصل تھا کہ بغیر اے رسولخدا میں یہ لوگ شریک رہے
ہرگز خیال امورات دنیا کا ان لوگونکو نہ تھا پس جس گاہ صحابی بزرگوار جلیل القدر
و کامل و افضل شریک شورہ کے نہون تو ہرگز ایسا اجماع لایق حجت کے نہیں ہوسکتا ہے
بلکہ کسی نے ایک مسئلہ ایسے بارہ مین علمائے اہلسنت سے پوچھا تھا کہ جسکے جواب مین سکوت
کیا ہے وہ یہ ہے استفتا کیا فرماتے ہین علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ مین
کہ کوئی ایسی آیہ یا حدیث صحیح ہے کہ جس سے دونو فرقہ کا تعین دربارہ خلافت بکر کے
پایا جاتا ہو کیونکہ دروازہ صدق و یقین کا احادیث کتب اہل سنت سے مسدود ہے
بلکہ احتمال موضوعات کے پائے جاتے ہین اسلئے کہ ابن حجر عسقلانی نے وجیہ الدین
علوی سے کہ کتاب نخبۃ الفکر و توضیح الفاح مین لکھتے ہین کہ اکثر بے دینون نے
ازراہ مغالطہ حدیثین وضعی بنا کے سلسلہ اوس روایت کا رسولخدا تک پونہچایا ہے
اور لوگون نے قبول کر لیا اور وہ سب احادیث کتب اہل سنت مین مخلوط ہو گئین
اور جو حارث نے بہ تمسک احادیث وضعی کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور عبدالکریم
بن ابی العوجا نے بعد وضع کے سند حدیثون مین کیا ہے اور کہا ابن عدی نے
کہ جسوقت محمد سلیمان نے عبدالکریم کو گرفتار کیا تب اوسنے کہا کہ ہمنے درمیان تمہارے
چار ہزار احادیث وضع کیا ہے اور شبہہ ہوا ابن حجر و ابن عدی کو موضوعات کا
زیادہ چار ہزار سے اور سب حدیثین تالیف پائین کتاب اہلسنت مین بلکہ روایت ہے

حاکم نے کتاب مستدرک مین کہ وفات کی رسول خدا نے اور نہ خلیفہ کیا کسیکو چنانچہ
ابن حجر نے کتاب صواعق محرقہ مین یہ تمسک ایسی حدیثونکے اثبات اپنے دعوے کا
کیا ہے اور جو بعض علمائے اہل سنت کہتے ہین کہ خدا حافظ ذکر اپنے کا ہے اور احادیث کا
بھی ہے اسلئے کہ احادیث بھی بمنزلہ ذکر ہے یعنی بہ عیانت وحی کے ہے مگر شاہ عبد
العزیز دہلوی نے تحفہ اثنا عشریہ مین بحث طلب قرطاس و دوات مین لکھا ہی کہ سب
احادیث وحی سے نہین ہین پس ہرگاہ بالکل قول پیغمبر کا وحی سے قرار نہ پاوے تو ذکر کا
اطلاق اوسپر کیونکر کیا جائے دوئم یہ ہے کہ علماے اہلسنت مین اختلاف واقع ہے بعضے
اجماع اہل مدینہ کے و بعضے اہل حل و عقد کے و بعضے صرف بہ بیعت عمر قایل ہین
پس اگر اجماع حجت اہل مدینہ پر ختم ہے تو نفاق اہل مدینہ بموجب آیہ کریمہ جو پارہ ۔ ۱۱ ۔
سورہ توبہ رکوع ۱۳ مین ہے ظاہر و آشکار ہے قولہ تعالی وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ
عَذَابٍ عَظِيمٍ ترجمہ یعنے اور بعضے اہل مدینہ سے کہ اقامت کی ہے اوپر نفاق کر
نہین جانتا تو اونکو ہم جانتے ہین اونکو قریب ہے کہ عذاب کرینگے ہم اونکو دوبار بعد اسکے
پھیرے جائینگے طرف عذاب بزرگ کے فقط پس اسصورت مین قول و فعل اونکا کب
لایق حجت کے ہوسکتا ہے فقط اور اجماع اہل حل و عقد کا بھی بموجب کلام اٰیہ
کہ سورہ کہف موجود ہے کیونکر متمسک ہوسکتا ہے باقی رہا خلیفہ ہونا ابوبکر کا
صرف بہ بیعت عمر کے چنانچہ مواقف اور شارح اوسکے نے لکھا ہے کہ خلافت ابوبکر
صرف بہ بیعت عمر ہوئی سو یہ بھی بات بے بنیاد پائی جاتی ہے کیونکہ امت حضرت
موسی علی نبینا علیہ السلام سے تمام قوم بنی اسرائیل نے اجماع گوسالہ پر کیا تھا
کیونکہ اجماع حجت نہ رہا اور معتبر رہا پس ایک شخص کی بیعت سے کب وہ شخص لایق خلافت

سکیہ ہوسکتا ہے اور بالفرض اگر اجماع بالکل امت سے مراد ہے تو یہ بات بھی غیر ممکن پائی جاتی ہے
شعر گوگر داحمر نہ لعل سفید ہ کہ جوئیدہ ازوے شود ناامید ۵ فقط اور یہ بھی ثابت ہے
کہ جناب امیر و فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام اور تمامی بنی ہاشم اور جو صحابہ کہ غیر تجہیز و تکفین
میں جناب رسول خدا کے شریک تھے بیعت نہ کی اور سعید بن عبادہ رئیس قبیلہ خزرج نے تا دوام
آنجناب بیعت نہ کی پس بروقت تقرر خلافت کے کسی شخص نے نہ ذکر آیات قرآنی یا احادیث کا
و نہ حدیث ثقلین و نہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا کیا و نہ حضرت علی علیہ السلام کو اس
مجمع میں طلب کیا مثل بنگلہ و فانوس ان کے لوٹ لیا سچ ہے ایمان جانے تو جائے
مگر دولت و حکومت ہاتھ آئے فقط الغرض جب ابوبکر مسند نشین ہوئے بمشورہ باخودہا
ایک مجلس بنا کر حضرت علی علیہ السلام کو واسطے کرنے بیعت کے طلب کیا جب جناب امیر
علیہ السلام تشریف لائے اور سبب طلب پوچھا عمر نے کہا کہ واسطے بیعت کے طلبی ہے
حضرت نے فرمایا کہ تم نے کہا ہے الائمۃ من قریش اور اسباب کو انصار پر حجت و دلیل
خلافت اپنی کرتے ہو مجھکو بھی تم پر وہی حجت ہے یعنے بسبب قرابت رسول اکرم واسطے
امر خلافت کے بقول تمہارے عمر نے کہا یا علی جب تک بیعت نکروگے نہ جانے پاؤگے
اور ابو عبیدہ نے کہا یا علی آپ بیشک مستحق خلافت ہیں اسمیں کسیکو انکار نہیں ہے
لیکن اسوقت میں مصلحت وقت پہ عمل کرنا چاہیے جناب امیر علیہ السلام نے کہا
کہ خدا سے ڈرو جو کچھ کہ حق تعالی نے خاندان نبوت میں بھیجا ہے وہیں رہنے دو
نقل تحویل نکرو اور تم جانتے ہو کہ قرآن ہمارے گھر میں نازل ہوا ہے اور ہم معدن
علم اور فقہ اور دین اور عالم فرایض و سنت کی ہیں اور مصلحت امور دین و دنیا کے
بہتر جانتے ہیں اور امر خلافت میں ہم اور وں سے افضل ہیں ہمکو لازم نہیں ہے
کہ دوسرونکے بیعت کریں بلکہ تمکو سزاوار ہے کہ ہم سے بیعت کرو اسوقت

حال ط و بعد اہل بیت علیہ السلا بہ مرسیاد

بشیر بن سعد نے کہا کہ یا علی اگر پہلے آپنے یہ بات فرمائی ہوتی تو کوئی شخص خلاف آپکے
نکرتا لیکن جب آپنے خانہ نشینی اختیار کر لیا اور مجمع میں نہ آئے تب یہ گمان ہوا کہ آپکو
اس امر سے انکار منظور ہے حضرت نے فرمایا کہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میں جناب رسول خدا کو
بے کفن و دفن چھوڑ کر امر خلافت میں سعی کرتا تمکو یہ کیون نہیں توقف کیا کہ بعد فرصت
یہ امر پیش کرتے یہ فرما کر دولت سرا کو تشریف لے آئے بعد چند روز ان لوگوں نے پھر ایک شور کیا
کہ حضرت علی سے بزور بیعت لینی چاہئے جبتک وہ بیعت نکرینگے نہایت و غدغہ ہے
عجب نہیں کہ بلوہ ہو جاوے کیونکہ حضرت کو دعوی خلافت کا ہے تاریخ ابو الفدا
حاکم شام و واقدی و صاحب الیہ و طبری اپنی تواریخ میں لکھتے ہیں مختصر یہ کہ خود
عمر بن خطاب مع سلمہ بن سلمہ و زید بن اسلم و ابن حصین و عبد الرحمن بن عوف و قنفذ
غلام ابو بکر و خالد بن ولید وغیرہ حضرت علی علیہ السلام کے در دولت پر گئے اتفاقا
جناب فاطمہ علیہا السلام اوسوقت دروازہ بند کئے گھر میں تھیں چنانچہ عمر نے آواز دے
کر افتحوا الباب والا احرقنا علیکم یعنے کھول دو دروازہ کو ورنہ اس گھر کو
آگ سے جلا دونگا مع ساکنین گھر کی جناب فاطمہ زہرا نے کہا کہ کیون عمر تو گھر ہمارا جلا دیگا
اونے کہا کہ ہاں قسم خدا کی میں ضرور جلا دونگا اور ایک روایت میں وارد ہے
کہ لکڑیاں اور آگ بھی ہمراہ لائے تھے راوی کہتا ہے کہ اوسوقت اندر اوس مکان کے
پانچ شخص تھے ایک حضرت عباس چچا جناب رسول خدا کے دوئم جناب علی علیہ السلام
سیوم جناب فاطمہ علیہا السلام چہارم جناب امام حسن علیہ السلام پنجم جناب امام حسین
علیہ السلام موجود تھے چنانچہ بعد قیل و قال بسیار جب جناب فاطمہ زہرا نے خوف
دروازہ نہیں کھولا تب عمر نے بزور لات ماری کہ دروازہ حضرت فاطمہ علیہا
السلام پر گرا جناب کو صدمہ پہونچا دروازہ کے نیچے دب گئیں فرمایا

یا اَبَتاہ یا رسول اللہ یا غوثاہ اور غش کر گئیں اور بعض نے لکہا ہے کہ اوسکے صدمہ سے استقاط حمل بہی ہوا اور کتاب ملل نحل میں نظام سے روایت ہے کہ عمر نے جناب فاطمہ کے شکم مبارک پر ایسی ضرب لگائی کہ جسکے صدمہ سے استقاط حمل ہوا اور اوسے عارضہ میں انتقال فرمایا اور ایک راوی کہتا ہے کہ باشارہ عمر قنفذ نے ضرب تازیانہ جناب فاطمہ پر لگائی اور بعض لکہتے ہیں کہ وہ ضرب لکدپاے عمر کے تہے دروازہ کی نہ تہی اور ایک روایت میں ہے کہ خالد بن ولید نے تلوار معہ میان اپنی جناب کے کتف مبارک پر ماری کہ کتف مبارک مجروح ہوگئے اور مکانمیں بہی ایک سمت آگ لگادی بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جلا بعضے کہتے ہیں کہ کسیقدر جلا تہا کہ بنی ہاشم نے جلدی سے بجہادیا جب یہ بے ادبی عمر کے حد سے زیادہ گذری جناب امیر علیہ السلام نے بے اختیار مکان سے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ یا ابن صہاک بسبب اسکے کہ علم خدا میں تیرا مارا جانا اور حسب گذرا ہے بچا جاتا ہے تو ورنہ تو یا او مثل تیرے ہرگز مرتکب ایسے حرکات کے نہ ہوتے پس خالد بن ولید نے تلوار کہینچ کر قصد مارنے جناب کا کیا تمام بنی ہاشم مجتمع ہوکے تلوار اوسکی چہینلی اور مستعد زد و ضرب اوس مجمع کے ہوئے حضرت مانع ہوکے ہر ایک کو باز رکہا اور اپنے صبر فرمایا فقط اسمقام پر اہل انصاف سے سوال ہے کہ عمر بن خطاب بطلب حضرت علی علیہ السلام آیا تہا فاطمہ زہرا علیہا السلام دختر رسولخدا سے کون سے عداوت تہی یا کون سا قصور عمر کا کیا تہا کہ جسکے پاداش میں یہ ستم دختر رسولخدا پر کیا جناب نے صرف اسقدر فرمایا تہا کہ کیوں اے عمر تو گہر میرا جلائیگا یا کوئی کلمہ ثقیل یا حقارت کا کہا تہا کہ جسکے عوض میں بنت رسول خدا پر کہ جسکی شان میں آیہ تطہیر نازل ہو یہ ظلم و بدعت کیا پس ایسے اشخاص ایذا دہندہ کو کیا کہہ سکتے ہیں اور ایسا شخص لائق یاری

یا بیزاری سکے ہی بعدہ جناب امیر علیہ السلام کو حلقہ مین کرکے بعضے کہتے ہین کہ گلا مین
چادر لپیٹ کر اور بعضے کہتے ہین کہ رسن باندہ کر مسجد مین لیگئے جب جناب امیر علیہ السلام
قریب قبر جناب رسولخدا کے پونہچے یہ آیہ جو پارہ ۹ - سورہ اعراف رکوع ۱۸ مین
واقع ہے پڑہا قولہ تعالی قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي
ترجمہ یعنے اے بہائی میرے اس قوم نے نہایت ضعیف کر دیا ہے مجہے اور قریب تہا
کہ شہید کرین مجہے فقط بعدہ حضرت اور ابوبکر سے گفتگو پیش آئی ابوبکر نے دیکہا
کہ جناب امیر کا غیظ زیادہ ہوتا جاتا ہے آخر کار اونسے کہا یا علی آپ اپنے گہر تشریف
لے جاہئے ہمکو آپسے کچہہ کام نہین ہے چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام اپنے مکان پر واپس
آئے فقط توضیح حق اس روایت سے ثابت ہے کہ چار افعال قبیحہ عمر بن خطاب نے
پیروان ونکے سے عمل مین آئے اول ضرب لگانا شکم مبارک پر جناب فاطمہ
علیہا السلام کے کہ جسکے صدمہ سے ایسی ایذا پونہچی کہ اسقاط حمل محسن کا ہوا مخفے
نرہے قراین سے پایا جاتا ہے کہ جو اکثر لوگ کہتے ہین کہ فلان محسن کش ہے تو یہ اصل
بات تہی لوگون نے رفتہ رفتہ اس اصل کو بپاس داری خلیفہ دویم کے یا کسی اور وجہ
سے معنی بدل کے بطور مثل کے کہنے لگے کہ فلان شخص محسن کش ہے اسم کو کلمہ
قرار دیکر معنی اوسکے احسان کنندہ کے ہین قایم کر دیا ہے ورنہ درحقیقت
محسن کش سے وہی غرض و مطلب ہے فقط دویم لگانا آگ کا اگرچہ کسیقدر مکان
جلایا نہین جلا لیکن جلانے والا تو اپنے قصد و فعل کا مرتکب ہو چکا کسلئے کہ
اوس مکان مین جناب امیر و فاطمہ زہرا و جناب امام حسن و جناب امام حسین منجملہ
خمسہ کے چار تن موجود تہے اور پنجم حضرت عباس چچا رسولخدا کے تہے پس
آگ لگانے والا تو اپنے زعم مین ان پانچون شخصون کا قاتل ہو چکا فقط سیوم

بلااجازت و زبردستی سے خانہ دختر رسولخدا مین در آنہ گھوس جانا کہ جسکے گھر کا ادب ملائکہ کرتے تھے فقط چہارم چادر خواہ رسن گلے مین ڈال کر بتفضیح جناب امیر علیہ السلام کو مسجد نبوی مین لیجانا فقط سبحان اللہ امت پیغمبر خدا نے بعد وفات پیغمبر کے اونکے ذریت واہلبیت کے ساتھہ کیا کیا عزت و توقیر کی ہے اور کیا خوب حکم خدا اور رسولخدا کا بجا لائے مین گویا واسطے ماتم پرسے کے دختر رسولخدا کے پاس جاکر کیا اچھے تسلے و تشفے جناب فاطمہ زہرا و حسنین علیہم السلام کو دی ہے جیساکہ شرعا و عرفا انسانکو لازم ہے بخوبی ادا کیا کہ جس سے روح اقدس جناب رسولخدا کے تاقیامت شادان و فرحان ہوتے رہے گی اگر اسے کا نام محبت و مودت ہے تو ایسے اسلام کو ہمارا اسلام ہے فقط اب صاحبان انصاف و ذی عقل بلا پاسداری و لحاظ کسی امر کے حقا و ایمانا فرمائین کہ جو لوگ اہلبیت علیہم السلام کو اس طور پر ستاوین یا ایذا دین یا بے ادبے کرین کہ ایسا ظلم و جور کسی امت نے اپنے نبی کی ذریت کے آج تک نہین کیا ہے و نہ کسی مذہب مین جایز ہے بمصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۱۲۔ سورہ ہود رکوع ۱۰ مین واقع ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ترجمہ یعنے اور نہ میل کرو تم طرف اونہو نکے کہ ظلم کیا ہے اونہون نے پس کرے تمکو آتش دوزخ اور نہین ہے واسطے تمہارے ورائے خدا کی کوئی دوست بعد اوسکے نہ یاری دیئے جاؤگے تم فقط پس ایسے ظالم کو دوست گرداننا کیسا ہے اور ایسے لوگونکو دوستان خدا و رسول کہے یا دشمنان مین قرار دے جائینگے اور ایسے اشخاص لایق یاری یا بیزاری کے ہین پوشیدہ نرہے کہ بعض معاندین کہتے ہیں کہ اگر حضرت فاطمہ پر یہ سب تعدیان ہوتین اور خود حضرت علی کے گلے مین

رسن باندہے گئی تو حضرت علی غالب کل غالب کہلاتے تھے کیون نہین اون لوگون سے پیش آے وہ ضربت حیدری کیا ہو گئے اہل تشیعہ بہتان باندہ کر خلفا کو ناحق بدنام کرتے ہین فقط جواب اسکا یہ ہے اول جسقدر جور و ستم و ظلم و تعدی شیخین و توابع اونکے نے اہلبیت علیہم السلام کے ساتھہ کیا ہے بالکل کتب اہلسنت مین مندرج ہین اہل تشیعہ نے کوئی بات اپنے جانب سے نہین لکھی ہے ثانیاً خود بقول سایل کے ظاہر ہے کہ حضرت علی علیہ السلام غالب کل غالب تھے پس ہر امور پر غالب ہونا لازم آتا ہے یعنے جسطرح پر علم و زہد و تقوے و عدل و سخاوت و شجاعت وغیرہ پر حضرت غالب تھے اوسی طرح سے صبر پر بہی غالب تر تھے چونکہ ہر امور مین غالب تر ہونا حضرت کا ظاہر و عیان مانند آفتاب کے تہا صرف درجہ صبر کا باقی رہ گیا تہا سو اوسکو بہی حضرت نے عیان و آشکار کر دیا کیونکہ وہ جناب وصی و جانشین خاتم النبین تھے اور ہر پیغمبر کے معجزات حضرت مین تھے باقی دلایل خیالات مولف مین بیان کئے جاینگے فقط یاقوت حموی شافعی نے کتاب معجم البلدان مین اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین و دیگر کتب فریقین مین لکھا ہے کہ فدک ایک قریہ ارض حجاز مین کہ فاصلہ مابین اوس قریہ اور مدینہ کے دو دنکی راہ ہے اور بعضون نے تین دنکی راہ لکھا ہے اور وہ قریہ کفار خیبر سے کہ بطریق مصالحت کے تحت و تصرف مین آیا اور بموجب مرا لہے خالصتہ حضرت نبوی صلعم ہوا اور اوس قریہ مین چشمہائے آب روان اور درختان خرما بہت سے تھے ہر گاہ یہ آیہ جو پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ مین واقع ہے وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ ترجمہ یعنے دے تو ناتے والے کو حق اوسکا فقط نازل ہوا جناب رسالت پناہ نے باغ فدک کو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنی دختر کو ہبہ کر دیا کہ وہ معصومہ اوسوقت سے اپنے تصرف مین رکھتے تہین اور وکیل اونکا

تحصیل پذیر باغ فدک کے کرتا رہا جب انتقال جناب رسولخدا کا ہوا اور ابوبکر مسند
حکومت پر بیٹھا باخودہا مشورہ کرکے دفعتاً وکیل جناب فاطمہؑ کو خارج کرکے اپنے
جانب سے وکیل مقرر کردیا یہ خبر حضرت فاطمہ کو معلوم ہوئی اونجنابؑ ہمراہ زنان بنی ہاشم
کے مسجد نبوی مین تشریف لیجاکر استغاثہ اپنے حق کا کیا اور دلایل و براہین سے
حق اپنا ثابت کیا اور دستاویز ہبہ نامہ دکہلایا چنانچہ ابوبکر نے اوس ہبہ نامہ کو
دیکہکر تصدیق کرکے واپس دیا اور ایک نوشتہ واگذاشت باغ فدک کا خود لکہکر
اون معصومہ کو دیا اور کہا کہ آپ مکان پر جائین اب کوئی شخص دست اندازی
باغ فدک مین نہ کریگا چنانچہ جناب فاطمہ علیہا السلام وہ نوشتہ لئے ہوئے
دولتسرا پر تشریف لاتی تہین اثنائے راہ مین عمر بن خطاب سے ملاقات ہوئے
اوسنے پوچہا کہ آپ کہان تشریف لیگئے تہین جنابؑ نے حال مفصل بیان فرمایا اوسنے
نوشتہ ابوبکر کو لیکر دیکہا اور یہ کہا کہ اسمین غلطی رہ گئی ہے آپ مسجد مین آئین
تو درست ہوجائے اور اوس نوشتہ کو خود لئے ہوئے چلا گیا مسجد مین جاکر باخودہا
کچہہ باتین کین جب وہ معصومہ داخل مسجد ہوئین ابوبکر نے کہا کہ اے دختر رسولخدا
ہمنے نوشتہ مین غلطی کی تہی زیرا نے پیغمبر خدا کے ہمنے سنا ہے کہ نَحْنُ مَعَاشِرُ
الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوَرِّثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ فقط یعنے ہم پیغمبران کی میراث نہین ہے جو کچہہ
وہ صدقہ ہے یہ کہا اور عمر نے نوشتہ کو چاک کرڈالا اور حضرت علیؑ و امام حسنینؑ
وام ایمن کی شہادت گذری اور بعضے لکہتے ہین کہ ام سلمہ کی بہی گواہی گذری
مگر ان سبکو نامنظور کیا مخفے نرہے کہ اللہ تعالے نے ذالقربی کو مساکین وغیرہ پر
مقدم کیا ہے پس باوصف نازل ہونے آیہ کے کیونکر جناب رسالتمآب نے
ذوالقربی کو محروم کیا ہوگا اسجگہہ پر بنا بر حدیث وضعی مرقومہ بالا کے معلوم ہوتا

کہ معاذ اللہ منہا گویا جناب رسولخدا اولیک الذین صدقوا اور اولیک ہم المتقون سے
خارج ہیں باوصف سردار صدیقون و متقیون کے تھے دویم یہ کہ **قولہ تعالی** و ورث
سلیمان داؤد ترجمہ یعنے وارث ہوا سلیمان داؤد کا فقط یہ آیہ پارہ ۱۹ سورہ نمل
رکوع ۲ میں واقع ہے فقط سیوم یہ کہ **قولہ تعالی** فہب لی من لدنک ولیا یرثنی
و یرث من ال یعقوب ترجمہ یعنے بس بخش مجھکو اپنے پاس سے کام اوٹھانے والا جو میرے
جگہ بیٹھے اور یعقوب کے اولاد سے فقط یہہ آیہ پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۱ میں
واقع ہے فقط ہرگاہ وراثت جب پیغمبران کو برابر ملتے چلے آئے اور خود حضرت کے امت کو
حکم ہے کہ دو تم ناتی کو حق تو یہ حدیث وضعی برخلاف آیات کلام ربانی کے کیون کر یہ
صداقت کا رکھتی ہے صاف دلالت اوپر کذب کے ہے پس ایسے کاذب کا نام صدیق
رکھنا خلاف عقل کے ہے اور علاوہ اسکے سید وحید الدین مذہب اہل سنت و صنفت
حد تحقیق نے فصل ۱۳۴ کے قول دوازدہم میں بصفحہ ۸۵ میں صاف لکھا ہے
کہ یہہ حدیث وضعی ہے فقط الغرض جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے بہت سے دلایل
و آیات قرآنی بیان کیا کوئی سخن لایق شنوائی ہوا و سکہری جناب فاطمہ نے غضبناک
ہو کے ایک خطبہ پڑہا بعد ختم ہونے خطبے کے ابوبکر نے منبر پر جا کر کہا کہ ایہا الناس
سنتے ہو یہہ کیا باتیں ہیں جو عہد رسول خدا میں نہ تہیں یہ وہی قصہ ہے کہ روباہ نے
دعوی کیا اور دم کو گواہ دیا اور یہ عورت فتنہ پرواز ہے چاہتی ہے کہ فساد کرے
اور مانند ام طحال کے عورت مددگار سے اپنی مدد ڈہونڈہتی ہے اور ہم کچہہ نہیں کہتے ہاں
اور ان فقرات کو ابن ابی الحدید کتاب سقیفہ میں لکہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے
نقیب اپنے اوستاد سے پوچھا کہ یہ کلمات کیسے ہیں اوسنے کہا کہ یہ کنایہ و مراد علی
و فاطمہ سے ہے اور خود متعجب ہو کر کہا کہ کیونکر ایسا کلام نسبت دختر رسول خدا کے

اوسکے منہ سے نکلا یہہ کہنے لگا کہ ہان بادشاہ وقت ہی چوچاہا کہا بعدہ نقیب نے
کہا کہ ام طحال ایک عورت زناکار عرب کے تہی اوس سے نسبت دی ہے فقط پس فاطمہ
علیہا السلام یہہ سنکر روتی ہوئی اپنے مکان پر چلی آئین اور عہد کیا کہ تا زندگے اپنی
ان لوگون سے کوئی بات نہ کرونگی اور صحیح بخاری نے صاف لکہا ہے فوجدت فاطمة
ولم تکلمہ حتی ماتت یعنے اسقدر غصہ کیا فاطمہ نے کہ نہ بات کے اوس سے تا بمرگ اپنے فقط
بلکہ وصیت کے کہ میرے جنازہ پر یہہ لوگ کسیطرح سے نہ آوین چنانچہ ایسا ہے ہوا کہ بعد وفات کے
وقت شب جناب امیر علیہ السلام نے اونکو دفن کیا اور نماز جنازہ خود پڑہا اور بعد
دفن کے کئی قبر بنا دی گئے ہے کہ نشان نہ پایا جاوے تا کہ وے لوگ قبر پر نہ آوین فقط
بلکہ جناب فاطمہ زہرا علیہا اسلام جبتک زندہ رہین تبسم نہوین اور یہہ شعر جناب کا حسب حال
اونکے ہے شعر صبت علی مصایب لو انہا * صبت علی الایام صرن لیالیا * فقط
یعنے تہہ پر وہ مصیبتین پڑین کہ اگر وہ دنون پر پڑتین تو رات ہو جاتا اسمقام مین امیر انیس صاحب نے
کیا خوب فرمایا ہے قطعہ غاصبان حق زہرا و علے * مورد لعن و تبرا ہوگئے *
چہین کر باغ فدک کیا پہل ملا * اپنے حق مین آپ کانٹے بو گئے * فقط توضیح
اسمقام پر پانچ گناہ نسبت ابوبکر و عمر کے ثابت ہین اول یہ کہ جناب فاطمہ
علیہا السلام کو دعوے فدک مین کاذب سمجہنا کہ جسکے شان مین خود عائشہ کہتی ہے
اصدق اللہجة من فاطمة الا ان یکون الذی ولدہا یعنے نہین دیکہا مینے
کسی کو راست گو تر بات مین فاطمہ سے مگر وہ شخص کہ جسنے فاطمہ کو پیدا کیا یعنے
رسولخدا فقط اور حدیث نمبر ۵۷ پر لحاظ کرنا چاہئے فقط دویم یہ کہ حضرت
علی علیہ السلام کو کہنا کہ آپنے پانی کے لئے گواہی جہوٹے دی حالانکہ اللہ تعالے
نے آیات نمبر ۱۵ و ۱۶ مین حضرت کو صدیق اکبر خطاب دیا ہے فقط سیوم

یہہ کہ جناب امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی گواہی بسبب صغر سن کے دروغ سمجھنا حالانکہ خدا نے آیۂ تطہیر مین و پیغمبر خدا نے احادیث لمبر ۳۴ و ۵۸ و ۶۰ و ۶۴ و ۶۵ مین تعریف فرمائی ہے اور ظاہر ہے کہ امام معصوم کذب وغیرہ ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ سے بری ہین فقط چہارم یہ کہ ام سلمۂ یا ام ایمن کے حق مین کہنا کہ ایک عورتکی گواہی درست نہین ہے حالانکہ ام سلمۂ سیکے ازواج رسولخدا سے ہین اونکی گواہی تولایق سند کے نہو اور عایشہ نے بہت سے احادیث موضوع کر ڈالا وہ سب داخل کتاب ہوئین اور سند گردانی گئین اور نام اوسکا صدیقہ رکھا گیا فقط پنجم یہ کہ جناب فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کو ام طحال ایک عورت بدکار سے نسبت دینا اور پھر کہنا کہ ہم کچھہ نہین کہتے ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالی نے آیۂ تطہیر اونکی شان مین نازل کیا ہے اور رسولخدا نے بضعۃ منی فرمایا ہے پس ایسے شخص مرتکب کے حق مین کیا کہنا چاہئیے اور ایسا شخص قابل یاری یا بیزاری کے ہے مخفی نرہے کہ اہلسنت نے مسئلہ فرایض عصبہ کا جو میراث مین ہے غصب باغ فدک کے لئے بنایا گیا ہے ورنہ یہہ مسئلہ نہین کلام اللہ مین نہین ہے کہ دختر کے موجود ہوتے بھتیجا نصف میراث چچا کی پاوے اور یہہ نہین سمجھے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی جناب رسولخدا کے برادر عم زاد ہوتی تھے فقط علاوہ اسکے ہرگاہ ابوبکر و عمر نے باغ فدک غصب کیا لیکن حجرہ عایشہ و حفصہ دختران اپنی کا نہ غصب کیا اونکے رہنے کو چھوڑ دیا اور کسی کتب فریقین سے نہین پایا جاتا ہے کہ عایشہ و حفصہ نے مکہ سے مدینہ مین اکر خود زمین خرید کیا تھا یا اونکے باپ نے خرید کے مکان بنوا دیا تھا کیونکہ کتب سے اسقدر ثابت ہے کہ رسولخدا نے ایک مکان لیکر ازواج اپنے کو ساکن کیا تھا اگر کوئی کہے کہ بجہت میراث یہ حجرہ ازواج کو پہونچا ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ ہرگاہ بموجب حدیث وضعی کے میراث رسولخدا باقی نرہے

اور باغ فدک غصب ہوگیا تب یہ حجرہ کیونکر میراث مین داخل ہوسکتا ہے اور خوارزمی نے
باسناد خود ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے یا علیؑ انّ اللہ تعالےٰ
زوجک فاطمۃ وجعل صداقہا الارض فمن مشی علیہا مبغضا لہا مشی حراما فقط
یعنے اے علی حق تعالی نے تجویز کیا تجہے ساتھہ فاطمہؑ کے اور تمام زمین کو مہر اوسکا کیا ہے
پس جو شخص کہ بغض فاطمہؑ سے رکہتا ہوا اور چلے اس زمین پر تو چلنا اوسکا حرام ہے فقط اگر بنا بر
اسی حدیث کے زمین فدک سے حجرہ کو مبالغہ کیا ہو تو یہ بات اور ہے وللہ درّ الماجد طاب
ثراہ قطعہ تخت فرمان شہ دین چو دو عالم باشد ❁ قدر عالیش کجا کم شود از غصب فدک
گر تو از ضعف بصارت حق او نشناسے ❁ نہ شناسے چو زیات بسارے عینک
ہرگاہ تمام زمین مہر جناب فاطمہ علیہا السلام ہو تو تنزع کرنا ابوبکر و عمر کا اس مین مختصر فدک تک
کمال بے مروتے و نا انصافی ہے قولہ تعالیٰ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ترجمہ یعنے اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اونہون نے کس
مکانمین بازگشت کرینگے فقط یہ آیہ پارہ ۔ ۱۵ ۔ سورہ شعرا رکوع ۱۱ ۔ مین موجود ہے
مخفی نرہے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے باغ فدک کو ساتہہ اولاد فاطمہ علیہا السلام کے
واگذاشت کیا لوگون نے عرض کی کہ اعتراض توہی غاصب ظالم ہونیکا صحابہ پر
عاید ہوگا لیکن اوسنے نہ مانا کہ بقبضہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے رہا بعد وفات
اوسکے بہ زمانہ خلفاے عباسیہ کے لیا گیا بعد مامون رشید اور معتصم باللہ
و واثق باللہ نے پہر اولاد فاطمہؑ پر رد کیا ہرگاہ نوبت متوکل باطل کے آئے اوسنے
لیکر اپنے حجام کو دیا بعدہ معتضد باللہ نے پہر اولاد فاطمہ علیہا السلام کو دیا بعدہ
مکتفی باللہ نے پہر لے لیا بعد اوسکے مقتدر باللہ نے پہر اولاد فاطمہ علیہا السلام پر
واگذاشت کیا فقط ہرگاہ باغ فدک حق فاطمہ زہرا علیہا السلام کا تہا تو کیون خلفا کے

عباسیہ نے اولاد فاطمہ کو چند مرتبہ دینہ چلے آئے اس سے صاف ثابت ہوا کہ باغ فدک
ضرور حق فاطمہ کا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ واگذاشت کیا پس باغ فدک حق فاطمہ کا ہونا اور
ابوبکر و عمر کا غصب کرنا اور چند مرتبہ خلفائے بنی امیہ و عباسیہ کا رد کرنا اولاد فاطمہ کو
صحیح پایا جاتا ہے فقط کسی نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ جناب امیر
علیہ السلام نے ایام خلافت مین اپنے کیون نہین فدک کو لے لیا اوسوقت مین
کون مانع تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ جناب امیرؑ نے بجہت اقتدائے جناب رسول خدا کے
تصرف مین نہ لائے اسلئے کہ عقیل بن ابیطالب نے خانہ جناب رسولخدا کو قبل فتح مکہ کے
بغصب معرض بیع مین لائے تھے ہرگاہ فتح مکہ ہوئی بعض صحابی نے حضرت سے کہا
کہ آپ کسوجہ سے دولت سرا مین نزول نہین فرماتے حضرت نے فرمایا کہ مگر عقیل نے کوئی
گھر میرے واسطے رکھا ہے کہ اوسمین ہم سکونت اختیار کرین اور ہم اون اہلبیت سے
ہین کہ جس مال کو کہ ہمسے بظلم غصب کیا ہو تو وقت غلبہ اپنے کے بار دیگر رجوع نہین
کرتے ہین دوسرے یہ کہ جناب امیرؑ مکروہ جانتے تھے کہ ہرگاہ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے
بسبب مقدمہ فدک کے بہ غصہ انتقال کیا ہے پس کیونکر اوس سے منتفع ہوں فقط سیوم
یہ کہ ہرگاہ عمر نے درباب گواہی جناب امیرؑ کے کہا تھا کہ واسطے نفع اپنے کے گواہی جھوٹی
دیتے ہو لہذا جناب امیرؑ نے اپنے زمانہ خلافت مین نہ لیا فقط اسجگہہ ایک نقل یاد آئی ہے
کہ لکھنا اوسکا ضرور ہے **نقل** ایکروز قفال بن حسین کسی شخص کے ہمراہ جاتا تھا
ناگاہ طرف مدرسہ ابوحنیفہ کوفی کے جا نکلا دیکھا کہ وہ درس دے رہا ہے قفال نے
ہمراہی اپنے سے کہا کہ مین اسکے قریب جا کر ایک سوال کر کے اوسکو الزام دیتا ہون
تو بھی میرے ہمراہ آ اوس رفیق نے کہا کہ وہ بڑا عالم ہے تو عہدہ برآ نہوسکیگا قفال نے
کہا کہ تو دیکھیو تو مین کسطرح سے اوسکو الزام دیتا ہون پس قفال نزدیک [illegible]

ابوحنیفہ مجھسے اجازت لیکر کہا کہ اے ملّا ایک برادر کلان میرا رافضی ہو گیا ہے ہر چند اوسکو کہتا ہوں کہ بعد رسولخدا کے ابوبکر خلیفہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بعد رسول خدا علی ابن ابیطالب خلیفہ جانشین بلا فصل ہے مجھسے نہین ہو سکتا ہے کہ کیفر سے الزام اوسکو دیوین ابوحنیفہ سے کہا تو اوس سے کہہ کہ ابوبکر غزوات مین ہمراہ رسولخدا بیٹھے رہتے تھے اور علی جہاد کرتے تھے اور ابوبکر خدمت سے رسولخدا کے دور نہین ہوتے تھے قفال نے کہا کہ مینے یہ بھی اپنے برادر سے کہا اوسنے یہ جواب یا قولہ تعالی وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ترجمہ یعنے اور بزرگی دی ہے خدانے جہاد کرنے والونکو از روے مرد بزرگی کے فقط یہ آیہ پارہ ۵ سورہ نسا رکوع ۱۳ مین واقع ہے پس بموجب اس آیہ کے علی علیہ السلام افضل ترین ابوحنیفہ نے کہا اے قفال اپنے بھائی سے کہہ کہ ابوبکر و عمر پہلو سے رسولخدا مین دفن ہین اور علی دور نجف مین ہے قفال نے کہا کہ تمنے یہ بھی اوس سے کہا تھا اوسنے کہا قولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ترجمہ یعنے اے گروہ ایمان لاے داخل نہو گھر مین نبی کے مگر بغیر اذن سے فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۷ شروع مین واقع ہے فقط پس از روے آیہ ہذا بغیر اجازت ورثاے پیغمبر کے وہ کیونکر خلاف شرع شریف مدفون خانہ رسولخدا مین ہوے فقط ابوحنیفہ نے کہا کہ اوس سے کہہ کہ عایشہ و حفصہ دختران ابوبکر و عمر کے نہین وے ازواج رسولخدا کے تھین انکے مصداق مہر مین کہ ذمہ رسولخدا کے تھا اوس موضع مین دفن ہوے ہین فقط قفال نے کہا کہ مینے یہ بھی اوس سے کہا تھا اوسنے جواب دیا قولہ تعالی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ ترجمہ یعنے اے گروہ پیغمبران حلال نہین کیا ہے

تمہاری عورت کو تم پر مگر یہ کہ اجر ہائے اونکی کو پہلے ادا کرو فقط یہ آیہ پارہ ۲۲ سورہ
احزاب رکوع ۶ مین واقع ہے فقط پس اس آیہ کے بموجب پیغمبران پر بلا ادائے مہر مباشرت
ازواج سے حرام ہے لاریب مہر ازواج کا جناب رسولخدا پہلے ادا کر چکے تھے فقط ابو حنیفہ
نے کہا کہ اے برادر اپنے بہائی سے یہہ کہو کہ بعلت میراث اپنے اپنے کے اپنے اپنے پدر انکو
اوس موضع مین عایشہ و حفصہ نے مدفون کیا ہے قفال نے کہا کہ یہ بہی مینے اوس سے
کہا تہا وہ یہہ جواب دیتا ہے کہ تمہارے مذہب مین بموجب حدیث نحن معاشر الانبیاء
لانورث ولا نورث ما ترکنا صدقۃ فقط یعنے ہم گروہ پیغمبران کے میراث نہین ہے جو کچہہ
کہ ہے وہ صدقہ ہے ہرگاہ رسولخدا کے میراث نہین ہے تو کیونکر میراث قایم ہو سکتی ہے
اور بالفرض و التقدیر میراث قایم کی جاوے تو شرعاً ستہ حصہ دختر و ثمین حصہ ازواجکا
ہوتا ہے پس آٹہوین حصہ مین نوان حصہ حق عایشہ و حفصہ کا بعد حصہ جمیع ازواج
مطہرات کے ہوا پس اوس موضع مین بمقدار دو بیضہ مرغ کے زمین ہوتی ہے تو دو قبر
جگہہ کیونکر دے گئے شعر ہرگز م باور نمی آید ز روی اعتقاد ۔ حق زہرا خوردن و دین
پیمبر داشتن ۔ ابو حنیفہ نے بعد غور و خجالت کے کہا کہ اس شخص کو نکلوا دو یہ خود
رافضی ہے اور نہین ہے اسکے کوئی برادر فقط خیالات مولف ہمکو اس بات کا
ہمیشہ سے استعجاب و غور رہا کیا کہ تا زندگے جناب رسولخدا صلعم تمامی اصحاب و
انصار و اہلبیت علیہم السلام مین باخود ہا ایسا خلا ملا رہا گویا ایک جان و قالب
آپس مین تہے بلکہ مواخات بایکدیگر سب مین ہوئے کسیکو کسی سے کسیطرح کے
رنجش و عناد نہ تہا گاہی کچہہ گفتگو ہو گئے تو اوسیوقت دفع ہی ہو گئے پہر کیا سبب
ہوا کہ جب جناب رسالتمآب نے خبر اپنی وفات کے سنائی اور موضع غدیر خم مین
بموجب آیہ تاکید سے لمبرے ۱۵ ۔ کے حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ و جانشین

خیالات مولف

اپنا کیا اور خلیفہ دویم نے بخوشی نہ معلوم کہ جھوٹے یا سچے دل سے بیعت کی و مبارکباد
دی اور ہر ایک اشخاص جمع وہان پہ موجود تھے سب نے بیعت جناب امیر علیہ السلام سے کی
اوسوقت تک کسی کے دلمین ظاہر اسطرح کا کینہ و عناد نہ تھا بعد دو ماہ کے جسوقت
جناب پیغمبر خدا مرض الموت مین مبتلا ہوئے اوسی وقت سے رنگ یار ونکا بدل گیا
اوّل بروقت طلب قرطاس و دوات کے خلیفہ دویم مانع ہوئے کہا کہ یہ مرد
ہذیان بکتا ہے ہمکو کلام اللہ کافی ہے چنانچہ حضرت نے رنجیدہ ہوکے منہ اپنا پھیر لیا
اور کہا کہ اوٹھ جاو یہان سے شور و غل نہ کرو اور بوقت احتضار یا بعد مرگ
رسولخدا کے نعش حضرت کو بے غسل و کفن چھوڑ کر بہ طمع حصول حکومت سقیفہ بنی
ساعدہ مین معہ ابوبکر وغیرہ کے جاکر صرف بہ بیعت عمر بن خطاب کے ابوبکر خلیفہ مقرر
ہوئے پھر تو دفعتاً دشمن جانی اہلبیت علیہم السلام کے ہوگئے پہلے بہ بہانہ بیعت طلبی کے
عمر نے دروازہ جناب فاطمہ دختر رسول خدا کا اون جناب پر گرایا اور ضرب لگاکے
مجروح کیا کہ جسکے سبب سے اسقاط حمل محسن کا ہوا اور منفذ غلام ابوبکر نے باشارہ
عمر کے تازیانہ اون معصومہ کو مارا اور خالد بن ولید نے بھی بایماے عمر تلوار معہ میان
کتف مبارک اون جناب پر ماری کہ غش آگیا اور مکان مین آگ لگادی اور حضرت
علی کے گلے مین چادر خواہ رسن باندہ کے مسجد نبوی مین لائے حضرت نے اپنے
حق کا دعوی کیا تب عمر نے کہا کہ بغیر بیعت کئے تم جانے نہ پاؤگے اسمین نوبت قتل و قتال
کی آئی ابوبکر نے روئے علی علیہ السلام پہ غصہ دیکھہ کر خوف سے کہا کہ یا علی
آپ اپنے مکان پر تشریف لے جائے تمسے کچھہ کام نہین ہے اسجگہہ پر غور کرنا چاہیے
کہ کجا وہ غدیر خم کی مبارکبادی وکجا یہہ دغلی بعدہ بمشورہ باخود ہا باغ فدک
کہ وہی علاقہ دختر رسولخدا کا تھا ضبط کیا اپنے دانست مین نان شبینہ کو محتاج کردیا

اور بروقت استغاثہ کے نوشتہ چاک کر ڈالا اور گواہی حضرت علیؑ و امام حسنین
علیہم السلام ام سلمہ و ام ایمن کو کذب ٹھہرایا اور دختر رسول خدا کے دعوے کو کاذب سمجھکر
فاطمہ علیہا السلام کو فتنہ پرداز کہا اور نسبت ام طحال ایک عورت کے زانیہ ہے دیا
لیکن یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ آگے باخود باہم اتحاد تھا اور بعد پیغمبر کے دفعتاً کیونکر پیدا
ہو گیا کہ دشمن جانی ہو گئے حیلہ قتل کا ڈھونڈھنے لگے اسکی کیا وجہ ہے فقط تشکیک
خیالات میرے پندار ناقص میں دو وجہ سے خالی نہیں معلوم ہوتا ہے اول تشکیک میں
یہ کہ حق سبحانہ تعالے و جناب رسول مقبول کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام کے
قدر و منزلت ہر چہ انس و ملایک سے زیادہ تھے اسلئے کہ جسقدر آیات کلام ربانی
میں و جناب کے و دیگر اہلبیت علیہم السلام کے فضیلت میں نازل ہیں کسی صحابہ
و انصار وغیرہ کے نسبت نہیں نازل ہیں ظاہر الا جز ایک آیہ فی الغار کے کہ خلیفہ
اول کے نسبت پایا جاتا ہے باقی نسبت دیگران کے بالکل مطلع صاف معلوم ہوتا ہے
اور احادیث کا بھی یہی حال ہے کہ جسقدر احادیث جناب امیر کے فضائل میں وارد ہیں جسکا اقرار فریقین کو ہے اسقدر
احادیث کسی صحابہ وغیرہ کے نسبت نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو موضوعات ہیں
کہ خود اہل سنت کو موضوعات ہونے کا اقرار ہے اور یکے با دیگرے مختلف اور
ضد میں اور برخلاف کلام اللہ کے ہیں علاوہ اسکے کتب فریقین سے ظاہر ہے
کہ جناب رسول خدا حضرت علی و دیگر اہلبیت علیہم السلام کو سب سے زیادہ تر چاہتے تھے
حتیٰ کہ فاطمہ علیہا السلام کا عقد حضرت علی علیہ السلام سے کر دیا اور جناب
امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو بیٹا اپنا قرار دیا اور ہر وقت اور ہر لحظہ
ان سب کے ثنا و صفت میں مشغول رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بارہا طعام
میوہ و پوشاک وغیرہ خلد سے بھیجا ہے پس شاید اس وجہ سے بغض باطنی

تسکین یہ ہے کہ پہلے سے صحابہ ثلثہ
صحابہ وغیرہ کے دل مین پیدا ہوا ہو دویم پہ ہے بلکہ اپنے لڑکیان رسول خدا کو
وانصار وغیرہ لگے لپٹے ہوئے خوشامد کرتے رہے ورنہ ہر غزوہ مین
دے کر عزت بڑہائی اور جناب رسولخدا ہے خسر اپنا سمجہکر چاہنے لگے
ان صاحبونکا یہ حال تہا کہ بروقت جنگ کے سب کے پیچہے اور وقت فرار کے سب سے
آگے ہمیشہ رہے اور اکثر مقام خوف ورجا مین جناب رسولخدا کو تنہا چھوڑ کے
بہاگے ہین بقول شخصے مثل کام چورنوالے حاضر۔ ہرگاہ حق سبحانہ تعالی نے
آیات بشان جناب امیر علیہ السلام زیادہ تر نازل فرمایا اور جناب پیغمبر نے بہے
احادیث بشان حضرت ازحد فرمائے اور ہمیشہ ثنا وصفت مین حضرات اہل بیت
علیہم السلام کے مصروف رہے ان صاحبونکو باطن مین ناگوار گذرتا تہا لیکن
کیا کرتے بطمع حکومت اپنی گون گانٹہتے ہے منتظر وقت کے تہے اور یہ بات
جناب رسولخدا و علی مرتضے کو بہی معلوم تہی کہ بعد رسول اللہ کے یہ لوگ
اہلبیت علیہم السلام سے دغا وفریب وحق تلفی کرینگے چنانچہ احادیث نبوی
اس بارہ مین بہت وارد ہین بلکہ جناب رسول مقبول نے حضرت علی سے
مکرر فرمایا ہے کہ یا علی میرے امت بعد میرے تیرے اوپر غدر کرینگے اور حق تیرا
تلف کرینگے چنانچہ حدیث نمبر ۶۶ منجملہ احادیث کے لکہے ہے اور صاحب تحقیق
نے فصل ۸۲ وجہ پنجم وششم صفحہ ۳۵۷ مین صاف لکہا ہے کہ حدیث سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسولخدا پر منکشف ہوگیا تہا کہ یہ صحابی حاضرین لوگ
زمام اختیار خلافت اپنے ہاتہہ مین لینگے فقط اور اصل منشاء اس قسم کے
جرءت وگستاخی کا عمر کے جو بحث قرطاس ودوات مین واقع ہوا تہا یہ معلوم
ہوتا ہے کہ جناب رسولخدا کے کوئی سلطنت موروثی نہ تہی یہ فتوحات

جو ہوئے مہاجر و انصار کے سبب ہوئے اور طریقہ لڑائی وصف کشتی و فتح کا
ان سبکو دیکھتے دیکھتے مشق ہو گیا تھا اسلئے حکومت کو بے اصل و بے بنیاد سمجھکر
زبردستی قبضہ کر بیٹھے اور فصل ضیا بیان چہارم صفحہ ۱۳۲ مین لکھا ہے کہ
جناب امیر کو بھی معلوم ہو گیا تھا جب حضرت عباس نے جناب امیرؑ سے کہا کہ ہم
اولاد عبد المطلب ہین چہرہ قریب موت کا پہچانتے ہین ہمکو خوف ہے کہ اس
مرض مین پیغمبر خدا جان بر نہونگے سو تم پیغمبر خدا سے درباب خلافت کے کہو تب
جناب امیر نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ اگر ہمنے پیغمبر خدا سے کہا اور ہمسکو خلافت
حضرت دینگے بھی تو یہ لوگ نہونے دینگے اسلئے ہم ہرگز خلافت طلب نکرینگے فقط
چنانچہ ویسا ہے ہوا اور ظاہر ہے کہ بروقت خلیفہ ہونے کے ابوبکر نے صاف
صاف کہا تھا کہ یہ حق علیؑ اور عمر اور ابو عبیدہ کا ہے ہم اس لایق نہین ہین
تب کیون عمر نے بہ بیعت اپنے ابوبکر کو زبردستی خلیفہ بنایا یہ سمجھا کہ یہ پیر فرتوت
ہے تہوڑے روز مین ڈہل جاوے گا اور اگر اسطرف کچھ خلافت مین فتور
پڑے گا تو اسے کے سر جاوے گا ہم بچ جاوینگے بعد اسکے پھر تو ہمین ہم ہین فقط
روایت بعہد خلافت جناب امیر علیہ السّلام کے کسی شخص نے کوفہ مین ذکر کیا
کہ اپنے طلحہ و زبیر سے و معاویہ سے لڑائے کی اور خلفاے ثلثہ سے واسطے
حق اپنے کے کیون نہین لڑے حضرت نے حکم دیا کہ ندا کرین تا لوگ جمع ہون
جب لوگ جمع ہوئے آپ منبر پر تشریف لیجا کر بعد حمد و نعت کے خطبہ بلیغ ادا
فرما کر کہا کہ ایہا الناس مینے سنا ہے کہ بعض لوگ یہ باتین کہتے ہین فی الحقیقت
کہ جو کچھ مجھپر گذرا ہے مینے ساتھہ اون پیغمبران کا جو پہلے ہمسے گذرے ہین
اختیار کیا ایس جس حالت مین انبیا مرسل کے لئے یہ بات تھی کہ وہ اپنی امت کے

ہاتھ سے اس شخص سے سلوک کرتے رہے پس مین تو وصی و جانشین پیغمبر آخر الزمان کا
ہون مجھکو بہی اوسیطور پر سلوک کرنا چاہیے تفصیل اوسکی یہ ہے اوّل یہہ کہ نوح
علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی نے پارہ ۲۷ سورہ قمر رکوع ۱ مین فرمایا ہی
کہ جب کہا نوح نے ربہٖ انی مغلوب فانتصر ترجمہ یعنے اے پروردگار میرے تحقیق
کہ مین مغلوب ہوا انلوگون سے مقاومت نہین کرسکتا تو مدد کر میری فقط اگر تم یہ کہو
کہ نوح علیہ السلام مغلوب نہ تہے تو تکذیب قران کرتے ہو اور اگر اسکو قبول کرتے ہو
تو مینے بہی اوسی طریق پر عمل کیا ہے دوئم یہ کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام سے
پارہ ۱۶ سورہ مریم رکوع ۳ مین خدا فرماتا ہے واعتزلکم وما تدعون من دون
اللہ وادعو ربی عسی الا اکون بدعاء ربی شقیا ترجمہ یعنے اور کنارہ کرتا ہون مین
اوس چیز سے کہ تم ڈہونڈہتے ہو اور پرستش کرتے ہو اوسکی سیواے خدا کیے
کہ وہ بت ہین اور مین اللہ تعالے کو بیگانگی سے پرستش کرتا ہون فقط تفسیر
بحر الجواہر مین مرقوم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بخوف کفار بابل سے نکل کے کوہستان
فارس مین گئے اور سات برس تک وہان رہے جب آذر مرا تو پہر بابل مین جاکر
بتونکو توڑا القصہ جناب امیر نے فرمایا کہ اگر تم کہو کہ ابراہیم علیہ السلام کو کچھ اذیت
کفار سے نہین پہنچی اونہون نے کنارہ کیا پس دروغ گو ہو تم اور اگر یہ کہو تم
کہ ابراہیم علیہ السلام کو کفار نے ستایا اور اون حضرت نے کنارہ کشی کی
تو مین بہی اوسیطرح سے عمل مین لایا فقط سیوم یہ کہ لوط علیہ السلام کے واسطے
حق تعالے نے قرآن مین پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۷ مین فرمایا ہے قال لو ان
لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید ترجمہ یعنے جب اپنے قوم کو نصیحت کی
اور بہت سمجھایا کہ تم لوگ ترک اعمال بد کرو اور فواحش کو چھوڑ دو اون

لوگون نے نہ مانا تب لوط نے کہا یعنے کاش مجھکو یہ قوت ہوتی اور قبایل و عشایر
میرے مدد کرتے کہ مین تمکو اس افعال سے باز رکھتا فقط اگر کہو تم کہ لوط کو قوت
مقاومت کی حاصل ہتے تو تکذیب کلام اسکے کرتے ہو اور اگر اونکو قوت نہتے
تو اوسیطرحسے مینے بہی عمل کیا فقط چہارم یہ کہ یوسف علیہ السلام حق تعالے سے
کہتے ہتے پارہ۔ ۱۲۔ سورہ یوسف رکوع ۴ مین قال رب السجن احب الی مما
یدعوننی الیہ ترجمہ یعنے کہا خداوندا یہ قید خانہ اوس چیز سے زیادہ مجھکو عزیز ہے
کہ جس چیز کیطرف مجھکو بلاتے ہین فقط غرض اس بات سے متابعت زلیخا کی اور مکر و فریب
اون عورات کا جو باعث ہتین پس جس حالت مین یوسف علیہ السلام نے باوصف
پیغمبر ہکے قید خانہ اختیار کیا تو مین وصی رسولخدا ہون عذر میرا ظاہر ہے پنجم
یہ کہ حضرت موسے علیہ السلام پارہ ۔ ۱۹ ۔ سورہ شعرا رکوع ۲ مین کہتے تہے
ففررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین ترجمہ یعنے بہاگا مَین
اوس قوم سے اسلئے کہ خایف تہا مین اوسنے بخشا پروردگار میرے نے مجھکو علم
اور کیا مجھکو رسولونمین سے فقط اگر اس بات کو سچ سمجہتے ہو تم تو مجھکو بہی کہ وصی ہون معذور
نہ سمجہو ششم یہ کہ ہارون علیہ السلام کہ حضرت موسے علیہ السلام اونسے نظاہر
علے زعم قوم آزردہ ہوی اور اونہون نے پارہ ۔ ۹ ۔ سورہ اعراف رکوع ۱۸ مین
کہا کہ قال ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی فلا تشمت
بی الاعداء ولا تجعلنی مع القوم الظالمین ترجمہ یعنے اے بہائی قوم نے مجھکو
ضعیف کیا اور نزدیک تہا کہ مجھکو قتل کرین فقط پس مین بہے وصی ہون
اس باب مین اوکا تابع ہون ہفتم یہ کہ جناب رسولخدا صلعم بخوف کفار
مکہ سے بہاگ کے غار ثور ہی مین تین روز تک پوشیدہ رہے بعدہ مدینہ مین

تشریف لائے اگر یہ بات کہو کہ بغیر خوف رسول خدا نے ایسا قصد کیا تھا تو بلا شک تم جھوٹے ہو اور اگر جانتے ہو کہ بسبب اس ہجرت کا خوف کفار تھا پس مین وصی رسول خدا ہون بسبب خوف کے ترک جنگ و جدال کیا تو اولا و انسب تھا پس تمکو لازم ہے کہ ان باتونسے باز رہو تم فقط جب جناب امیر علیہ السلام نے یہ کلمات بیان فرمائے سب نے تصدیق کیا اور کہا کہ یا علے حق تمہاری طرف ہے آیا وہ لوگ نہین جانتے ہین اسبا تکو کہ جس سال رسولخدا نے کفار مکہ سے صلح کی تہے باوجود کہ تمامی صحابہ و انصار ہمراہ رسولخدا موجود تہے لیکن صلح کو مناسب سمجھا اور آپ تو تن تنہا تہے کیونکر جنگ و جدل ترک نہ کرتے فقط اور واقعی امر ہے کہ اگر ایسے وقت مین جناب امیر علیہ السلام کسیطرحسے بولتے ضرور شہید کئے جاتے کیونکہ ان سبہونکو ہمیشہ یہی فکر و مشورہ رہتا تہا کہ کسی بات جا بیجا مین حضرت پر تہمت لگا کر شہید کرین اکثر مسئلہ و فیصلجات مین جب کچھہ بن نہین پڑتی تہے تو حضرت کو طلب کرتے تہے اور وہ جناب اپنا کام چھوڑ کر اوس مشکل کو آکے طے کر دیتے تہے اگر نہ آتے یا شے نہ کرتے تو بہی الزام ناحق حضرت پر لگایا جاتا الغرض ہر ایک امر مین حضرت کو مجبور کر رکہا تہا اور جناب امیر علیہ السلام نے اوسوقت مین بموجب ایہ کریمہ جو پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۲۴ مین واقع ہے دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت سے محفوظ رکہا قولہ تعالی وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ترجمہ یعنے خرچ کرد تم بیچ راہ خدا کے کہ جہاد ہے اور نہ ڈالو تم ساتھہ ہاتھہ اپنے کے بیچ ہلاکت کے اور احسان کرو تم بدرستیکہ خدا دوست رکھتا ہے احسان کرنے والونکو اگر ان ظالمونسے کسیطرحسے پیش آتے تو ضرور شہید کئے جاتے لہذا سکوت و صبر کو راہ دیا فقط بلکہ ایک وزر

شیخین نے باہم مشورہ کیا کہ جناب امیر علیہ السلام کو ہلاک کرین کہ بکھیڑا پاک ہو اور ہمارے بازار ضلالت گرم ہو چنانچہ خالد بن ولید کہ سیف اللہ نام اوسکا رکہا تہا اور زبیر عمر نے اوسکو نہایت شجاع جانتے تہے حضرت کے قتل پر آمادہ کیا جب یہ بات ممکن نہوئی او شرمندہ و ذلیل ہوے اور یہ قصہ نہایت مشہور ہے کہ جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال کیا اور بموجب وصیت کے اون معصومہ کو جناب امیرؑ نے شب کو دفن کیا اور قبر بھی پوشیدہ بنائی یہہ خبر شیخین نے سنکر پہلے خوشی کی بعدہ جناب امیر سے کہا کہ تمنے ہملوگونکو اونکے رحلت کی خبر کیون نکی حضرت نے فرمایا کہ اونکی وصیت تھی مینے مطابق وصیت کے عمل کیا اوسوقت عمر نے کہا کہ تم اپنے کینہ دیرینہ کو ترک نہین کرتے ہو واللہ مین جاکر قبر فاطمہ کے کھود کر اونپر نماز جنازہ پڑہونگا حضرت نے فرمایا کہ بخدا سوگند اگر تو نے ایسا قصد کیا تو اس تلوار سے جو میرے قبضہ مین ہے تجھکو اور تیرے جماعت کو قتل کرونگا جب عمر نے دیکھا کہ حضرت نے قسم کھائی ہے بیشک ایسا کرینگے اوسوقت طرح دیا اور باہم مشورہ کرکے پھر خالد بن ولید کو حضرت کے قتل پر آمادہ کیا وہ ملعون اسبات پر مستعد ہوا اور لوگون نے پوچھا کہ مین کسوقت اور کیونکر حضرت کو قتل کرون ابو بکر نے کہا کہ بوقت نماز کے کہ اوسوقت مین قلب حضرت کا رجوع بخدا رہتا ہے تو حضرت کے پہلو مین کھڑا رہ جب مین سلام نماز کہون اوسوقت تو حضرت کو قتل کرنا اسماء بنت عمیس کہ قبل اسکے زن جعفر طیار تہے بعدہ بعقد ابو بکر آئی تھی اس مشورہ سے مطلع ہوی اپنی لونڈی کو بلا کر کہا کہ تو علے علیہ السلام کے مکان پر جاکر یہہ آیہ جو پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۲ مین واقع ہے بزور تلاوت کر قولہ تعالیٰ قَالَ یَامُوسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ اِنِّی لَکَ مِنَ النَّاصِحِیْنَ ترجمہ یعنے کہا یا موسے بدرستیکہ اشراف قوم مشورت کرتے ہین واسطے تیرے تا قتل کرین تجھکو پس

نکل تو بدرستیکہ مین واسطے تیرے نصیحت کنند گانسے ہون فقط جب وہ کنیز بموجب
گفتہ اسماء کے آئی اور آیہ پڑہا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جاکر اپنی بی بی سے
کہہ دے کہ خدا تجہکو رحمت کرے ان لوگونکو میرے قتل کے قدرت نہین ہے اگر یہ لوگ
مجہکو قتل کرینگے تو کون ناکثین و قاسطین و مارقین سے جہاد کرے گا اور جلد دوم صفحہ
روضۃ الصفا مین مندرج ہے کہ مراد ناکثین سے طلحہ و زبیر ہے و قاسطین سے معاویہ ہے
و مارقین سے خوارج ہے بعد ازان وہ جناب مسجد مین تشریف لائے اور مشغول نماز ہوئے
خالد ملعون بھی حضرت کے پہلو مین آکر کہڑا ہوا لیکن ابو بکر اثنائے نماز مین پشیمان اور
ضربت شمشیر حیدری سے ہراسان ہوکے قبل سلام نماز کے خالد سے کہا کہ جو بات
مینے تجہسے کہی ہے خبردار نکرنا اگر کرے گا تو مین تجہکو قتل کرونگا یہہ کہکر سلام نماز کیا
جناب امیر با حسن اگہی کے خالد سے پوچہا کہ ابو بکر نے تجہسے کیا کہا تہا اوسنے
کہا کہ آپکے ہلاک کرنے کو کہا تہا آپنے فرمایا کہ جو کچہہ اوسنے کہا تہا تو کرتا اوسنے کہا
کہ اگر مجہکو منع نکرتا تو مین ضرور کرتا یہ سنکر جناب امیر نے اوٹہکر دو انگلی سے اوسکی
گردن پکڑی اور ستون مسجد پر اوسکو ایسا دبایا کہ ایک چیخ ماری اور مرنے لگا
پس کسی شخص کی جرأت نہوی کہ خالد کو چہوڑا دیوے اور ابو بکر مثل بید لرزان ہو کے
عمر سے کہا کہ یہ تیری رائے شوم نے روز سیاہ دکہلایا پس عمر نے دوڑ کر عباس سے
کہا اور عباس نے انکی شفاعت کی اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نے خالد کو چہوڑ دیا
وہ مردود بہاگا فقط اور ابو بکر نے بعد خلافت غصبی اپنے اکثر منبر پر کہا ہے
اِنَّ لِیْ شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِیْ فَاِنِ اسْتَقَمْتُ فَاَعِیْنُوْنِیْ وَاِنْ عَصَیْتُ فَاجْتَنِبُوْنِیْ
وَاِنْ زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ فقط بہ تحقیق کہ شیطان مجہکو فریب دیتا ہے اگر مین
براہ راست چلون تو اطاعت میری کرو اور اگر بری راہ چلون تو مجہکو

راہ راست پر لاؤ فقط اور بروایت دیگر یہ کہتا تہا اِنَّ لِیْ شَیْطَانًا یَعْتَرِیْنِیْ فَاِذَا زِغْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ یعنے بتحقیق ہمیشہ شیطان مجہپر سوار رہتا ہے پس جب کج دیکہو تو بے تکلف سیدہا کرو مجہے فقط پس جو شخص کہ خود راہ گم کردہ ہوا اور دوسرونسے رہبری اپنے چاہے تو وہ شخص مرشد و رہنمائے خلق کیونکر ہو سکتا ہے مصرع آن خود کہ گمراہ است کرا رہبری کند ٭ مصرع دیگر خفتہ را خفتہ کے کند بیدار ٭ اور جو اوسنے یہ کلمہ کہا کہ شیطان مجہکو فریب دیتا ہے یا مجہپر سوار رہتا ہے پس اس قول مین وہ صادق تہا اسی وجہ سے نام اوسکا اوسکے مریدون نے صدیق اکبر رکہا تہا چنانچہ ملا علی قوشجی نے جواب اسکا یہ لکہا ہے کہ یہ کلام ابو بکر کا محمول بتواضع و کسر نفس سے تہا یہ بات نہ تہی وہ در حقیقت معترف ہوا ہو با غوائے شیطان اور اغوائے شیطان متحقق نہین ہوتا مگر بقصد و معصیت فقط جواب قول ملا علی کا فقط سخن سازی ہے ورنہ صاف و صریح مضمون قول ابو بکر سے اصل غرض حاصل ہے یعنے نفس الامر کہا اوسنے نہ از راہ کسر نفس کے تہا بلکہ بارہا سر منبر اوسنے کہا ہے کہ اَقِیْلُوْنِیْ اَقِیْلُوْنِیْ وَلَسْتُ بِخَیْرِکُمْ وَعَلِیٌّ فِیْکُمْ فقط یعنے مجہے معزول کرو مجہے معزول کرو اور فسخ بیعت کرو کہ مین تمسے بہتر نہین ہون حالانکہ علی تمہارے درمیان مین موجود ہین فقط پس اسبات سے بہی تصدیق قول سابق کے اوسکے ہوتی ہے بہر تقدیر ابو بکر قابل امامت نہین تہا اور جو ملا علی نے محمول بر تواضع کیا ہے یہ اوسکی فہم ناقص کا قصور ہے کیونکہ اگر غرض کسر نفس سے ہوتی تو لازم تہا اوسکو کہ یون کہتا کہ تم سب مجہسے بہتر ہو جیسا کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ تمام عورتین مجہسے فقیہ تر ہین فقط اور ابو بکر وقت مرگ اپنے کہتا تہا کہ لَیْتَنِیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ لِلْاَنْصَارِ فِیْ ہٰذَا الْاَمْرِ شَیْءٌ فقط یعنے کاشکے مین رسول خدا سے پوچہا ہوتا کہ آیا انصار کو کچہہ شراکت اور دخل خلافت مین ہے یا نہین اس قول

بجوبے ثابت ہی ابوبکرکو شک تہا اپنی خلافت مین کیونکہ کیا رسول خدا نے ابوبکرکو خلیفہ مقرر کردیا تہا کہ یہہ بات پوچہنے کو حضرت سے رہ گئی ہتی محض غلط ہے ہان وجہ شک کے یہہ تہے کہ بروز سقیفہ بنی ساعدہ انصار نے کہا تہا کہ مِنَّا اَمِیرٌ وَّمِنکُم اَمِیرٌ یعنے ہمارے واسطے ایک امیر ہوا ور تمہارے واسطے ایک امیر ہواوسوقت ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا سے مینے سنا ہے کہ آپنے فرمایا اَلاَئِمَّۃُ مِن قُرَیشٍ فقط پس اگر یہہ حدیث صحیح ہوتے یا رسول خدا سے سُنا ہوتا توکیون اوسکو شک ہوتا لیکن چونکہ وقت مرگ قریب ہتا اور حکومت وخلافت سے بجز اعمال جو کچہہ کیا تہا باقی نہ ہتا یہہ باتین یاس وحسرتکی کرتا ہتا اور وقت مرگ کے یہہ بہی کہتا تہا کہ لَیتَنِی کُنتُ تَرَکتُ بَیتَ فَاطِمَۃَ لَم اَکشِفہُ وَلَیتَنِی بَنِي سَاعِدَۃَ کُنتُ ضَرَبتُ یَدِی عَلٰی یَدِ اَحَدِ الرَّجُلَینِ فَکَانَ ھُوَ اَمِیرًا وَکُنتُ اَنَا وَزِیرًا فقط یعنے کاشکے ترک خانہ فاطمہ کرتا اور دروازہ خانہ فاطمہ نہ کھولتا اور کاشکے سقیفہ بنی ساعدہ مین دونون مین سے کسیکے ہاتہہ پر بیعت کرتا وہ امیر ہوتا اور مین وزیر ہوتا اس قول کو ابوبکر کے ابن قتیبہ نے کتاب سیاست مین اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین اور علمائے اہل سنت سے نقل کی ہے اور مراد ان دونون سے عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ جراح تہا یعنے باعتقاد اوسکے مستحق خلافت سیوائے ان دونون کے کوئی نہ تہا مثل اب پچتائے کا ہوئی ہے جب چڑیا چگ گئین کھیت فقط اور حدیث مین وارد ہے کہ بروقت مرگ انسان اعمال وافعال ہر شخص کے مجسم ہو کے نظر آتے ہین فقط جب وقت مرگ عنقریب ہوا تو ابوبکر نے عمر کو بولا کے بالکل کلہ شجرہ سپرد عمر کے کیا اور لوگونسے بیعت کرا کے اوسکو مسند پر بہلایا اور بروقت احتضار محمد بن ابوبکر کہتا ہے کہ مینے اپنے باپ سے کہا کہ تیرا حال مجہسے دیکہا نہین جاتا ہے جو تدبیر بتلا مین کرون کہا کہ ایک شخص کا مظلمہ میری گردن پا ہے

اگر وہ مجھے بخشدے تو میری مخلصی ہوجاوے محمد نے پوچھا کہ وہ کون ہے ابوبکر نے کہا کہ وہ علی ہین چنانچہ محمد حضرت کے
خدمت مین گیا اور بالکل حال عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ تو جا کر اپنے باپ سے کہہ کہ وہ سبکے سامنے اقرار
اسبات کا کرے کہ حق خلافت و باغ فدک حضرت کا ہی مینے غصباً لے لیا ہی اگر اسیطرح سے اقرار کرے تو مین
بحل کر دونگا چنانچہ محمد نے جا کر بجنسہ کلام جناب امیر علیہ السلام کا اوس سے بیان کیا وہ رو رو کر کہنے لگا کہ
اگر مین سبکے سامنے اقرار کرونگا تو تمام امت تا قیامت مجہپر لعنت کریگی فقط اور بروقت حساب کے اسی ہزار درہم
بیت المال سے ذمہ ابوبکر کے نکلا اوسکو عمر سے کہہ کر خورد برد کر دیا فقط **مولف**

خلیفہ اول سے یہہ تین خطا ہوئی ہین کیونکہ اول غصب خلافت دویم باغ فدک
سیوم نہ ماننا کہنا حضرت کا اگر مطابق فرمودہ جناب امیر علیہ السلام کے سبکے سامنے
اقرار کر دیتا تو حضرت کریم تھے ضرور گناہ اوسکا معاف کر دیتے مگر مثل یزید ملعون کے
یہہ بھی ہو گیا اسلئے کہ اوسنے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اپنی نجات کے
سبیل پوچھی حضرت نے فرمایا کہ نماز غفیلہ پڑہا کر اوس لعنتی سے نہوسکا حق یہہ ہے کہ جسکے
قسمت مین جو لکہا ہوتا ہے وہ ٹلتا نہین **شعر** لا کسہ تو ناحق سمجہاتا ہے مجہکو لیکن
مین نہ سمجہون تو بہلا کیا کوئی سمجہائے مجہے ؏ جب عمر بن خطاب بموجب وصیت
ابوبکر کے خلیفہ ہوا تو اوسنے بعد اپنے جناب امیر علیہ السلام سے ظاہر المع
و باطن مین بدی کرتا چلا آیا اور بار ہا بوقت فیصلہ و احکامات کے حضرت سے استفسار
کر کے حکم دیتا تہا اور ہمیشہ کہتا تہا لَوْلَا عَلِیٌّ لَہَلَکَ عُمَرُ یعنے اگر نہوتے علی تو ہلاک
ہوتا عمر وَاللّٰہُمَّ لَا تُبْقِنِی لِمُعْضِلَۃٍ لَیْسَ لَہَا ابْنُ اَبِیْطَالِبٍ حَیًّا فقط یعنے خداوندا
اوسوقت مجہکو موت دیجو کہ جسوقت کوئی مشکل پڑے اور علی ابن ابیطالب
نہون فقط یہہ ذات شریف خلیفہ اول سے بہی ہزار گونہ اول تہے کہ جنکا بیان
بحث قرطاس و دوات اور طلبی بیعت اور باغ فدک مین ہوچکا ہے حاجت

حالات خلیفۂ دوم

دوبارہ کی نہین ہے علاوہ اسکے عمر نے اپنے حکم سے متعہ کو کالعدم کیا اسپر اہل سنت پیروان خلیفہ دویم کو بڑا غرہ ہے اور دلایل واہیات پیش لاتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ بمقابلہ آیہ کریمہ جو پارہ ۵ سورہ نسار کوع ۴ مین واقع ہے **قولہ تعالے** فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ترجمہ یعنے پس جو طلب نفع کرے تم مین سے ساتھہ اوسکے پس دو تم مہور اونکے درحالیکہ واجب ہے فقط واضح رہے کہ آیہ متعہ النسار ہے اور جو یہ آیہ متعہ الحج ہے جسکو صحیح بخاری نے اپنے تفسیر مین آیہ متعہ قرار دیا ہے پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۴ اخر مین واقع ہے **قولہ تعالے** فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ آیہ اول مین صاف حکم متعہ کرنے کا پایا جاتا ہے اور جو آیہ دویم بخاری نے بیان کیا ہے یہ دونون آیات کسی آیہ سے منسوخ نہین ہین بلکہ خود ناسخ ہین اور کوئی مفسر ان آیات کو منسوخ نہین لکھتے ہین اور روایات متواتر سے بخوبی ثابت ہے کہ بعہد جناب رسولخدا وبعہد خلیفہ اول متعہ برابر جاری رہا کیا عمر نے بعد اپنے منسوخ کیا ہرگاہ عمر کو نہ پیغمبری حاصل ہوے نہ کوئی وحی حضرت جبرئیل اونکے لئے لائے تو کیونکر حکم الٰہی کو کہ ناسخ ہے اپنے رائے سے بالکل منسوخ کردیا اور اونکے توابعین نے مان لیا اگر کلام خدا کا منسوخ کرنا باختیار عمر تہا تو اونکے پیران کو لازم ہے کہ بقول شیخ سعدی

قطعہ

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبے * برآورند غلامان او درخت از بیخ *
بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد * زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ *

پیروی اونکی حکم کی کرین کہ جسقدر آیات کلام اللہ مین نسبت اہلبیت علیہ السلام کے ہین اون سب کو کاٹ کر اپنے پیرون کے نام لکھدیوین اتو اونکے واسطے مباح ہے پہلے بسم اللہ غلط ہوے ہے **مصرع**

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔ اب اونکے پیروان کو لازم ہے کہ عمر کو خلیفہ ثانی نہ کہین معاذ اللہ بلکہ خدائے ثانی یا ابن خدا کہا چاہئے کیونکہ کلام خدا کے منسوخ کرنے والی ہین اگر معاذ اللہ اونکے پیروان عمر کو خدائے ثانی کہینگے تو یہ کہا جائے گا کہ ایک خدا نے جناب محمد رسول اللہ کے امت پر کلام اللہ نازل کیا خدائے ثانی نے اوسمین سے جو چاہا منسوخ و ترمیم کیا اور اگر ابن خدا کہینگے تو یہہ کہا جائے گا کہ باپکا حکم بیٹے نے منسوخ کر دیا فقط ہر چند کہ یہ گفتگو بطور ضحکہ کے ہے ورنہ دلایل اسکے بالامال کتب اہل تشیعہ مین مندرج ہین فقط دویم تراویح کا جاری کرنا مصرع رمضان نمی کشند و تراویح می کشند ہرگاہ عمر کو جب اسقدر اختیار تہا کہ آیات خدا کو منسوخ کر دیا تو اونکے نزدیک جاری کر دینا تراویح کا یا الصلواۃ خیر من النوم کا اذان مین کونسی بڑے بات تہے اور تابعداری کے بہی یہی معنے ہین کہ بالکل پیروان اونکے نے قبول کر لیا مثل دیکہا دیکہی پاپ و ر دیکہا دیکہی دہرم اکثر لوگ اس نماز کو نماز فصلے کہتے ہین ہرگاہ یہہ نماز تراویح ایجاد کردہ خلیفہ دویم ہے تو تمیز جائے دخل نہین ہے لیکن یہہ آیہ کریمہ جو پارہ ۔ ۲۹ ۔ سورہ ۔ الحاقہ رکوع ۲ ۔ مین موجود ہے اس ایجاد پر دال ہے قولہ تعالیٰ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ترجمہ یعنے اگر کوئی شخص اپنی طرف سے وضع کریگا تو ہم گرفتار کرینگے تجہے اور قطع کرینگے رگ گردن کو پس کوئی بچانے والا تیرا نہوگا فقط

[حال ایجاد نماز تراویح]

سیوم عقد عمر با ام کلثوم ہمبارہ مین اہل سنت کو بڑا زعم ہے صراحت اسکے صاحب حد تحقیق یون کرتا ہے خلاصہ و سکا یہہ ہے کہ دختر جناب فاطمہ کے بعمر شش سالہ تہین عمر نے بایام پیری اپنی بوجہہ نجات اپنی یا بد رشتے مزاج اپنے کی نکاح کرنا چاہا اور ظاہرا کہا کہ مین پیر ہوا مجہکو خواہش نکاح کی نہین ہے لیکن برعایت اسکے کہ مینے سنا ہے رسول خدا سے کہ کل نسبت و سبب منقطع ہو جائے گا بروز قیامت مگر نسب و سبب

[حال عقد عمر با ام کلثوم]

ہمارا او توسل ہمارا بذریعہ شادی کے ساتھہ ہمارے فقط پس ہم اسلئے عقد چاہتے ہین
جب حضرت علی نے قبول نہین کیا تب یہہ بندوبست کیا گیا کہ ابن عباس کیچیرے چچا اوس حضرت کے
ہوتے ہین اونکی اجازت سے عقد ہوا اور خلیفہ دویم نے اوسکو اپنے زانو پر بٹھلایا
اور بوسہ لیا اور اوس دختر شش سالہ کو تعلیم کیا کہ وہ گھر مین جا کر کہے کہ ہم نکاح سے
عمر کے راضی ہین فقط واضح رہے کہ یہہ سب باتین علمائے اہل سنت جو معاندین خاندان
مصطفوی ہین واسطے تفضیح و توہین کے بندش کے ایسی عداوت کم سننے مین آئی ہے کہ نواسے
رسول خدا پر معاذ اللہ یہ تہمت و بندش کی گئے ہے اس سے زیادہ ترکونسی تفضیح ہوگے بلکہ
یہ لکھتے ہین کہ عمر نے عباس کو بلا کر کہا کہ اگر حضرت علی کلثوم کا عقد میرے ساتھ نکرینگے تو قسم
خدا کی مین اونکے قتل مین سعی کرونگا اور تم جمعہ کی نماز مین آکر سن لینا عباس نے یہ خبر
جناب امیر کو پہونچائی حضرت نے فرمایا کہ قتل کرنا دوسری بات اور دختر دینا دوسرے بات ہے
مین عقد نکرونگا چنانچہ بروز جمعہ عباس مسجد مین گئے عمر نے بعد خطبہ کے کہا کہ یہا ایہا الناس
ایک شخص اصحاب رسول سے باوجود زوجہ کے زنا کیا ہے صرف تنہا مینے سنا ہے پس
تمام لوگ کیا کہتے ہو سب نے متفق اللفظ کہا کہ جب آپنے تنہا سنا ہے تو گواہ کی احتیاج نہین ہے
اگر حکم دیجئے تو ہم لوگ ابہی اوسکو قتل کرین بعد اوترنے منبر کے عباس سے کہا کہ سنا تمنے
کہ جو کچھ مینے کہا ہے ابہی بہتر ہے کہ عقد علی کردین فقط مخفی نرہے کہ یہ سب باتین فقط
قتل کرنے حضرت علی کی تہین کہ جسمین توہین حضرت کی ہوا ور اصل حال یہ ہے کہ کتاب
نہایت الادب فی معرفتہ اسیب مین اور صاحب رسالہ الہامیہ نے لکھا ہے کہ در حقیقت
عقد ام کلثوم کا ساتھہ خلیفہ ثانی کے ہوا لیکن وہ ام کلثوم جو بطن فاطمہ زہرا سے
تہین عقد انکا ہر گز نہین ہوا بلکہ یہ بات صحیح تر ہے کہ دو ام کلثوم تہین ایک
بطن حضرت فاطمہ علیہ السلام سے کہ جنکا سن شش سالہ تہا اور دوسرے ام کلثوم

بطن اسماء بنت عمیس سے تھین وہ اسماء کہ جو اول عقد مین جعفر طیار کے تھی بعدہ عقد ابو بکر
مین آئی اوسکے ایک دختر بنام ام کلثوم نطفہ ابو بکر سے تھی بعد مرنے ابو بکر کے عقد اسماء کا
حضرت علی کے ساتھہ ہوا وہ دختر ابو بکر مادر چلو بھی ہمراہ اپنی مادر کے بخانہ حضرت آئیں
آئی تھی اوسی ام کلثوم کا نکاح عمر کے ساتھہ ہوا اور اوسی ام کلثوم کے بطن سے زید بن عمر
اور رقیہ متولد ہوی چنانچہ زید بعمر بست سال کے وقت شب خانہ جنگی بنی عدی کے صلاح کو
گئی تھی ماری گئی اور اوسی شب کو ام کلثوم والدہ اونکے بیٹے کی لاش کو دیکھکر مر گئین
بلکہ دونو جنازہ ایک ہی ساتھہ نکلے ایک پر عبد اللہ بن عمر نے اور دوسرے جنازہ پر حضرت امام حسن نے
نماز پڑھی مقتدا اب پیروان عمر اپنے گریبان مین سر کو ڈالین اور کتاب سر الشہادتین و تحفہ مین
دیکھین وہ کیا لکھتا ہے کہ ام کلثوم دختر علے ابن ابیطالب ہمراہ جناب امام حسین علیہ السلام
کربلا معلی مین تھین اور بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے قید ہو کر مع دیگر
اہلبیت علیہ السلام تا شام تشریف لے گئین ہین اسجگہہ کون سچا ہے اوسکے حق مین لعنۃ
اللہ علی الکاذبین ہے اور در اصل جو یہ بندش بدبختون نے باندھی ہے صرف واسطے
...پر ... کے ہے اور دریافت کرنا چاہئے کہ ایسا شخص اور اوسکے توابع لایق یاری یا بیزاری کے ہین
چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پینے کو منع فرمایا کہ آیات تاکیدی وارد ہین برخلاف
اوسکے تاریخ الخلفا مین جلال الدین سیوطی نے ذکر وفات خلیفہ دویم مین لکھا ہے کہ جسوقت
ابو لولو نے ضرب خنجر مقعد شریف مین مارا اور وہ غش کھا کر گرے اور درد سے نہایت
بیقرار ہوے اوسوقت خوب شراب نوش فرمائی یہانتک کہ وہ جراحت شکم باہر آئی مصرع
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا پنجم یہ کہ بر وقت وفات اپنے عمر نے درباب
خلافت کے یہہ شورہ مقرر کیا کہ حضرت علی و عثمان و عبد الرحمن بن عوف داماد عثمان
و سعد ابن وقاص برادر چچازاد عبد الرحمن و طلحہ و زبیر کہ یہ دونون دشمن جانی جناب امیر کے

تھے ان چھ ؕ ؕون اشخاص کو تجویز کیا لیکن ان چھ ؕون اشخاص مین ایک ایک نسبت عیب لگادیا
وہ یہ ہے کہ حضرت علی مزاج دوست ہین خلیفہ چاہئے کہ مزاج دوست ہو اور عثمان اپنے عزیز
واقارب کو عزیز رکھتا ہے تمام بیت المال اپنے اقارب کو دیدیگا اور اونکو سب پر مسلط کریگا اور
حقوق مسلمانون کا ضایع ہوگا اور عبد الرحمن بن عوف ضعیف العقل ہے اور خود رائے ہے
اور خلافت کیواسطے عقل چاہئے اور سعد ابن ابی وقاص بزدل اور بیودا اور مفلس او مفسد ہے
اور خلافت مین حرب و ضرب ضرور ہے اور فتنہ انگیز ہے شایان خلافت نہین ہے اور طلحہ متعرض
وجماع دوست ہے اور خلافت مین محافظت مال کے ضرور ہے اور زبیر اگرچہ شجاع ہے لیکن تند خو ہے
اور امامت کے واسطے رفق ومدارا ضرور چاہئے فقط افسوس کہ ابو عبیدہ جراح اور سالم مولائے
ابی حذیفہ مر گئے وہ دونون لایق خلافت کے تھے اگر ایک بھی ان دونون مین سے آج زندہ ہوتا
تو خلافت تفویض اوسکے کرتا مین بعد از آن از روئے تدبیر کہا کہ اگر علی اور عثمان کسے پر
اتفاق کرین تو قول ونکا سب پر مقدم ہے اگر ان چھ ؕون اشخاص مین سے ایک یا دو یا چار
یا پانچ آدمی اختلاف کرین تو گردن مارنا اور اگر تین شخص ایک جانب ہون اور جس جانب
عبد الرحمن بن عوف ہو وہ خلیفہ مقرر کیا جائے اور پچاس آدمی طلحہ کو دیا اور کہا کہ
جو نا اتفاقی کریسے اوسکی گردن مارنا اور اگر تین روز گذر جائے اور چار شخص کسے پر اتفاق
نکرین تو گردن مارنا اور ایک رضامند ہو اور بیعت نکرے تو اوسکے گردن مارنا اور اگر
دو شخص انکار کرین تو دونو نکے گردن مارنا پھر سرداران لشکر اور طلحہ انصار کے جانب
متوجہ ہو کر کہا کہ ان چھ ؕون کو تین دنکے مہلت ہے اگر بروز چہارم کسی کو خلیفہ نکرین تو
چھ ؕون کی گردن مارنا فقط اب اسجگہہ پر اہل انصاف فتنہ پردازی وعداوت عمر پر
خیال کرین کہ مرتے دم بھی عداوت اہل بیت اسکے سینہ پر کینہ سے نہ نکلی یہ وصیت
لایق غور ولحاظ کے ہے کہ عبد الرحمن تو داماد عثمان کا تھا اور سعد چچیرا بھا عبد الرحمن کا تھا

اور طلحہ و زبیر دونوں دشمن جانی جناب امیرؑ کے تھے تو پھر کون سے شکل سے جناب امیرؑ مستحق خلافت
کے ہوتے یہ وہ بندش کی گئی تھی کہ اگر جناب امیر کسے امر میں اختلاف و انکار کرتے تو ضرور شہید
کئے جاتے بلکہ جب یہہ وصیت جناب امیر علیہ السلام نے سنی فوراً فرمایا کہ خلافت عثمان کو
ہوگی یہہ سب بندش و تدبیر ہمارے شہید کرنیکے سوچی گئی ہے فقط چنانچہ بعد ذکر کرنے وصیت
مذکورہ جب جناب امیرؑ اوس مجلس سے اوٹھہ کر اپنے مکان پر تشریف لاے تب عمر نے حضار مجلس سے
کہا کہ بخدا مین مقام و مرتبہ حضرت علیؑ کا خوب جانتا ہوں اگر تفویض خلافت اوسکو کروں تو ہر ایک کو
براہ رست دلالت کرینگے اوسوقت ایک شخص نے کہا کہ اگر تو ایسا جانتا ہے تو کیوں نہیں
اونکو خلیفہ مقرر کرتا عمر نے کہا کہ مکروہ جانتا ہوں میں اور پسند نہیں کرتا میں کہ میری حیات اور
موت میں وہ خلیفہ مقرر ہوں اور بروایت دیگر یہہ عمر نے کہا لا تجمع النبوۃ والخلافۃ فی اہلبیت
واحد یعنے جمع نہیں ہوتی نبوت و خلافت ایک خاندان میں خلاصہ یہہ کہ بنی ہاشم کو امامت
اور خلافت دونوں بجا ہے فقط یہ قول عمر کا موجب آیہ کریمہ کے چارہ ۵ سورۃ نسا
رکوع ۸ میں موجود ہے باطل ہے قولہ تعالیٰ اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
فَقَدْ اٰتَیْنَا اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ترجمہ یعنے آیا حسد کرتے ہیں
وہ لوگونکا اوپر اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو خدا نے فضل اپنے سے پس تحقیق کہ دی ہمنے
اولاد ابراہیم کو کتاب اور علم حلال و حرام اور دی ہمنے بادشاہی بزرگ فقط تفسیر
اہلبیت میں وارد ہے بروایت امام محمد باقر علیہ السلام کے کہ مراد آل ابراہیم سے محمد صلعم
اور اہلبیت ونکے ہیں اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور مراد حکمت سے نبوت ہے اور مراد ملک
عظیم سے امامت ہے سواسطے یہہ سب امور کسی میں جمع نہیں ہوتے مگر خاندان رسول خدا میں فقط
پس یہ کیا دی و شرارت عمر کے تھی کہ اپنے توابع کو بہکا کر جو چاہا کیا فقط بعدہ اوس شخص کو
عبد الرحمن نے معرفت مسعود ابن مخرمہ اپنے بھانجے کے حضرت علی علیہ السلام کے

پاس کہلا بہیجا کہ اگر تم موافق قرآن و سنت رسول و فعل شیخین کے کام کرو تو کہلا بہیجو حضرت نے جواب دیا کہ جہانتک ہمسے ہوسکیگا بقدر طاقت و وسعت قوت اپنی ہم کام کر سکتے ہین فقط صبح کو دوسرے روز عبدالرحمن نے پہر حضرت سے اوسی امر کا اعادہ کیا حضرت نے پہروہی جواب فرمایا اوسوقت عثمان نے کہا کہ فعل شیخین کا ہمکو قبول ہے چنانچہ وہ خلیفہ مقرر ہوا فقط اور اہلسنت نے دربارہ فضایل عمر کے تین حدیثین رسولخدا سے لکہتے ہین کہ جنکو صاحب صد تحقیق نے فصل ۷۵ - نمبر ۲ صفحہ ۱۶۷ مین لکہا ہے کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ روایت ہی سعد ابن ابی وقاص سے کہ کہا اوسنے کہ اجازت چاہی عمر نے حضرت رسولخدا کے پاس آنیکی اور اوسگہری حضرت کے پاس عورات قریش جمع تہین باخود باتین کرتے تہین پس جب عمر نے چاہا کہ اندر آوے اوسوقت وہ عورات پردہ مین ہوگئین اور جناب ہنستے رہے عمر نے کہا خدا آپکو ہمیشہ خندان رکہے اسوقت سبب ہنسنے کا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ جب عورات قریش نے تیرے آواز سنی سب بہاگ کر پردہ مین ہوگئین تب عمر نے کہا کہ اے دشمنان مجہسے ہیبت رکہتے ہوا ور رسولخدا سے ہیبت نہین رکہتے ہو تب اون عورات نے پردہ سے کہا کہ تو درشت خو و سخت تر ہے تب رسولخدا نے عمر سے کہا کہ ہان زیادہ گفتگو کر قسم ہے اوسکی کہ جان میری جسکے قبضہ مین ہے نہین ملاقات کی تجہسے شیطان نے کہ جاتا ہو تو ایک راہ سے اتنک دیکہے کہ چلا گیا شیطان ایک راہ کو تیرا رستہ چہوڑ کر خلاصہ یہ کہ تو جس راہ سے جاتا ہی شیطان اوس راہ نہین جاتا ہے فقط اور بلمبر ۱۲ صفحہ ۱۸۱ مین بریدہ سے روایت ہی کہ رسولخدا کسی جہاد سے پہرے تو ایک لونڈی سیاہ حضرت کے پاس آکر کہنے لگی کہ مینے نذر مانی تہی کہ تم خیریت سے پہروگے تو ہم تمہارے آگے دف بجا کر گیت گائینگے حضرت نے کہا کہ پہر تو نذر اپنی بجالا پس وہ عورت گانی بجانے لگی اس عرصہ مین آئے ابوبکر بعد آئے علی بعد آئے عثمان یہ سب لوگ گانا بجانا سنتے تہے بعدہ آئے عمر تب وہ عورت دف کو اپنے چوتڑ کے نیچے

دربارہ فضایل عمر در بارہ بہاگنے شیطان کے

لیکن بیٹھہ گئی تب فرمایا رسولخدا نے کہ اے عمر تجہسے شیطان خوف کرتا ہے ابہی ہملوگونکے سامنے
یہ عورت گاتی بجاتی تہی جب تو داخل ہوا تب یہ عورت دف کو چہپا کر چپ ہو گئی فقط
اور بابمبیسٹر ۱۳ صفحہ ۱۸۴ مین خود عایشہ سے روایت ہے کہ کہا اونے کہ رسولخدا بیٹہے تہے
ہملوگون نے آواز شور وغل لڑکونکا سنا چنانچہ رسولخدا اوٹہے ناگاہ دیکہا کہ عورت حبشیہ
ناچ رہی ہے اور لڑکے گرد اوسکے جمع ہین پس رسولخدا نے مجہسے کہا کہ اے عایشہ آؤ اور
دیکہو پس مین گئی اور اپنی ٹہوڑہی کاندہے پر رسولخدا کے رکہہ کے تماشا ناچنے اور گانیکا
دیکہتی تہی پس رسولخدا نے مجہسے پوچہا کہ تو آسودہ ہوئی مینے بدین غرض کہ میرا کسقدر
پیار رسولخدا کو ہے مینے کہا کہ ابہی نہین سیر ہوئی ہون ناگاہ عمر آگئے اور سب لوگ متفرق
ہوگئے خوف سے عمر کے تب فرمایا رسولخدا نے کہ ہم دیکہہ رہے ہین شیطانونکو اور جن کو
اور آدمی کو بہاگ گئے وہ عمر سے عایشہ کہتی ہے کہ پہر مین گہر مین چلی گئی فقط خلاصہ
ان تینون احادیث کا یہہ ہے کہ فرمایا رسولخدا نے شیطان و جن عمر سے بہاگتا ہے اور جس راہ سے
عمر جاتا ہے اوس راہ سے شیطان نہین جاتا ہے بخوف عمر کے فقط سبحان اللہ ان احادیث
کے وضع کنندہ کو کیا کہئے کہ کیسی در پردہ تفضیح جناب رسولخدا کی پائی جاتی ہے یعنے خود
رسولخدا کا ناچ دیکہنا اور گانا سننا برخلاف شرع کے اور طرفہ یہ کہ اپنے جورو کو لے جاکر
ناچ دکہلانا اور کاندہے کے اوپر عایشہ کو چہپا کر ہر ایک کے سامنے اور اوسکا کہنا
کہ مین ابہی سیر نہین ہوئی ہون معاذ اللہ اس تہمت کا بہی کچہہ ٹہکانا ہے ہرگاہ یہ بد ذات
اپنے پیغمبر کو تضحیک واسطے فضیلت عمر کے کرتے ہین تو حضرت کے اہلبیت انکے نزدیک
کیا چیز ہین پس یہ سب لوگ محبت خلفاے ثلثہ مین ایسے غارت غول ہو گئے ہین
کہ اپنے پیغمبر کو بہی الزام دیتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو احادیث برخلاف نص قرآن انکے
ہین وہ سب وضعی ہین چنانچہ پارہ ۴ سورہ ال عمران رکوع ۱۲ مین مندرج ہے

قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعَانِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطَانُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ **ترجمہ** یعنے بدرستیکہ وہ لوگ تمھے اوس دن کہ ملاقی ہوئی دو فوجین مسلمان کا فرونکی سوا اونکو ڈگایا شیطان نے بہ سبب اونکے گناہوں کے اور ہر آئینہ تحقیق عفو کیا خدا نے اونسے بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہے بردبار ہے فقط پس اس آیہ سے ثابت ہے کہ غزوہ احد مین شیطان کے ورغلانے سے خلفائے ثلثہ وغیرہ جناب رسولخدا کو چھوڑ کر فرار ہوگئے تھے اور احادیث مذکورہ بالا سے پایا جاتا ہے کہ شیطان عمر سے بھاگتا ہے اب کہئے کہ بمقابلہ نص کلام اللّٰہ ایسی احادیث کہ سراسر خلاف آیہ ربانیکے ہین کب پایہ صحت کو پہونچ سکتے ہین ہر سہ احادیث وضعی معلوم ہوتی ہین پس ایسے ایسے احادیث وضعی سے فضلیت جناب امیر علیہ السلام پر قایم کرتے ہین اور طرفہ تر یہ ہے کہ خود رسولخدا کا ناچ دیکھنا اور گانا بجانا سننا اور عایشہ کو دکھلانا بیان فخریہ کیا جاتا ہے فقط علاوہ اسکے اگر یہ احادیث وضعی صحیح فرض کر لیجائے تو ان احادیث سے فضیلت خلیفہ ثانیکے خلیفہ اول و پیغمبر خدا و علی علیہ السلام و عثمان پر پائی جاتی ہے کیونکہ نہ پیغمبر خدا سے بھاگتا و نہ اونکے وصی سے و نہ خلیفہ اول سے و عثمان سے و نہ عایشہ سے شیطان ڈرا اگر ڈرا تو عمر سے پس اس سے ترجیح افضل ہونے کی سب پر عمر کے ہوتی ہے تو کیوں نہین جناب رسول خدا و خلیفہ اول پر عمر مقدم کئے جاتے حضرت علی علیہ السلام نے کیا قصور کیا ہے کہ ان پر ترجیح دی جاتی ہے تو صاف صاف کیوں نہین کہا جاتا ہے کہ جسطرح سے خلفائے ثلثہ نے بزبردستی خلافت و باغ فدک غصب کر لیا ہے اوسیطرح سے نام بھی درجہ بدرجہ قایم کرینگے مگر افسوس یہ بات ہے کہ کوئی نص قرآنی ہاتھ نہین آتا ہے کہ جس سے مطلب نکل آوے ہر چند کہ احادیث بہت سے موضوعات ہوگئے ہین لیکن ایسے اجتماع ضدین ہوگئین ہین کہ بالکل محض ایک کا اثر ایک دوسرے کو باطل کرتے ہے **توضیح حق** ہر چند کہ اہلسنت معاویہ شامی کو جناب اہلبیت علیہ السلام کے ساتھ ابتک خلش چلے جاتے ہی جب کچھ بن نہین آتے ہے تو چلا کے

اہل تشیعہ سے الجھتے ہین اور اہل تشیعہ برابر طرح دیتے ہین چنانچہ ۱۲۸۶ ہجری کا ذکر ہے
کہ محلہ چترساری شہر جونپور مین ایک مفتی صاحب سے مفتی ہی مین لڑکونسے دربارہ اذان کے
کلمہ اشہد ان امیر المومنین و امام المتقین علے ولی اللہ وصی رسول اللہ بلا فصل پر کچھ حجت ہوئے
لوگون نے مفتی صاحب کو سمجھایا کہ لڑکونکے بات مین دخل دینا نچاہئے مفتی صاحب نے نہ مانا کہا کہ لفظ
خلیفہ بلا فصل کا ہمسے سُنا نہین جاتا آخرکار نوبت بعدالت رسید چنانچہ از ضلع تا ہائی کورٹ
مقدمہ لڑا مقابلہ مفتی صاحب یہ کلمۂ اذان کا مع لفظ خلیفہ بلا فصل بحال و برقرار رہا اور
مفتی صاحب مفت مین پچھے منہ ہار گئے بعدہ اوس خلش سے فی الحال ۱۳۱۲ ہجری مین جب قاضی و مفتی
دونو صاحب واصل ہوئے تو اونکے پیروان نے اونکی روح خوش کرنے کے واسطے باخود ہامشورہ
کرکے پانچو وقت اذان مین محلہ ملاٹو رکے مسجد مین یہ کلمہ ایجاد کیا کہ اشہدوان امیر المومنین و
امام المتقین ابابکر الصدیق و ثم عمر الفاروق و ثم عثمان ذی النورین و ثم علے ابن ابیطالب
خلفائے رسول اللہ علے الترتیب کہنے لگے اور اہل تشیعہ کے جانب سے سکوت ہوا تب خود
بروقت گفتگو اہل تشیعہ کو یاد دلانے لگے اکثرون نے جواب دیا کہ ہمکو کیا غرض ہے دخل در معقولات
کرین وہ لوگ خود اپنی اذان و نماز کو کلمہ بے معنی کہکر باطل کرتے ہین بلکہ بہتر ہے کہ ہمیشہ ایسے طور سے
کہا کرین ہرگاہ جب کسے اہل تشیعہ سے کچھ نکہا سکوت یکقلم کیا تب ناچار ہوکے بعد ہفتہ کے
خود اذان بند کر دیا فقط یہ لوگ ہمیشہ سے ایسے فکر مین رہتے ہین کہ کوئی شخص اہلبیت کا نام
نلیوے سو یہ بات غیر ممکن ہے یہ نام اہلبیت کا تا قیامت روشن رہیگا کسیکے مٹانے سے
نمٹیگا شعر پہرونگا مین نہ ہرگز ال احمد کے تولا سے نہ نصیحت کرکے اپنا سر پہرائے
جسکا جی چاہے ❊ فقط یہانسے حال عثمان بن عفان خلیفہ ثالث کا بیان کیاجاتا ہے
جب فتح نبی بصر کے ہوئی عثمان نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ جناب رسول خدا
صلعم اموال مسلمانون پر تقسیم کرتے ہین فلان زمین کہ معطل ہے چلکر حضرت سے

طلب کرین اگر وہ جناب تمکو دین تو ہمکو بہی شریک کرنا اور ہمکو دیگے تو ہم تمکو شریک کرینگے
چنانچہ بعد اقرار مدار کے پیش دستی کر کے عثمان نے جناب رسالت پناہ کی خدمت مین
جا کر وہ زمین طلب کی اور کسی نے جناب پیغمبر صلعم سے پیشتر یہ کہدیا تہا کہ حضرت علی بہی اس طلب
زمین مین شریک ہین چنانچہ جناب نے وہ زمین عطا فرمائی اوسوقت عثمان اپنے قول عہد سے
پہر گئے جناب امیر نے کہا کہ ہم اور تم چلکر حضرت سے استفسار کرین کہ وہ جناب نے ہمارا اور تمہارا
ماجرا سنکر وہ زمین عطا کی ہے یا تنہا تمکو دی ہے عثمان نے کہا مین تمکو اوسمے نکرونگا وہ ابن عم
تمہارے ہین ناگاہ یہ آیہ جو پارہ ۱۸ سورہ نور رکوع ۶ مین واقع ہے نازل ہوا

قولہ تعالی وَاِذَا دُعُوا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُولِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اِذَا فَرِیقٌ مِّنْہُمْ مُّعْرِضُونَ وَاِنْ یَّکُنْ لَّہُمُ الْحَقُّ یَاْتُوا اِلَیْہِ مُذْعِنِینَ اَفِی قُلُوبِہِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوا اَمْ یَخَافُونَ اَنْ یَّحِیفَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَرَسُولُہٗ بَلْ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُونَ ترجمہ یعنے اور جسوقت اونکو بلاوین بطرف

خدا اور رسول کے محاکمہ کرین اونسے ناگاہ ایک گروہ اونمین سے روگردانی کرتے آتی ہین
اگر ہو واسطے اونکے حق آتے ہین طرف رسول تصدیق کرنے والے آیا بیچ دل اونکے مرض
ہے آیا شک کرتے ہین یا ڈراتے ہین یہ کہ ظلم کرے خدا اوپر اونکے اور رسول اوسکا
بلکہ یہ گروہ ظالمون سے ہین فقط جب حال نزول آیہ عثمان نے سنا ناچار ہوکے جناب امیر
علیہ السلام کو اوس زمین مین شریک کیا فقط اس آیہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مہربانی
خدائے تعالی کے جناب علی علیہ السلام پر ہر ایک اصحاب و انصار سے زیادہ تر تہی
یہ بات کسی صحابہ مین نہین پائی جاتی ہے فقط اعثم کوفی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ صحابہ
جناب رسولخدا نے باہم مشورہ کر کے ایک کاغذ بطور نصیحت نامہ لکہکر عمار بن یاسر کو
کہ اصحاب مقبولہ رسولخدا کے تہے دیا کہ تم عثمان کے پاس لے جاؤ چنانچہ وہ کاغذ عمار رضنے
لیجاکر عثمان کو دیا اوسنے دو چار سطرین پڑہ کر غضبناک ہوکے کاغذ کو پہینک دیا عمار کو سخت و سست

حال قبضہ عثمان کا عمار بلا ثبوت کرکے حسب کہ عثمان فسق کا ہو

کہنے لگا عمار نے کہا کہ مین تیرا خیر خواہ ہون یہ کاغذ اصحاب رسولخدا کا ہے اونہون نے واسطے آگاہی تیرے لکھ دیا ہے عثمان نے کہا کہ تو کاذب ہے اور اپنے غلامون سے کہا کہ عمار کو مارو غلامون نے یہانتک مارا کہ عمار گر کے بے ہوش ہوگئے اور خود بھی اسقدر اونکے شکم پر لات ماری کہ عارضہ فتق کا ہوگیا اقربائے عمار خبر پاکر عمار کو مکان پر اوٹھا لیگئے اور صبح سے تا نصف شب عمار بے ہوش رہے یہانتک کہ نمازین ظہر و عصر و مغرب و عشا کی فوت ہوئین جب بعد نصف شب کے عمار کو ہوش آیا وضو کر کے قضا ادا کیا چنانچہ یہ امر موجب زیادتی رنج جمیع صحابہ کا ہوا فقط اسمقام پر لوگ عثمانکو ظالم قرار دیتے ہین کہ بلا ثبوت گناہ کے ایک صحابی کو ناحق ظلم کیا فقط حق سبحانہ تعالیٰ پارہ ۲۷ سورہ نجم رکوع ۱ مین شان جناب رسالت مآب مین فرماتا ہے قولہ تعالیٰ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ترجمہ یعنے اور نہین گویا ہے اپنی خواہش سے نہین ہے وہ مگر وحی ہے کہ وحی کی گئے ہے تعلیم کیا محمد کو نہایت قوت والے نے فقط اس آیہ سے ظاہر ہے کہ جناب رسالت پناہ کے اقوال و احکام بمنزلہ وحی خدا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ جناب سرور انبیا نے حکم ابن عاص اور مروان بن حکم کو بایمائے رب العالمین مدینہ منورہ سے پچیس فرسخ باہر نکلوا دیا تھا اور تا عہد خلیفہ ثانی یہ دونون مردود نہین آنے پائے بعد ازان جب عہد عثمان کا ہوا اختیار پاکر برخلاف حکم جناب رسالت مآب کے دونون مردودونکو دو ہزار درہم خرچ راہ بھیجکر مدینہ منورہ مین طلب کر کے قریب منبر رسولخدا کے دونون کو جگہہ دی اور بکمال احترام و تعظیم پیش آیا روز اول لاکھ دینار حکم بن عاص کو دیا اور دونون کو اپنا وزیر و مشیر مقرر کیا لیکن عثمان باوجود جاننے قرآن کے اس آیہ کریمہ سے جو پارہ ۲۸ سورہ مجادلہ رکوع ۳ مین واقع ہے مطلق بے بہرہ تھا قولہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

یُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْا اٰبَاءَھُمْ اَوْ اَبْنَاءَ ھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ
ترجمہ یعنے نہ پادیگا تو قوم کو کہ ایمان لاے ساتھہ خدا کے و بروز قیامت کہ وہ محبت
کرین اوس شخص سے کہ مخالفت کرے خدا و رسول کے اگرچہ ہوں وہ باپ یا بیٹے یا برادران
یا قبایل اونکے فقط اس آیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کو چاہئے کہ کفار او رمنافق کو
دوست نہ کہین فقط اکثر لوگ خلیفہ ثالث کو کہتے ہین کہ اس آیہ سے برخلاف کیا تو گویا
خدا اور رسول کے مخالفت کی پس اوسکے حق مین یہہ آیہ کریمہ جو پارہ ۔۵۔ سورہ نسا
رکوع ۱۷ مین واقع ہے لازم آے گا قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِیْرًا ترجمہ یعنے اور کوئی مخالفت کرے رسول کی جب معلوم ہو جائے اوسکو راہ کی
بات اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے کج ہم اوسکو بہیجینگے اوسی طرف جو اوسنے پکڑے
اور ڈالینگے اوسکو دوزخ مین بہت بری جگہہ پوہنچا فقط قول اہل تشیعہ ان آیات
کریمہ سے ظالم ہونا اور مخالفت کرنا خدا اور رسول خدا سے خلیفہ ثالث کا پایا جاتا ہے
پس مصداق آیہ کریمہ جو پارہ ۔۱۲۔ سورہ ہود ۔ رکوع ۱۰ مین واقع ہے قولہ تعالیٰ
وَلَا تَرْکَنُوْا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَاءَ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ترجمہ یعنے نہ جہکو تم طرف اونہوں کے کہ ظلم کیا ہے پس مس کریگی
تمکو آتش دوزخ اور نہین ہے واسطے تمہارے والے خدا سے کوئی دوست بعد اوسکے
نہ یاری دئے جاوگے تم فقط جب امر خلافت عثمان پر مستحکم ہوا قصد کیا کہ قرءت
قرآن مطابق زید بن ثابت کے قرار دیوے چنانچہ منادی کروا دی کہ صحائف قرآن
جسکے پاس جسقدر ہو حاضر کرے جسنے دیا اسے لیا اور جسنے انکار کیا بجبر و تعدی
لینا شروع کیا عبد اللہ بن مسعود کہ قاری قرآن و اکابر صحابہ سے تہا اوسکی پاس

فقرہ عہد الذکر ان
عبد اللہ بن
مسعود کو دکھلا
اللہ کا ملا تا
عثمان کا ...

قرآن تہا اوسنے چھپایا ہر چند حیلہ و حوالہ کیا یہانتک کہ خود عثمان اوسکے مکان پر جاکر بظلم قرآن
اوسکے گھر سے نکلوا کے لایا اور جو کچھہ چاہا اوسمین لیکر مثل اور مصاحف کے جلا دیا جب عبد اللہ کو
یہہ خبر معلوم ہوئی مسجد مین جاکر طعن و تشنیع کیا یہ خبر عثمان کو پونہچی تب حکم دیا کہ عبد اللہ کو مارین
چنانچہ بحکم عثمان لوگون نے عبد اللہ بن مسعود کو اسقدر مارا کہ بعد تین روز کے وہ مرگیا جب
یہ خبر عایشہ کو پونہچی اوسنے کہا اُقتُلُوا اَحرَقَ المُصَاحِف یعنے قتل کرو جلانے والے مصحف کو
ہمقام پر نسبت قتل کرنے عبد اللہ بن مسعود کے پارہ ۵ - سورہ نساء رکوع ۱۳ مین
واقع ہے قولہ تعالیٰ وَمَن یَّقتُل مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا ترجمہ یعنے اور جو شخص قتل کرے مومن کو دانستہ پس جزا
اوسکی جہنم ہے کہ ہمیشہ بیچ اوسکے رہیگا اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اوسکے اور لعنت کیا ہے
اوسپر اور مہیا کیا ہے واسطے اوسکے عذاب بزرگ کو فقط اب خلیفہ ثالث کیا کرینگے
اور یہہ قرآن جو فی الحال موجود ہے اسمین ضرور ہیر پھیر بہت ہوئے چنانچہ ایک ہیر پھیر واسطے
تصدیق کلام کے آیہ لمبری ہم - مین مندرج ہوا ہے اور بعضو نے لکھا ہے کہ مروان بن الحکم
اور زیاد بن سمرہ کو کہ کاتب عثمان کے تہے حکم کیا کہ جمیع مصاحف سے تھوڑا تھوڑا لیکر جمع کرین
اور جو تصرف اوسمین چاہا کیا اور باقی کو طشت مین رکھہ کر دھو ڈالا اور آگ مین جلا دیا
تاکہ کوئی شخص اون قرآن پر واقف نہو قول اہل حق ہر چند کہ عثمان نہایت کم عقل تہے
لیکن اونکو لازم تہا کہ جن جن سے مصاحف لیا تہا بعد نقل کے بجنسہ اون لوگونکو واپس
کر دیتے کہ وے لوگ بہی جامع قرآن سے مقابلہ کرکے اپنی اپنی تسکین کر لیتے نہ تہم تحریف کا
اون پر ہوتا و نہ محرق القرآن کہلاتے اب اس امر سے زیادہ تر ثابت ہوتا ہے بلکہ یقین
کامل پایا جاتا ہے کہ ضرور بالضرور تحریف کیا ہے اسے وجہ سے مصاحف کو جلایا
اور دہو ڈالا فقط ابن ابی الحدید نے نقل کی ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے عمار یاسر کو

وصیت کی کہ عثمان اوسکے جنازے پر نماز نہ پڑہے چنانچہ عمار نے مع چند اشخاص نماز جنازہ
پڑہ کر اوسکو دفن کیا جب یہہ خبر عثمان نے سنی عمار سے کہا کہ مجھکو کیوں نہ خبر کی اوسنے کہا کہ وصیت
اوسکی تہی کہ میرے جنازہ پر عثمان نماز نہ پڑہے یہ سنکر عمار سے آزردہ ہوا اور کینہ اوسکے
دل میں عمار کے جانب سے پیدا ہوا کہ حال اوسکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور ابن ابی الحدید شیعی شرح
نہج البلاغت میں اور علامہ حلے نے منہاج الکرامت میں نقل کی ہے کہ جب خبر شدت مرض
عبد اللہ بن مسعود کی عثمان نے سنی عیادت کو اوسکے گیا پوچھا کہ تجھکو کیا بیماری ہے اور کس چیز کا
شکوہ ہے اوسنے کہا کہ مجھکو اپنے گناہوں کا شکوہ ہے عثمان نے کہا کہ تیرا دل کیا چاہتا ہے
اوسنے کہا کہ بجز رحمت خدا کے میرا دل کچھہ نہیں چاہتا ہے عثمان نے کہا کہ تیرے لئے طبیب کو
بلاؤں اوسنے کہا کہ مجھکو طبیب نے بیمار کیا ہے عثمان نے کہا کہ جو عطا میں نے تیری موقوف کی ہے
تجھکو پہیر دوں اوسنے کہا کہ جسوقت مجھکو احتیاج تہی تو نے نہیں دی اور جب میں اوس سے
مستغنی ہوں تو تجھے دیتا ہے عثمان نے کہا کہ اگرچہ تجھکو احتیاج نہیں ہے تو تیرے اولاد کے
کام اویگی اوسنے کہا کہ رزق میری اولاد کا خدا پر ہے اور خدا اونکے لئے کافی ہے
عثمان نے کہا یا ابا عبد الرحمن میرے واسطے استغفار و طلب آمرزش کر اوسنے کہا کہ امیدوار
ہوں اور سوال کرتا ہوں خدا سے کہ بروز حشر میری داد تجھسے لیوے یہ سنکر عثمان
چلا گیا اور عبد اللہ داخل رحمت الٰہی ہوا اور اکثر علمائے اور اہل سیر و تواریخ نے
نقل کی ہے کہ قبل اسکے عثمان نے بجرم اسکے کہ تو قریہ ربذہ میں داخل ہوا اور دیکھا
کہ ابوذر غفاری مر گیا ہے اوسپر نماز کیوں پڑہے اور شریک دفن کیوں ہوا کیا
نہیں جانتا تہا کہ وہ میرا مغضوب تہا چالیس تازیانہ عبد اللہ کو مارا تہا فقط اب اہل
انصاف غور کریں کہ اس سے ظالم تر کون شخص ہوگا کہ قرآن کو جلاوے اور نماز جنازہ
پڑہنے و دفن کرنے پر اصحاب رسول کے چالیس کوڑا مارے اور عمدًا اوسکو قتل کرے

قصہ ابوذر غفاری آوارہ وطن کیجو منا کا باعث خلیفۂ ثالث

وہ ایسا شخص لایق یاری یا بیزاری کے ہے فقط اہل سنت نے نقل کی ہے کہ ایک دن عثمان نے
مبالغ کلی بیت المال سے واسطے تقسیم بنی امیہ کے طلب کیا حسب اتفاق ابا ذر غفاری
کسی کام کو اوسکے پاس گئے تھے عثمان نے ابوذر سے پوچھا کہ تجھکو یہ معلوم ہے کہ یہ مبالغ کسقدر
ہوگا ابوذر نے کہا کہ نہین معلوم عثمان نے کہا کہ یہ چھہ ہزار درہم ہین اور اتنے ہی اور منگوائے
ہین مجھکو اختیار ہے کہ جسکو چاہون دے دون ابوذر نے کہا تجھکو اختیار ہے لیکن مجھکو
یاد ہے کہ ایک روز صبح کے وقت جناب رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوا مین اوسوقت
حضرت کو دلگیر پایا مینے سبب ملال دریافت نہ کیا بعدہ اوسی روز بوقت ظہر پہونچا مین
حضرت کے خدمت مین گیا دیکھا تو حضرت خوش و خرم ہین عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
بوقت صبح آپ ملول تھے اور اسوقت حضور بشاش ہین سبب اسکا کیا ہے فرمایا
کہ وقت صبح بیت المال مینے ایک جماعت کو تقسیم کیا تھا اوسمین سے چار دینار باقی تھے
کوئی ایسا مستحق نہ تھا کہ اوسکو دیتا اس وجہ سے مین رنجیدہ تھا اسوقت قبل اسکے
ایک شخص مستحق اوسکا آگیا وہ چار دینار اوسکو مینے دے اس سبب سے خوشحال ہون
اوسوقت عثمان نے کعب الاخبار سے پوچھا کہ اے کعب اگر امام بیت المال سے تھوڑا سا
مستحق کو دیوے اور تھوڑا سا اسلئے رکھہ لیوے کہ پھر وہ امام جسکو چاہے دیوے
تو کیا حرج ہے اوسنے کہا کہ اس امر مین امام پر کوئی گناہ نہین ہے ابوذر نے کہا کہ اے
کعب تو احکام شریعت نہین جانتا اور یہ آیہ جو پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۵ مین
واقع ہے تلاوت کیا قولہ تعالی وَالَّذِینَ یَکْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُونَهَا
فِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیمٍ ترجمہ یعنے جو لوگ سونا و چاندی جمع
کرتے ہین اور راہ خدا مین نہین دیتے اونکے واسطے خوشخبری دی تو عذاب
الیم کی فقط اوسدم عثمان نے کہا اے ابوذر اس مرتبہ یہ سبب مصاحبت

رسول خدا کے مین تجھکو عفو کیا اگر بار دیگر میرے حضور مین ایسی جرأت کریگا تو مین تجھے قتل
کرونگا ابوذر نے کہا کہ تم میرے قتل پر قادر نہین ہو کیونکہ مینے زبان مبارک رسول خدا سے سنا ہے
کہ جب آل عاص کے تیس عدد ہونگے تو قرآن کو اپنی رائے پر تاویل و ردین کو تباہ
کرینگے اور تجھکو شہر و آبادی سے اخراج کرینگے یہ سنکر حضار مجلس سے عثمان نے پوچھا کہ تمنے یہ حدیث
سنی ہے رسول خدا سے سب نے بپاس خاطر عثمان کے تکذیب ابوذر کی کے عثمان نے کہا کہ علی
علیہ السلام کو بلاؤ جب حضرت تشریف لائے عثمان نے حضرت سے پوچھا کہ تمنے یہ حدیث
رسول خدا سے سنی ہے حضرت نے تصدیق کی پس ابوذر نے روکر کہا الحمد للہ کہ مین کاذب
نہین ہوا عثمان نے ابوذر سے کہا کہ تجھے قسم ہے رسول خدا کی کہ تو کہان رہا چاہتا ہے ابوذر نے
کہا کہ مین حرم مین رہنا چاہتا ہون کہ عبادت خدا کی کرون لیکن رسول خدا نے مجھے خبر دی ہے
کہ تجھکو حرم سے محروم کرینگے بلکہ تجھکو ربذہ مین بھیجینگے اور تو تنہا رہیگا اور تنہا مریگا اور تنہا
محشور ہوگا اور تنہا داخل بہشت ہوگا اور جب دنیا سے مفارقت کریگا ایک جماعت
عراق سے آوینگے تیری تجہیز و تکفین کرینگے عثمان یہ سنکر خشمناک ہوا اور حکم دیا کہ ابوذر کو
مدینہ سے اخراج کرین اور شتر بے مہر پر سوار کرکے ربذہ مین بھیجین اور منادی کر دی
کہ کوئی شخص مشایعت ابوذر کے نکرے چنانچہ بموجب حکم عثمان کے ایک شخص تعین کیا گیا کہ وہ شتر بے مہر
پر ابوذر کو سوار کرکے ربذہ مین پہونچا دے لیکن جناب امیر و امام حسنین علیہم السلام و سلمان فارسی
و عبد اللہ بن عباس نے مشایعت ابوذر کی تا جد وسیع کیا فقط مخفی نرہے کہ عثمان نے
یہ بہت برا کیا جس طرح سے ابوذر سے قسم لی تھی اور ابوذر نے مکہ معظمہ کی درخواست کی تھی
مطابق اوسکے عمل مین لاتے بر عکس ابوذر کے خواہش کے نکرتے کیونکہ بر عکس کرنا فعل دیوزاد
کا ہے نقل چنانچہ شاہنامہ مین لکھا ہے کہ جب اکوان دیو نے رستم کو معہ اوسکے
زمین کے اوٹھا لیا تھا اور رستم سے کہا کہ تجھکو کہان پر پھیکدون رستم نے اپنی دل مین

سوچا کہ دیوزادونکا قول وفعل برعکس ہوتا ہے اگر مین کہونگا کہ دریا مین پہینکدے تو یہہ
برعکس کسی پہاڑ یا زمین سخت پر پہینکدیگا پس رستم نے کہا کہ تو مجہے کسی پہاڑ یا زمین سخت
پر پہینکدے اوسنے برعکس اوسکے کہنے کے دریا مین رستم کو پہینکدیا پس اسیجگہ پر عثمان کو لازم تہا
کہ ابوذر سے کہ وہ ہی صحابہ رسول تہے اونکے ساتہہ کار دیوزاد کا نکرتے فقط الغرض جب
ابوذر معہ اپنی دختر کے ربذہ مین داخل ہوئے وہان ایک سرا درمیان بیابان کے ہی اور پچیس فرسخ
گرداوسکے نشان آبادی کا نہین ہے اور بجز آب شور شیرین نایاب وہان پر مقیم ہوے حتے کہ
بیمار ہوے اور انتقال کیا دختر اونکے حیران و پریشان تہی شعر بیکسے میری تصور کیجیو او دوستو
لاش کفنائی پڑے ہی گورکن ملتا نہین ناگاہ قافلہ عراق سے وارد ہوا اوس دختر نے
خبر رحلت ابوذر غفاری کے میر قافلہ سے بیان کیا اہل قافلہ نے ابوذر کے تجہیز و تکفین
حلہ فاخرہ سے کرکے اونکو سپرد زمین کیا اور ایک روایت مین وارد ہے کہ ابوذر کے
ہمراہ دختر و غلام اونکا تہا اون سبکو اہل قافلہ نے ہمراہ اپنے لیکر شہر مین داخل ہوئے فقط
اہل انصاف ایسے شخص کو ظالم مین شمار کرینگے یا نیک جانینگے اور ایسا شخص لایق یادے
پابیز رکہنے کے ہے فقط عثمان نے اپنے عہد خلافت مین عبداللہ بن مسعود بن عاص کو کہ وہ
فاسق و شارب الخمر و ظالم تہا حاکم مصر مقرر کرکے روانہ کیا اوس شخص نے مصر مین جاکر مسلمانون
پر ظلم و تعدی شروع کیا جب وہ لوگ نہایت تنگ ہوئے بہت سے مسلمان فریادی
مدینہ مین پیش عثمان آئے اور بالکل حال جور و ظلم عبداللہ کا بیان کیا چنانچہ عثمان نے
ظاہرا اون سبکی تشفی کرکے واپس کیا اور پیچہے سے عبداللہ کو لکہا کہ اہل مصر تیری شکایات
لیکر میرے پاس آئے تہے میںنے اونکو روانہ کیا ہے ہرگاہ وہ سب وہان پونہچین پس
تو آگے سے زیادہ اون پر دست تعدی دراز کرنا کہ پہر حوصلہ آنے کا باقی نرہے
چنانچہ عبداللہ نے ویسا ہی کیا جب اہل مصر نہایت پریشان ہوے دوبارہ و بعضے

حال تعمیل عثمان
خلیفہ ثالث سے

لکھتے ہین کہ سنہ بارہ بہت سے لوگ جمع ہوکے مدینہ مین آئے اور عثمان سے کہا کہ یا تو اپنے کو
خلافت سے معزول کردیا اپنے حاکم کو مصر سے تبدیل کر مسلمان اوسکے ہاتھ سے نہایت قدر
تنگ ہوئی ہین کہ نوبت جان پر پہونچی ہے چنانچہ سب صحابہ نے متفق ہوکے با خود یہ بات
ٹھہرائی کہ محمد بن ابوبکر حاکم مصر مقرر ہو اور عبداللہ معزول کیا جائے اور فرمان لکھا گیا
بعد مہر دستخط کے محمد کو دیا گیا جب بوقت رخصت محمد حضرت امیر علیہ السلام کے خدمت مین
گیا حضرت نے کہا کہ اس سفر مین تو اپنے کو احتیاط کرنا کیونکہ عثمان تیرے قتل کی تدبیر مین ہے
عجب نہین ہے کہ عنقریب تو راہ سے واپس آوے فقط حسب فرمان جناب امیر علیہ السلام
خود محمد اور رفقائی محمد کمال احتیاط سے جاتے تھے ایک روز ایک منزل پر قافلہ اوترا
دوپہر یان واسطے سیر کے گئے تھے دیکھا کہ ایک شتر سوار مدینہ سے سمت مصر جاتا ہے اوس سے
پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہے اور کہان جائے گا وہ گھبرا کے رہ گیا مگر یونکو شک ہوا
اوسکو گرفتار کر کے محمد کے پاس لائے اور اوسکے تلاشی لی تو ایک ابریق خشک مین
ایک خط پایا لفافہ پر نام کاتب عثمان تھا اور بنام عبداللہ بن مسعود بن عاص
لکھا تھا اوسکو کھولا اور پڑھا تو اوسمین یہ لکھا تھا کہ من عثمان ابی عبداللہ اذا اتاک
محمد فاقتلہ وقر علی عملک واحبس المتظلمین حتی یاتیک رائی فقط یعنے یہ خط
عثمان کا ہے واسطے عبداللہ بن مسعود کے جب محمد داخل مصر ہو اوسکو قتل کر
اور بدستور تو اپنی حکومت پر رہ اور متظلمین کو قید کر جب تک مین کوئی حکم نہ دون فقط
جب محمد بن ابوبکر اس حال سے واقف ہوے واپس ہوکر مدینہ مین آئے اور عین پڑھنے
خطبہ مین عثمان کے سب صحابہ انصار جمع تھے عثمان سے پوچھا کہ کیا کہتا ہے تو اوس شخص کے
حق مین کہ جو دعوی اسلام و امامت اہل اسلام کرتا ہو وہ بے گناہ اپنے برادر
مسلمان کے ہلاکت کرنے کا قصد کرے عثمان نے کہا کہ وہ شخص واجب القتل ہے

تب محمد نے وہ خط کھول کر برملا منبر پر کھڑے ہو کے پڑھا اور حضار و عثمان کو دکھلایا تب عثمان نے
کہا کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا ہے محمد نے کہا کہ مہر تیری اسپر موجود ہے اوسنے کہا کہ مروان نے
مہر کر دی ہوگی محمد اور اہل مصر نے کہا کہ اگر یہ خط مروان نے لکھا ہے تو مروان کو ہمارے حوالہ کر
عثمان نے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ اس گفتگو سے مہاجر و انصار اوسکو خبر کر دیتے ہوئے تب عثمان
منبر سے کود کے بہاگ کر گھر میں گھس گیا اور دروازہ بند کر لیا اوس وقت مہاجر و انصار سب
اپنے اپنے گھر چلے گئے اور مصریوں نے مکان عثمان کا محاصرہ کر لیا اور پانی بند کر دیا آخر سنہ
پینتیس ہجری با اتفاق مہاجر و انصار مصریان نے سیڑھی لگا کر اندر پہنچ گئے اور
دروازہ کھول دیا باہر سے لوگ اندر گھس آئے عثمان کو مار ڈالا اور تین روز تک لاش اوسکی
تمام کوچہ و بازار میں پڑی رہی ایک تختہ پر باندھ کر گھسیٹا کئے بعدہ مزبلہ میں پھینک دیا
شب کو مروان نے چوری سے یہودیوں کے قبرستان میں گاڑ دیا چھپا کے اور بعد اوسکے
زمین کو ایک دیوار کھینچ کر شامل بقیع کے کر دیا ہے اب تک دیکھنے سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ یہ زمین بقیع کی نہیں ہے یہ قبرستان یہود کا ہے فقط مقام پر غور کی بات ہے
ایسے شخص کو کیا کہئے اور ایسا شخص لائق یاری یا بیزاری کے ہے تقیہ چھپا کے پاس ایک
استفتا علمائے اہل سنت کے پاس بھیجا گیا تھا ہنوز جواب نہ آیا اوس استفتا
کیا ارشاد فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی شخص
خلیفہ وقت و جانشین جناب رسالتمآب صلعم سے مخالفت کرے یا کسی وجہ سے
خلیفہ وقت کو قتل کرے یا پانی بند کرے یا اوسے برملا جنگ و جدال کرے کہ جسکے
باعث سے ہزاروں مسلمانوں کا خون ہوا ہو یا سب و لعن پر کرے پس ایسے شخص کے حق میں
از روی عقاید و شرع شریف کے کیا حکم ہے اور اوسکو کیا کہنا اور کیا سمجھنا چاہیے
اور یہ خون خلیفہ وقت کا اور مسلمانوں کا کسکی گردن پر عاید ہوگا جواب اسکا مفصل

وشرح صاف صاف مذکور ہیں پھر وہ نسخہ حضرت جو بنوا دلو پھر وا فقط اور اکثر معاندین مثل
نخے چھپانے والے آیات واحادیث کے اس خط نوشتہ عثمان میں بھی چھپانے ہیں کیونکہ اتفاقًا
وفا قبیلہ میں نقطے کا فرق ہے بجائے باکے مصر نیچے حرف تا اپنی طرف سے نقطہ دیکر بنایا ہے
کیا تہا فقط سبب باقین بناوٹ کی ہیں اولاً اگر یہ نقطے کا پہیر بدل صحیح ہوتا اور وقت
عثمان نے کہا ہوتا کیون خط سے انکار کیا اور کہا کہ یہ تحریری مروان سے کردی ہوگی ثانیًا
اگر نقطے کا اختلاف تہا تو خلیفہ کا بھاگ جانا کیسا اور جب مصریون نے مرد انکو خلیفہ سے
طلب کیا تہا تو انکا کیسا کہ ہم اوسکو نہ دینگے ثالثًا اوس مقام پر مہاجر و اصحاب و انصار
موجود تہے اونہون نے بھی اوس خط کو دیکھا تہا کیا اون لوگونکو بھی اختلاف نقطے کا معلوم
نہوا فقط اب یہ بندش یارونکی ہے ورنہ جو اصل بات تہی راویون نے لکھا ہے فقط بیان حال
عایشہ دختر ابوبکر کا یہ ہے کہ راوی کہتا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے ایک روز فرمایا
کہ صفورہ دختر شعیب پیغمبر کہ وہ زوجہ حضرت موسی علیہ السلام کی تہی بعد رحلت موسی کے
حضرت یوشع بن نون وصی پیغمبر پر خروج کیا اور یوشع نے صفورہ کو اسیر کرکے بسبب
حرمت حضرت موسی علے نبینا کی رہائی دی اسیطرح میرے ازواج سے ایک عورت
بعد میرے میرے وصی پر خروج کریگی اور اسیر ہوگی یہ خبر سنکر ازواج خدمت میں جناب
پیغمبر کے حاضر ہوکر درجہ درجہ عرض کیا کہ آپ دعا فرمائے کہ ہم سے یہ فعل وقوع میں آوے
اوسوقت حضرت نے یہہ آیہ تلاوت فرمایا قولہ تعالی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا
تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ ترجمہ یعنے اور رہو تم اپنے گہرونمین اور نہ باہر جاؤ تم مثل باہر پہرنیوالیکے
جیساکہ ایام جاہلیت میں آرایش کرتے تہین اور برپار کہو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو
اور طاعت کرو تم خدا و رسول کے فقط یہہ آیہ پارہ ۔۲۲۔ سورہ احزاب رکوع ۲

واقع ہے فقط آیہ دیگر قولہ تعالیٰ یانِسَاءَ النَّبِیِّ مَن یَّاتِ مِنکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ
یُضٰعَفْ لَھَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ط وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا ترجمہ یعنی اے زنان
پیغمبر جو بجالاوے تم مین سے معصیت کو کہ ظاہر ہو زیادہ کیا جاویگا واسطے اوسکے عذاب دو نا
اور ہے یہ امر نزد خدا اسکے آسان فقط یہہ آیہ اوسی پارہ وہی سورہ وہی رکوع مین واقع ہے فقط
اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے مجھکو برسالت طرف حق کے بھیجا ہے جبرئیل نے مجھکو خبر دی ہے کہ
اصحاب جمل ملعون ہین فقط اور بخاری نے صحیح مین ابوبکر سے کہ یہہ شخص اہل جمل سے ہے
وہ کہتا ہے کہ مینے دیکھا جب لوگون نے حضرت عایشہ کا ہودج گھیر لیا تو مجھکو تردد عظیم ہوا
دفعتاً مجھکو یہ بات یاد آئے کہ ایک روز مین خدمت مین جناب رسالت پناہ کی بیٹھا تھا
کسی نے ذکر کیا کہ حاکم اہل فارس عورت ہے حضرت نے فرمایا کہ لَن یُّفلِحَ اللّٰہُ قَومًا وَلَّوا اَمرَہُم
امراۃً فقط یعنے ہرگز فلاح و رستگاری نہین ہے اوس جماعت کو کہ جنکے حاکم عورت ہو فقط
الغرض بعد وفات جناب سرورکائنات و اصحاب ثلثہ کے جب جناب امیر علیہ السّلام نے
مسند خلافت ظاہری پر جلوس فرمایا یعنے حق بمرکز قرار گرفت اوسوقت عایشہ زوجہ پیغمبر
کہ آتش عداوت دیرینہ اوسکے قلب مین شعلہ زن ہوئی ظاہرا بہانہ حج کیواسطے بدلا
لینے خون عثمان کے امام زمان وصی برحق و خلیفہ وقت و جانشین پیغمبر سے لڑنے پر تیار ہو
اور طلحہ و زبیر دونون زیر و مشیر اوسکے ہوے چنانچہ ایک قطعہ اس مقام پر کیا خوب یاد آیا ہے
قطعہ حُمیرہ جنگ جو با حیدر آمد ۔ کہ جنگش جنگ با پیغمبر آمد ۔ پدر بو بکر تر سوگ و
جہان بود ۔ ولیکن دختر ش جنگی بر آمد ۔ بلکہ اس بارہ مین ایک استفتاء علمائے
اہلسنت و جماعت سے کیا گیا آج تک کسی نے جواب اسکا نہین دیا وہ یہ ہے استفتاء
کیا ارشاد فرماتے ہین علمائے اہلسنت و جماعت اس مسئلہ مین کہ یہہ آیہ کریمہ قولہ تعالیٰ
وَقَرنَ فِی بُیُوتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجنَ تَبَرُّجَ الجَاہِلِیَّۃِ الاُولٰی وَاَقِمنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِینَ الزَّکٰوۃَ

وَالعَنَ اللّٰہُ وَ سَوَاءُ قولہ تعالیٰ یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ مَن یَأتِ مِنکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ
یُضَاعَفْ لَہَا العَذَابُ ضِعفَینِ ط وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیرًا اگر اسبارہ مین کسکے واسطے
نازل ہوا اور ان آیات کریمہ سے جو کوئی تخلف کرے پس اوسکے حق مین اطلاق قولہ تعالیٰ
وَمَن لَّم یَحکُم بِمَا اَنزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ہُمُ الکَافِرُونَ کا ہو سکتا ہے یا نہین بینوا و توجروا
جواب اسکا تفسیر کلام الٰہی سے معہ نام و تفسیر کے مفصل و مشرح میرین بمہر و دستخط
مزمت ہو فقط انتھی ابو نعیم و ابن ابی الحدید وغیرہ نے نقل کی ہے کہ عایشہ معہ طلحہ و زبیر
مشیران اپنے ہزار ہا بنی امیہ کو ہمراہ لیکر بقصد جنگ جناب امیر علیہ السلام مکہ سے
روانہ بصرہ ہوے بر وقت روانگی ایک شتر عسکر نامی کہ بلند قامت تھا واسطے سواری کے
لوگ لائے جب عایشہ نے نام شتر عسکر سنا پشیمان ہو کر کہا کہ رسولخدا نے مجھکو خبر دی تھی
کہ اجتناب و حذر کرنا شتر عسکر کے سواری سے پس طلحہ و زبیر نے نام شتر تبدیل کر کے
اور پوست پلنگ اوسپر شتر عسکر پر ڈالکر عایشہ کو اپنے دام فریب مین لاکر سوار کرایا اور
جب مقام حواب مین پہنچے کتون نے وہانکے بھونکنا شروع کیا آواز سگون کے سنکر عایشہ نے
کہا کہ اس موضع کا کیا نام ہے لوگون نے کہا کہ حواب کہتے ہین اوسوقت عایشہ کہنے لگے
کہ مینے رسولخدا سے خود سنا ہے کہ ایک عورت میرے ازواج مین ناحق پر میرے وصی سے لڑیگی
اور جب موضع حواب مین داخل ہوگی سگان وہانکے اوسکو دیکھکر بھونکینگے اوسدن
پھر وہی مشیران نے پچاس آدمیون سے گواہی دلوائی کہ یہ موضع حواب نہین ہے جب مقام
جمل مین مقابلہ ہوا اوسوقت قریب سولہ ہزار مردون کے قتل ہوے اور عایشہ اسیر ہوئی مگر جناب امیر
علیہ السلام نے عایشہ کو باعث زوجہ رسولخدا کے باعزت و حرمت لاکر مدینہ مین پہنچایا
لیکن باوصف پشیمان ہونیکے اپنے کینہ سے وہ ناشدنی باز نہ آکر پیراہن خون آلودہ عثمان کا
شام مین معاویہ ہاویہ کے پاس بھیجکر اوسکو آمادہ جنگ کیا فقط اب صاحبان انصاف

وذی عقل سے استفسار ہے کہ باوجود ہونے زوجہ پیغمبر کے اور جاننے وسننے آیات خدا کے اور احادیث
جناب رسولخدا کے برعکس مثل ایام جہالت کے وہ بدہ پہرنا وخلیفہ وقت ووصی برحق رسولخدا سے
ناحق جنگ وجدال کرنا جسکے سبب سے ہزارہا بندگان خدا کا خون ہوا مصداق آیہ کریمہ پارہ
۶ سورہ مایدہ رکوع ۷ مین واقع ہے قولہ تعالی وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ ترجمہ یعنے اور جو کوئی نہ حکم مانے ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کیا ہی خدا نے
پس وہ کافر ہے فقط پس ایسی عورت کو کیا کہینگے اور ظاہر ہے کہ یہی عایشہ نے عثمان کے
حق مین جب اوسنے کلام اللہ جلایا تہا اقتلوا احراق المصحف کہتی تہی اور نام اوسکا نعثل
رکہتا اور نعثل نام ایک یہودی دراز ریش کہ بعینہ متشکل خلیفہ ثالث کے تہا اسوجہ سے
عایشہ نے نام رکہا تہا اور جب عثمان نے محمد بن ابوبکر یعنے برادر عایشہ کو قتل کیواسطے
خط لکہا تہا وہ سب باتین صرف جناب امیر کے خلافت ہونیکے باعث سے بہول گئی اور نے
لڑنیکو دفعتاً کمر باندہے اپنے بہائی محمد کا کچہہ پاس لحاظ نکیا ان سب حرکات سے عداوت
عایشہ کے ساتہہ جناب امیر علیہ السلام کی ثابت ہے بلکہ قبل اسکے ایکروز عایشہ نے ام سلمہ سے
کہا تہا کہ رسولخدا نے مجہسے فرمایا کہ اے عایشہ تو علے سے ہرگز مخالفت نکرنا وہ بات ام سلمہ کو
یاد تہی بعد جنگ جمل کے ایکروز بطور تذکرہ کے ام سلمہ نے کہا کہ کیون عایشہ ابہی کل کی
بات ہے کہ جب عثمان نے عبد اللہ بن مسعود کو جلانے مارا اور قرآن جلایا اور عمار یاسر کو
اسقدر مارا کہ عارضہ فتق کا ہوا اور محمد تیرے بہائی کو بارادہ قتل اوسکے خط لکہا او
وہ ظاہر ہوا اوسوقت تو عثمان کو ساتہہ کفر کے نسبت دیتی تہے اور قتل کا اوسکے
حکم دیتی تہی اور وہی عثمان ہے کہ اب بعد مارے جانے سے اوسکے اپنے بہائی محمد سے
طلب خون کا اوسکے نکیا کہ جسکے باعث سے عثمان مارا گیا پہر کیا وجہ ہے کہ تو علے سے
بعیوض خون عثمان کے لڑی کہ جسمین کئی ہزار آدمیونکا خون ہوا اور خود جناب رسولخدا نے

تجھسے فرمایا تہا کہ تو علی سے مخالفت نکرنا کہ مخالفت کرنیوالا علی کا کافر ہے یہ سنکر عایشہ نے
خجل ہوکر سکوت کیا فقط سچ ہے بقول شیخ سعدی عاقبت گرگ زادہ گرگ شود*
گرچہ با آدمی بزرگ شود* ایضاً پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست* تربیت
نا اہل را چون گردگان برگنبد است* الغرض عاشہ بعد جنگ جمل جب مدینہ مین آئے
تو پوشیدہ پوشیدہ بصلاح طلحہ وغیرہ کے پیراہن خون آلودہ عثمان کا شام مین معاویہ کے
پاس واسطے بدلا لینے خون عثمان کے بہیجکر اوسکو برانگیختہ کیا کہ جنگ صفین ہوے فقط
اور ایک کیادی دیگر عایشہ یہ ہے کہ درمیان جناب امام حسن علیہ السلام وعایشہ کے
عہد وپیمان ہوا تہا کہ ہم تم مین سے جو پہلے مرے وہ روضہ رسولخدا مین مدفون ہوہرگاہ
جناب امام حسن علیہ السلام بزہر دغا شہید ہوے اور تابوت جناب کا لوگون نے
مطابق عہد ووعدہ کے روضہ رسولخدا پر لیگئے برخلاف اوسکے عایشہ خود شتر یا خچر پر
سوار ہوکے معہ مروان بن حکم باجماع کثیر بنی امیہ کو لیکر آئی اور نعش جناب امام حسن پر
تیرباران کئی حتے کہ چالیس تیر تابوت سے نکالے گئے آخر کار عباس نے بہزار محنت ومشقت
اوس فتنہ کو رفع کیا یہہ روایت حد تحقیق مین ہے اور جنت البقیع مین دفن کیا فقط اسجگہ پر
انصاف شرط ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام سبط رسول اللہ تہے اور آیات
نمبر ۱ و ۲ و ۳ واحادیث نمبر ۴ و ۵ و ۴۴ و ۶۵ مین شریک ہین یا نہین اور تخلف
کنندہ ان آیات واحادیث کا کافر ہے یا نہین پس ایسا شخص قابل یاری یا بیزاری ہے فقط
ہر چند کہ معاندان خاندان رسالت وپیران اصحاب ضلالت سے جب کچہہ نہ بن آئے
تو یہ بات واسطے رفع الزام کے نکالی ہے کہ یہ مقابلہ جنگ جمل کا باغوا ہاساس وو اماد کا ہے
اسمین احتیاج چون وچرا کی نہین ہے اور اصحاب جنگ جمل نے توبہ کی ہے فقط سبحان اللہ
کیا خوب عایشہ وغیرہ کے بذریعہ توبہ کے پردہ پوشی کی گئی ہے جواب اوسکا بوجوہ ذیل ہے

احوال تیرباران کرنا نعش جناب امام حسن علیہ السلام*

اولاً تو یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ اونہوں نے کی ہے بالفرض والتقدیر کسی نہج سے طوعاً و کرہاً
توبہ قبول ہی کر لے جائے بعد جنگ جمل جب عایشہ مدینہ میں آئے تو چپکے چپکے پیراہن
خون آلودہ عثمانکا شام میں معاویہ کے پاس بھیجا کیا اسے یہ بھی توبہ میں داخل ہے یا علحدہ ہے
ثانیاً جنگ جمل میں قریب سولہ ہزار مسلمان نکے مارے گئے پس یہ خون ناحق اسکے گردن پر
عاید ہوگا یہ خون مسلمانونکا توبہ کرنے سے معاف ہوجائے گا کیونکہ پارہ ۵ سورہ نسا
رکوع ۱۳ میں حق تعالی فرماتا ہے قوله تعالے وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا۔ ترجمہ یعنے اور جو شخص
کہ قتل کرے مومن کو دانستہ میں پس جزا اوسکی جہنم ہے کہ ہمیشہ اوسمیں رہیگا او غضب کیا ہے
خدا نے اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسپر اور مہیا کیا ہے واسطے اوسکے عذاب بزرگ کو فقط
ہرگاہ ایک مومن کو قتل کرنے کا اسقدر عقاب ہے اور جنگ جمل میں تخمیناً سولہ ہزار مسلمان قتل
ہوئے ہیں ثالثاً باوصف وعدہ کے تابوت جناب امام حسن علیہ السلام پر تیرباران
کرنا کیسا یہ تو توبہ سے بھی بڑھ گیا بلکہ دونا گناہ ہوگیا اب تو لینے کے دینے پڑے رابعاً
مثل مشہور ہے کہ ڈائن کو بھی داماد پیارا ہوتا ہے یہ کیسی ساس تھی کہ ایسے داماد سے کہ جسکے
ثنا وصفت خدا نے کلام اللہ میں برابر کی ہے اور رسول خدا نے کیسے کیسے اوصاف
بیان کیے ہیں علاوہ اسکے جوانمرد و شجاع و کرار غیر فرار جسکو خدا نے ذوالفقار عطا کی شعر
سخی وہ کہ تلوار قاتل کو دی ۔ انگوٹھی مصلے پہ سایل کو دی ۔ اور عالم پر علوم کہلائے
داماد سے ساس کا جنگ جدال کرنا کیا باعث تھا مستنا یہ رشتہ داری ساس و داماد کے
واسطے بچاؤ کے قایم کی گئی ہے ورنہ درحقیقت عایشہ کو عداوت قلبی خاندان نبوت سے
تھی چنانچہ صاحب حدیقہ نے فصل ۲۳ میں خود عایشہ سے روایت لکھی ہے
خلاصہ یہ کہ عایشہ کہتی ہے کہ منجملہ ازواج پیغمبر کے خدیجۃ الکبرا سے مجھکو رشک تھا کیونکہ

رسول خدا اونکو بہت چاہتے تھے اور بعد وفات اونکے اکثر گوشت بکرے کا ذبح کرکے
اونکے دوست عورات کو تقسیم کرتے تھے اور ستر گبن مورخ دہریہ کے نسبت جناب محمد تحقیق
لکھتا ہے کہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ علی علیہ السلام کو حصول خلافت مین بوجہ سازش کاری
عایشہ کے تین بار شکست ہوئی اگرچہ خلافت بدرجہ چہارم حضرت علی کو ملی لیکن اوسکا یہ
انجام بوجہ سازش عایشہ کے یہ ہوا کہ طلحہ و زبیر کو لیکر خود لڑی اور کرتا خون آلودہ عثمان کا
دمشق مین معاویہ کے پاس بہیجا اور حضرت امام حسنؑ کو باوصف وعدہ سابق کے روضہ مبارک
رسول خدا مین دفن ہونے نہ دیا فقط پس یہ ایسی ہی ساس تہین کہ داماد کو دیکھہ نہ سکتے تھے
جب دیکھتی تہین کلیجا اپنا مسوس کی خون جگر اپنا پی کے رہ جاتی تہی آخر کار ایسے غم و غصہ سے
اندہی ہو کے بیٹہی کیون نہ صفوا ب تو یہ شکست ہوئی اور عداوت عایشہ کے ساتھ
خاندان نبوت کی پائی گئی یا نہین پس ایسی عورت لایق یاری یا بیزاری کے ہے فقط

حال حفصہ

اور حال حفصہ کا یہ ہے کہ یہ عورت زشت رو و بد قوارہ و کریہ منظر از حد تھے اور سن رسیدہ تھے
مدارج النبوت مین لکھا ہے جب شوہر اول حفصہ کسی غزوہ مین مارا گیا عمر نے عثمان سے
واسطے عقد اوسکے کے کہا اوسنے باعث زشت خوئی و بدشکلی کے نامنظور کیا تب ابوبکر سے
درخواست عقد کی اوسکے خواستگار ہوا ابوبکر نے بہی بوجہ کریہ منظر ہونیکے انکار کیا
تب ناچار ہو کے عمر نے حضرت سے بطور استغاثہ کے عرض کیا کہ حفصہ کو کوئی شخص مسلمانونسے
قبول نہین کرتا ہے اب ہم کیا کرین چونکہ اوسوقت مین مسلمان کم تہے حضرت کو یہ خیال
ہوا کہ ایسا نہو کہ عمر بہی بسبب نہونے عقد حفصہ کے خود کافر ہو کے کسی کافر سے عقد
اپنی دختر کا کر دیوی اور دین سے دست بردار ہو کے شریک کفار ہو جاوے لہذا
فرمایا کہ اگر کوئی نہین قبول کرتا ہے تو ہمنے حفصہ کو اپنے اوپر لیا چنانچہ حضرت نے
اوس چڑیل خبیثہ بڑے بڑے دانت بہیانک صورت کے ساتھہ عقد کیا اور

به نسبت اوسکے کم سن کنواری کنیان بررنگ سرخ تہے بلکہ نام اوسکا حضرت نے حمیرا رکہا تہا
اور حفصہ عائشہ کے تابعداری کرتے تہی ہر حال مین اوسکے شریک رہتی تہی اثر صحبت سے
وہ بہی دشمن جناب امیر علیہ السلام کی ہو گئے راوی کہتا ہے کہ جب جناب حیدر کرار واسطے
جنگ جمل کے متوجہ بصرہ ہوئے ایک منزل مین بانتظار لشکر کے متوقف ہوی چونکہ عائشہ
مقام جمل مین پونہچ گئے تہی ایک خط حفصہ اپنی سوت کو کہ جس سے زیادہ تر ارتباط تہا لکہا
کہ باعث خوف و رعب میرے کے علی علیہ السلام بصرہ مین مقیم ہین نہ یہانتک آتی ہین نہ پہر جاتے
ہین جب وہ خط مدینہ مین آیا حفصہ نے زنان مغنیہ کو طلب کر کے اوس مضمون خط کو منظوم
کر کے مغنیہ کو بتا دیا وہ دف بجا بجا کر اونہین اشعار کو گاتی تہین اور حفصہ معہ ہمراہیان
اپنے خوشی کر رہے تہی ناگاہ جناب ام کلثوم دختر جناب امیر علیہ السلام کا گذر اوسکے مکانمین
ہوا دیکہا کہ مذمت جناب امیر علیہ السلام کی مغنیہ دف بجا کر گا رہی ہے اور حفصہ خوشی و
سرور مین ہے لیکن باعث نقاب و برقع وغیرہ کے کسی نے اون جناب کو نہین پہچانا جب حضرت نے
بخوبی سن لیا نقاب چہرہ سے اپنے اوٹہا لیا حفصہ نے دیکہا اور اپنے کردار کا خیال کر کے
خشک ہو گئے اور عذر خواہی کرنے لگی جناب ام کلثوم نے کہا کہ تیرا اور عائشہ کا اور تم دونوں کے
باپ کا ظلم ہمارے خاندان پر تازہ نہین ہے بلکہ قدیم سے ہے جیسا کہ تونے اور عائشہ نے آج
قصد ہلاکت میرے باپ کا کیا ہے اوسیطرح سے عمر اور ابو بکر نے بہی قصد ہلاکت جناب رسولخدا
کا کیا تہا کہ حق تعالی نے اونکو شر سے اون ظالمون کے محفوظ رکہا اور یہہ آیہ جو پارہ ۲۸
سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے تلاوت کر کے اپنے مکان پر واپس آئین قولہ تعالی
وَاِنْ تَظَاہَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ بَعْدَ
ذٰلِکَ ظَہِیْرٌ - ترجمہ یعنے اور اگر مدد کرو تم دونون اوپر اوسی قصد کے پس بدرستیکہ
خدا و جبرئیل و صالح المومنین مدد گار اوسکے اور ملائکہ بعد اوسکے مددگار اوسکے ہین فقط

واضح رہے کہ آیہ عایشہ و حفصہ کے بارہ مین نازل ہوا ہے جسوقت کہ رسولخدا نے راز اپنا
دربارہ ماریہ قبطیہ کے حفصہ سے کہا اور فرمایا کسی پر ظاہر نکرنا اوسنے باوجود منع کے عایشہ سے
کہدیا کہ حضرت نے میرے خاطر سے ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام فرمایا ہے اور عایشہ نے کنایتًا
حضرت سے کہا اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا یعنے عایشہ و حفصہ دونون اگر اپنے قصد پر ید کرتی
ہین تو مددگار پیغمبر کا خدا و جبریل و علی مرتضی ہین اور بعد اسکے ملائکہ مددگار ہین فقط اسمقام سے
ثابت ہوا کہ حفصہ جناب امیر علیہ السلام کے دشمن تہے دوست ہی ہیں پس یہ بھی دشمن تصور کیجاینگے
جیسا کہ عنوان تمہید مین ذکر اسکا ہوچکا ہے فقط صحیح بخاری مین اس آیہ کی تفسیر مین
جو پارہ ۲۸ سورہ تحریم رکوع ۱ مین واقع ہے قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ
اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا۔ ترجمہ یعنے وقتیکہ پیغمبر نے راز اپنا بعض ازواج سے کہا اور منع فرمایا کہ ظاہر
نکرنا کسی پر فقط اسطرح سے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن حسین کہتا ہے کہ مینے ابن عباس سے
سُنا کہ وہ کہتے تہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا مینے قصد کیا کہ دریافت کرون مین حال اسکا
عمر سے اور پوچہا مینے کہ وہ دو عورات کون ہین جنہون نے افشاے راز رسولخدا کا
کیا ہے میرا کلام پورا ہونے نپایا تہا کہ عمر نے کہا کہ عایشہ و حفصہ تہین فقط اب
اہل انصاف کے نزدیک ایسی عورات لایق یاری یا بیزاری کے ہین فقط عینی خارجی
معاویہ شاہی کہتے ہین کہ ہرگاہ جناب پیغمبر نے خلفای ثلثہ و طلحہ و زبیر و سعد ابن
ابی وقاص و عبد الرحمن بن عوف و عبیدہ بن جراح و سعد ابن زید کے واسطے
بشارت جنت کی دی ہے اور یہی لوگ معہ علیؑ کے داخل عشرہ مبشرہ کے ہین
اور عایشہ و حفصہ زوجہ و ہمبستر رسولخدا کی تہین پس یہہ سب لوگ کیونکر سواے
علی کے دوزخ مین جاسکتے ہین اہل تشیعہ دروغ گو ہین ناحق لعن و طعن کہہ کر خود
کافر ہوئی وہ دوزخ مین جاینگے جواب اوسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے

عزازیل معلم الملکوت کے واسطے کس درجہ کا درجہ و رتبہ دیا تہا کہ تمام فرشتوں کا سردار و مقرب بارگاہ
رب العالمین تہا پس اُنکی نافرمانی مین جناب باری تعالی کے باعث نکرنے سجدہ آدم علی نبینا علیہ
السلام کے ایسا راندا گیا کہ ابلیس ملقب بہ شیطان ہوگیا چنانچہ پارہ ۱۰ سورہ بقر
رکوع ۴ مین اللہ تعالی فرماتا ہے **قولہ تعالی** وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا
اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ ترجمہ یعنے اور ہر گاہ کہ کہا ہمنے فرشتون سے
کہ سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا ملائکہ نے مگر عزازیل یعنے ابلیس نے انکار کیا اور غرور کیا اور
ہوا وہ کافرون سے فقط پس یہ لوگ بعد جناب رسول خدا کے جو جو ظلم و بدعت و فساد اہلبیت
علیہم السلام کے ساتہ و دیگر صحابہ کے ساتہ کئے ہین اور جناب امیر علیہ السلام کی امامت کے قایل
نہین ہوئے بلکہ اونسے لڑے ہین تو کیونکر لایق جنت کی ہونگے شمار ایسے لوگونکا کافرونمین ہے
بلکہ حدیث نمبری ۲۰۸ و ۲۰۹ و آیہ نمبر ۴ سے صاف ثابت ہے کہ سب قابل دوزخ کے ہین فقط کتب تواریخ
وغیرہ سے بخوبی ثابت ہے کہ جب ابوبکر مسند حکومت پر بیٹہا اور جناب امیر نے حق اپنا طلب کیا تب باغوا
مشورہ کر کے باغ فدک چہین لیا کہ ہر گاہ نان نفقہ باقی نرہے گا تو خود فکر معاش مین مبتلا ہوجاینگے
اور لوگونکی نزدیک حقیر ہوجاینگے کوئی شخص انکے بات نسنیگے کا دعوی خلافت نکر سکینگے
جب یہ خبر ابی سفیان کو معلوم ہوئی اوسنے جناب امیر کے پاس کہلا بہیجا کہ ہم سوار ان
و پیادہ سے زمین عراق کی بہر دینگے آپ اپنے حق کا دعوی کیجے حضرت نے باعث بی اعتماد
قول و فعل اوسکے کی قبول نکیا یہ حال ابوبکر و عمر سنکر گہبرے اور ابوسفیان کے پاس جاکر بوعدہ
دینے حکومت ملک شام اوسکے بیٹے معاویہ کو راضی کیا چنانچہ اوسنے قول و قرار حسب
اطمینان اپنے کر کے سکوت کیا چنانچہ شیخین نے معاویہ کو مطابق قول اپنے کے عامل و
حاکم ملک شام کا کر دیا اوسنے اپنے دور مین اسقدر اقتدار و تسلط اپنا بڑہایا کہ بطور خود
مثل سلاطین کے مرتبہ حاصل کیا خلیفہ اول نو مرگئے اپ خلیفہ ثانی و ثالث کی وسکے نظر تر

نہ کہم

کچھ حقیقت باقی نرہے نہایت ذلیل و حقیر ہوگئے ہر ایک امور مین اوسکے رائے پر کام جاری ہوتا تہا چنانچہ بیعقل ہونا خلیفہ ثالث کا صاحب تحقیق نے فصل ۵ صفحہ ۳۴ مین اپنی رائی مین لکہا ہے اور عایشہ تو اوسکا پانی بہرتی تہی ہرگاہ خلافت ظاہری پر جناب امیر علیہ السلام متمکن ہوے پہلے عایشہ زانیہ نے عداوت دیرینہ کو ظاہر کرکے باغی ہوے جب جنگ جمل سے پشیمان ہوئی تب پہر باغواے طلحہ و زبیر کے پیراہن خون آلودہ عثمان بدعوی لینے عیوض خون عثمان معاویہ کے پاس بہیجا اوس نے یہ حیلہ پاکر وصی برحق و جانشین بلا فصل رسولخدا و امام زمان پر خروج کیا اور ناحق امام زمان سے بہتر لڑائیان لڑا کہ نام اوس جنگ کا صفین مشہور ہے چنانچہ عبد اللہ بن عمر بن خطاب بہی بوجہ رو گردانی معاویہ کیطرف سے جنگ صفین مین لڑا ہے حال اوس مکار کا یہ ہے کہ جب حجاج بن یوسف واسطے تاراجی مدینہ کے آیا اور عبد اللہ بن زبیر کو دار پر کہینچا تو اوس نابکار نے وقت شب اوسکے پاس گیا حجاج نے باوجود پہچاننے کے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے اور کس واسطے یہان آیا ہے اوسنے کہا کہ عبد اللہ ابن عمر خلیفہ دویم کا پسر ہون مینے رسولخدا سے سُنا ہے کہ جسنے امام زمانکی بیعت نکی اور مرگیا تو وہ بحالت کفر مرا پس ہاتہہ بڑہا کہ مین تجہسے بیعت کرون کہ تو امام زمان اور منصوب عبد الملک مروان ہے اوسوقت حجاج نے اپنا بایان پاؤن بڑہایا اور کہا کہ میرے ہاتہہ کو تیرے بیعت سے ننگ آتا ہے پاؤن موجود ہے کیونکہ ہرگاہ تو نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے بیعت نکے باوجودیکہ فضل و کمال سے اون حضرت کے خوب واقف تہا آج تو بحیلہ مکاری و تذویر میرے پاس آیا ہے کہ بہ نیابت عبد الملک فاسق حجاج سے بیعت کرے یہ کہہ کر نکال دیا اور ایک روز کا ذکر ہے کہ ہنگام لڑائی مین عبد اللہ کو جب سب لوگون نے لشکر کے ملامت کیا کہ تو کسی دن میدان مین جاکر کسی سے نہین لڑا جہوٹا دعوی شجاعت کا کرتا ہے اوسوقت عبد اللہ جی کڑا کرکے میدان مین آکر مبارز طلب ہوا محمد حنفیہ اوسکو دیکہکر میدان مین تشریف لائے

حال عبد اللہ بن عمر خطاب

اور رجز خوان ہوئے پس وہ کیہتی ہی اونکے عبد اللہ جان چہوڑ کے بہاگا پہر کبہی لشکر مین
نہ آیا اور ایسی عبد اللہ کے ورغلانے سے عمرو عاص نے آنکر معاویہ سے بیعت کر کے
سردار لشکر سینہ معاویہ کا ہوا تہا اور اوسی جنگ صفین مین واصل جہنم ہوا اور ان دونکو
دیکہکر بہت لوگون نے بیعت معاویہ سے کی اور سعد بن وقاص و موسی عشری وغیرہ شریک
معاویہ ہوکے ثالث مقرر ہوئے اور معاویہ کو اپنے نزدیک تسلط دے دیا اوس بدبخت ازلی نے
تا زندگی اپنی تو ابعان و مطیعان اپنے سے بر سر منبر سبّ جناب امیر علیہ السلام برابر کرتا رہا
یہانتک واصل جہنم ہوا معاذ اللہ سبّ نفس پیغمبر عین سبّ رسولخدا ہے اور سبّ رسولخدا
عین سبّ خدا ہے بلکہ اوس گمراہ نے اپنے عہد مین حکم قاطع جاری کیا تہا کہ جس شخص کو
اطاعت جناب امیر علیہ السلام مین پاؤ فوراً قتل کرو اور اوسکا گہر غارت کرو چنانچہ
ہزار ہا مومن بیگناہ قتل و غارت ہو گئے اور ایسی پیرایہ مین معاویہ والون نے اپنے دشمنوکو
بنام روشیعہ کے قتل کیا پس معاویہ کا فرازلی ظاہر اشریک کلمہ اسلام کا تہا ورنہ
باطن مین اپنے آبا و اجداد کے دین پر تہا حتےکہ مصرع خود مُوا تو بت گلی مین الکی
حالانکہ کتب تواریخ وغیرہ مین بجز سنیان معاویہ شاہی کے راویان ثقات ہر فریق نے
مطاعن اوس کے اسقدر لکہے ہین کہ گنجایش رسالہ ہذا مین غیر ممکن ہے اور جو لوگ
معاویہ شاہی ہین وہ نہون نے نسبت اوس گمراہ کے احادیث اوسکی صفت مین بطمع
زر کے وضع کر کے سلسلہ اوسکا رسولخدا تک ملادیا ہے اور خلیفہ پنجم اپنا قرار دیا
اور طرفہ یہ ہے کہ جنگ صفین و سبّ حضرت امیر کو خطائی اجتہادی قرار دیا ہے
چونکہ جواب خطای اجتہادی کا بخوبی اہل التشیعہ کے جانب سے ہوچکا ہے اسمقام پر ضرورت
تحریر کے باعث طول ہوجانے رسالہ ہذا کے نہین ہے اور یزید پلید علیہ اللعن و العذاب تو
کینہ مین اپنے باپ کا باپ تہا بلکہ دادا ہوگیا ہے اوس بدبخت نے تو

جو جو ستم و ظلم و جفا و بدعت اہلبیت علیہم السّلام پر کئے ہین کہ جسکے سبب سے آسمان و
زمین و احجار و اشجار کئے دن تک خون روئے ہین یعنے خاندان رسالت کو ایسا تباہ
و برباد کیا کہ بجز آدم آل عبا یعنے جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کے کوئی زندہ نرہا
حتے کہ شش ماہہ بچہ تک راہ خدا مین شہید کیا اور نعشہاے شہدا کو بے گور و کفن و بے نماز
جنازہ چھوڑ کر اہل حرم محترم کو سر برہنہ بے مقنع و چادر قید کر کے کربلا سے تا کوفہ و کوفہ سے
تا شام ہر دیار مین پہراتے ہوے لیگئے مثل کفار ترک و دیلم کے قیدخانہ مین قید کیا اور
انواع طرح کے ذلت و خواری دی ہے خدا لعنت کرے یزید پر و تو ابعان و لشکریان یزید
پلید پر انہین سبھون کے حق مین حق تعالی نے جو پارہ ۱۹ سورہ شعرا رکوع ۱۱ مین
واقع ہے فرمایا ہے قولہ تعالی وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۔ اور شجرہ
ملعونہ انہین بنی امیہ سے مراد ہے جو پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶ مین واقع ہے
قولہ تعالی وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ ۔ اور بعد شہادت جناب خامس آل عبا علیہ السّلام کے
اوس بے ایمان نے نکاح بہائی بہن کا جایز کر دیا اور مدینہ منورہ کو بجز خاندان رسالتمآب کی
اسقدر تاراج و برباد کیا اور اوسکے لشکریان نے اسقدر زناکاری مدینہ مین کیے کہ ہزارہا
لڑکے و لڑکیان اوس سال مین جو تولد ہوئے سب زنان زادہ تہے بلکہ حرہ اون سبکا
لقب ہوا سیواے خاندان رسالتمآب کے حضرت زین العابدین علیہ السّلام ہر روز
مسجد مین جاکر نماز پڑہکر اپنے مکانمین جاتے آتے تہے ورنہ بجز دس پانچ مرد کے کوئی
پیر و جوان نہ بچا سب تہ تیغ ہوئے اور خانہ کعبہ پر کلوخ اندازی کی اور پردہ کعبہ کا جلا دیا
اب اس سے زیادہ تر حرکت ناشایستہ اوس کافر ازلی سے کیا ہو گی اوسپر یہ خارجی معاویہ سنی
اوس ملعون کو خلیفہ و امام ششم اپنا قرار دیتے ہین اور خلافت و امامت دوازدہ گانہ
مین اوس مردود کا بہی شمار کرتے ہین ایسے دین و ایمان و سمجھ پر لعنت خدا کی ہے

چنانچہ نعمت خان عالی نے کیا خوب حسب حال کہا ہے قطعہ ماجرائے پسر ہند مگر نشنیدستی کہ از دو سہ کس
در پیغمبر چہ رسید پدر او دُر دندان پیمبر بشکست مادر او جگر عم پیمبر بمکید او بناحق حق داماد پیمبر بگرفت
پسر او سر فرزند پیمبر ببرید گر برین قوم تو لعنت نکنی لعنت باد لعنت اللہ یزید و علی آل یزید
اور اسکے باپ معاویہ نے پہلے وصی رسول خدا یعنے جناب علی مرتضی کو شہید کرایا بعد ازان جناب
امام حسن کو زہر ہلاہل دلوایا شعر پلایا زہر شبر کو کیا شبیر کو بے سر مٹایا خاندان پیغمبر آہستہ آہستہ
تو حقیقت حق یہی شہادت جناب خامس آل عبا امام حسین کی مذہب حقہ کے زیادہ تر مضبوطی کی ہو گئی
اسلیے کہ جب جناب امیر نے مقابلہ معاویہ سے سکوت کیا اوسوقت جہلا نے یہ سمجھا کہ معاویہ
باوجود حق پر تھا اسیوجہ سے جناب امیر نے صلح دی اور جب جناب امام حسن نے باعث ملجانے یاران
بیوفا کے بحکم الہی صلح کر لے تب بھی لوگوں نے یہی سمجھا کہ دین و مذہب معاویہ بہتر ہے اور جب جناب امام حسین نے
جان شیرین اپنی معہ فرزندان و عزیزان و یاران و انصاران کے راہ حق میں فدا کیا مگر بیعت یزید
علیہ اللعن و العذاب کے کہ شراب خوار و فاسق و زانی تھا نہیں کی اوسوقت میں عقلا و دانشمندان
نے سمجھا کہ دین و مذہب آئمہ معصوم یعنے پنجتن پاک کا بے شبہہ یہی تھا اور حق پر ہے اگر یہ مذہب
برحق نہوتا تو ہرگز ہرگز جناب خامس آل عبا یہ ظلم و ستم دیدہ و دانستہ نہ اوٹھاتے بیعت قبول کر لیتے
دین و مذہب یزید پلید علیہ اللعن و العذاب کا محض فاسق تھا صرف طمع زر کے تھا لہذا حضرت نے
شہادت اپنی قبول کی اور دین معاویہ باویہ کا قبول نکیا اگر کسی نہج سے صحیح ہوتا تو حضرت اپنی جان نہ دیتے بلکہ یہ امر
نہ اتے اور بعد یزید پلید علیہ اللعن کے زمانہ بنی امیہ و عباسیہ میں تو سادات و اماموں پر ایسے ایسے ظلم و بدعت
پہنچے بے حد سادات قتل ہوگئے کہ زمین بغداد کے خون سے سرخ ہوگئی و دریا ہائی عمیق لاشہا سادات سے
بھر گئے اور دار الخلافت و قلعہ کے دیوارون میں صد ہا سادات زندہ چنوا دیے گئے اور ہزار ہا بیگناہ مارے گئے اور ہزارہا ان
بیچارون نے جان از دہشت بچائی اور نام و نسب اپنی بدل کر الی الرجال مخفی و سادات کہا جاتا کہ کوئی جلد کتاب دیگر ہو جائیگی
لیکن چونکہ یہی دریا مختصر تم تذکرہ اون میں سے کے موالیان حضرت کو واقف کا ہو جاوے لکھنا ضرور ہے

احوال ولادت وشہادت آئمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

اسم مبارک	تاریخ ولادت صحیح	نام ماہ و سنہ	تاریخ وفات صحیح	نام ماہ و سنہ	خلاصہ شہادت	کیفیت نام قاتلان
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷	ربیع الاول عام الفیل یوم جمعہ	۲	ربیع الاول	بقول سے از زہر	زہر دینا یہودیہ کا طعام بوقت غزوۂ خیبر و بقول بعض زہر دینا عایشہ و حفصہ کا اور تاریخ وفات اہل سنت نے ۲ صفر تا ۱۲ ربیع الاول لکھا ہے بلکہ ۱۲ وفات قائم کیا ہے فقط مزار شریف در مدینہ
علی المرتضےٰ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ	۱۳	رجب عام الفیل سنہ ۳۰	۲۱	رمضان سنہ ۴۰ھ	از تیغ و سجدہ	معاویہ ملعون نے قطامہ ملعونہ کو ترغیب دی اور عبد الرحمن ابن ملجم [illegible] اوس ملعون نے ۱۹ رمضان کو مسجد کوفہ میں بحالت سجدہ تلوار ماری ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ کو جان بحق تسلیم ہوئی مزار در نجف
فاطمہ زہرا دختر رسول خدا و زوجہ علی مرتضےٰ علیہم السلام	۲۰	جمادی الثانی سنہ ۵ھ از بعثت	۳	جمادی الثانی سنہ ۱۱ھ	باعث اسقاط حمل محسن	بضرب عمر اسقاط حمل محسن کا ہوا اوس عارضہ میں اور ملال ہجرت رسول خدا میں انتقال فرمایا مزار شریف در جنت البقیع متعلق مدینہ
امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	۱۵	رمضان سنہ ۳ھ	۲۸	صفر سنہ ۴۹ھ	از زہر	بورغلانے معاویہ ملعون کے جعدہ ملعونہ نے زہر دیا اور نام اوسکا اسما بھی تھا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام حسین ابا عبد اللہ علیہ السلام	۳	شعبان سنہ ۴ھ [illegible] یا جمعہ	۱۰	محرم الحرام سنہ ۶۱ھ	از سنان و تیغ و خنجر و غیرہ	قاتل بہت ہیں لیکن سنان ابن انس و شمر و خولی وغیرہ و لشکر عمر سعد و عبید اللہ ابن زیاد و یزید علیہم اللعن والعذاب مزار شریف در کربلا سے معلی
امام زین العابدین علیہ السلام	۵	شعبان سنہ ۳۸ھ یوم جمعہ	۲۲	محرم الحرام سنہ ۹۵ھ	از زہر	قاتل آنجناب ہشام بن عبد الملک بادشاہ ملعون نے زہر دیا گیا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام محمد باقر علیہ السلام	۱	رجب سنہ ۵۷ھ	۷	ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ	ایضاً	بحکم ہشام بادشاہ یا بحکم ابراہیم بن ولید والی مدینہ زہر دیا گیا مزار در جنت البقیع ہشام بن عبد الملک نے ایک زین بہت [illegible] زہر سے آلودہ کر [illegible] بھیجا ابراہیم نے حضرت کو [illegible] حضرت [illegible] زہر سے تمام [illegible] کیا [illegible] تین روز [illegible] شہید ہوئے
امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۷	ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۱۵	رجب سنہ ۱۴۸ھ	ایضاً	بحکم منصور دوانقی علیہ اللعن زہر دیا گیا فقط مزار شریف در جنت البقیع
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۷	صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵	رجب سنہ ۱۸۳ھ	ایضاً	بحکم ہارون رشید ملعون زہر دیا گیا فقط مزار شریف در کاظمین متعلق بغداد
امام رضا علیہ السلام	۱۱	ذیقعدہ سنہ ۱۵۳ھ	۱۷	صفر سنہ ۲۰۳ھ	ایضاً	ماموں رشید نے انگور میں زہر کھلایا فقط مزار شریف در طوس ملک خراسان
امام محمد تقی جواد علیہ السلام	۱۰	رجب سنہ ۱۹۵ھ	۱۰	ذیقعدہ سنہ ۲۲۰ھ	ایضاً	ام الفضل نے زہر دیا فقط مزار شریف در سر من رائے
امام علی نقی علیہ السلام	۲	رجب سنہ ۲۱۴ھ	۳	رجب سنہ ۲۵۴ھ	ایضاً	معتمد خلیفہ ملعون نے زہر دلوایا و بعض متوکل ملعون کو کہتے ہیں مزار شریف در کاظمین
امام حسن عسکری علیہ السلام	۱۰	ربیع الثانی سنہ ۲۳۲ھ	۸	ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ	ایضاً	معتمد ملعون خلیفہ نے زہر دلوایا فقط مزار شریف در سر من رائے
امام صاحب الزمان جناب محمد مہدی [illegible]	۱۵	شعبان سنہ ۲۵۵ھ	۰	۰	ایضاً	باعث دشمنی خلفای عباسیہ کے بحکم خدا سبحانہ تعالےٰ غیبت [illegible] قریب قیامت انشاء اللہ ظہور جناب کا ہوگا اللہ جلد گو [illegible] زیرہ غلامان اونکے داخل کرے

اور فرقہ اہل سنت معاویہ شاہی و پیشوایان اونکے جو معاندان خاندان جناب
رسالت پناہ تھے یا ہین اون سبکو اصل اہتمام اس امر کا ہمیشہ سے رہا کیا اور اب بھی ہے
کہ ایسی کوئی صورت نکلے کہ جس ترتیب و تدریج سے حکومت ظاہرے خلفای ثلثہ کے
یکے بادیگرے ہو گئی ہے اوسی طور سے از روے نص آیات قرانی و احادیث نبوی کے
ثابت کرنا چاہئے تا کوئی شخص یہ نہ کہے کہ شیخین نے از روے غصب کے منصب خلافت
و باغ فدک لے لیئے اس تمہید پر بعد سنہ ۱۳ھ سے تا سنہ ۲۰۰ھ ہجری بہت سے احادیث موضوع
ہو گئیں اور نئے نئے طور سے آیات قرانی ہین اور احادیث اصح ہین جو کتب فریقین مین
بھی ہین معنے پہنائے گئے ہین اور بہر احادیث مین کمی و بیشی کر کے عیب شیخین کا
چھپایا گیا ہے کہ جس سے افضل ہونا شیخین کا جناب امیر علیہ السلام پر پایا جاوے اور
توہین جناب امیر علیہ السلام کے بمقابلہ شیخین کے دیکھلائے جاوے اور جس آیہ مین
معنے حتے الامکان اپنے پہنا نہ سکے اور کچھ بس نہ چل سکا اوس سے چشم پوشی کر کے
خود دشمنان اہل بیت علیہم السلام مین داخل ہو گئے اور زمانہ معاویہ ہاویہ مین
تو بہت سی احادیث کہ شان جناب علے مرتضے علیہ السلام مین موضوع کر کے داخل کتب اور
اہل سنت کے کر دی گئین ہین چنانچہ احمد نسائی کو کہ بڑا عالم اہل سنت کا ہے باعث
کہنے مناقب و فضایل جناب امیر علیہ السلام کے بدبختون نے انثیین دھکا کوٹ کو لگنے
جانسے اوسکو مار ڈالا اصل غرض معاویہ کے یہ تھے کہ کوئی شخص توجہ خاندان
نبوت کے جانب چیلتا خواہ صرپٹا نکرے اور حکومت بنی امیہ کی قایم و برقرار رہے دنیا
عجب مقام ہے کہ صحابی و انصاری و علماے بھی بطمع زر و لالچ مین گرفتار ہو کے
بقول شخصی کہ مرتا کیا نہ کرتا حسب ایماے معاویہ ہاویہ احادیث موضوع کرنے لگے
اور جناب امیر کو برسر منبر بد کہنے لگے اور جو احادیث موضوع ہوتی گئین آنکہ بند کر کے

بیان فرقہ اہل سنت [illegible]

کتب صحاح ستہ وغیرہ مین داخل کردی گئین اب بروقت استفسار کے بیان کرتے ہین
کہ کتب احادیث مثل دوکان عطار کے ہے جسطرح سے دوکان مین ہرطرح کے چیزین بہتر و ناقص
ہوتی ہین سب رہتی ہین اور وہ سب احادیث باخود ہا ایسا خلط ملط ہوگئین کہ معلوم نہین
ہوسکتا ہے کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے مثل اسکے بہت سے طعام لذیذ مین اگر ذرہ
غلیظ مخلوط کردیا جائے تو بالکل طعام لذیذ خراب ہوجائیگا اوسی طور سے اب بالکل
کتب اہل سنت کے باعث مخلوط ہونے احادیث وضعی کے مثل ردی کے بیکار ہوگئین ہین

مثل مشہور ہے کہ آپ کے آپ گئے ساتھہ ہاتھہ پگہا بھی لیتے گئے ہرچند کہ اپنے زعم مین
کوئی بات اوٹھا نہین رکھی ہے مثل اسکے کہ مولا بمعنے حاکم و ناصر و ولی کے کہین قرار دیا ہے
اور کہین پر بمعنے دوست کے لیا ہے اور بمعنے اہلبیت کے کسی جگہہ پر ازواج سے اور کہین سنت سے
مراد لیا ہے اور بمعنے انفسکم کے کہین پر برادر عزادر کے اور کہین داماد کے

حالانکہ جس جس مقام مین معنے و مراد چسپان کئے گئے ہین اوس جگہہ پر [illegible] ظاہر ہوجاتا ہے
بناوٹ اونہونکے پیش رفت نہین جاتی ہے اپنی ذکر مین ہمیشہ سے غلطان و پیچان رہے
والا کہہ طرح سے چاہتے ہین کہ کوئی آیہ کلام اللہ سے ایسی ملجائے کہ جس سے خصوصیت
خلفاے ثلثہ کی پنجتن پاک و دہ ائمہ پر پائی جاوے بخیال اسکے کہ اگر فضیلت
شیخین کے آئمہ معصومین علیہم السلام پر خصوصاً حضرت علی علیہ السلام پر ثابت ہوجائیگی
تو عداوت معاویہ کی درہم وبرہم ہوجائیگی پھر لعن و طعن اسکے نہ رہے گی و نہ صحابہ کبار پر
عاید ہوگی چونکہ معاویہ کو سنیان نے ایک چہرہ سپر خلفاے ثلثہ کا قایم کر رکھا ہے
کہ لعن و طعن یہین تک رہے آگے نہ بڑھے لیکن بمقتضاے قول حق سبحانہ تعالے
کے جو پارہ ۲۸ سورہ صف رکوع ۱ مین موجود ہے قوله تعالى يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ
وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ترجمہ یعنے ارادہ کرتے ہین وہ تاکہ

بوجہا دین روشنی خداکو ساتھ وہین اپنے کے اور خدا اتمام کرنے والا ہے روشنی اپنی کو
اگرچہ کراہت کرین کافرین فقط پس جس کسیطرح سے پوشیدہ نہین ہو سکتا ہے مثل مشہور ہے
کہ دودھ کا دودھ پانیکا پانی ہوجاتا ہے اور حق تعالی نے انہین اشخاص کے حق مین پارہ
۱۔ سورہ بقر رکوع ۱ مین فرمایا ہے **قوله تعالی** خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ترجمہ یعنے مہر کے خدا نے اوپر دلون اونکے کے اور اوپر آنکھون اونکی کے پردی ہین فقط
مگر اہل سنت کیا یہ نہین جانتے ہین کہ اہل تشیعہ شیخین کو بانی مبانی قرار دیتے ہین کہ تخم
ظلم وستم کا اول نے بویا اور اوس شجر بدعت وعداوت کو ثانی کے آب جور وجفا سے سینچکر
تیار کیا وگل عناد وکدورت اوس شجر کا ثالث نے دختر خلیفہ اول وپسر خلیفہ ثانی وطلحہ وزبیر
وسعد ابن ابی وقاص وعبد اللہ ابن عوف وابو عبیدہ بن جراح وسعد ابن زید ومومنے
عشرے وغیرہ نے چنا اور ثمر لعن وطعن کا معاویہ ہاویہ ویزید پلید وتوابعان ولشکریان
اونکے نے چکھا لیکن علماے اہل سنت باوصف جاننے جور وظلم شیخین وغیرہ کے ان سبکو
اپنا پیشوا جانتے ہین اور معاویہ ویزید علیہما کو پنجم وششم خلیفہ اپنا گردانتے ہین
اور ان سبکے عیوب کو پوشیدہ کرتے ہین بلکہ اپنے امام شافعی کو بہ سبب کہنے مدح اہلبیت کے
رفض سے نسبت دیتے ہین اور مجوس کہا ہے اور اب بھی وہی زمانہ موجود ہے **شعر**
یک حسینم نیست کو گردد شہید ۞ ورنہ بسیار اند در عالم یزید ۞ بقول لارڈ بیگن صاحب کے
کہ رگ وہی ہے مگر خون وہ نہین ہے اور بہ سبب عداوت اہلبیت علیہم السلام کے
اپنے دین وایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہین یہانتک کہ وضو مین دربارہ دھونے مرافق
کرنے مسح پاؤن کے آیہ کریمہ جو پارہ ۶۔ سورہ مائدہ رکوع ۲ شروع مین واقع ہے
اوسمین معنے پہنا کے برخلاف اوسکے عمل مین لاتے ہین **قوله تعالی** يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ

وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔ ترجمہ یعنے اے وہ لوگ ایمان لائے وقتیکہ کہڑے ہو تم طرف نماز کے پس دہوؤ تم رو ہائے اپنے کو اور ہاتہونکو اپنے ساہتہ کہنیونکے اور مسح کرو تم سر ہائے اپنے کو اور پا ہائے اپنے کو یہ آیدگی وہ استخوان قدم تک فقط آپ دیکہنا چاہیئے کہ اس آیہ مین کہین نہین پایا جاتا ہے کہ بعد مسح سر کے دہوؤ تم اپنے پاؤن کو پس یہ لوگ برخلاف آیہ کریمہ کے وضو کرتے ہین اور نماز مین رفع یدین کو ترک کیا ہے کہتے ہین کہ یہ عادت شیعونکی ہے اور صوم مین حسرت مشرقیہ زایل نہین ہونے پاتی ہے کہ روزہ افطار کر لیتے ہین بلکہ دو مرتبہ مولف نے بچشم خود دیکہا کہ بعد افطار کے ٹکڑا ابر کا ہٹ گیا اور آفتاب دیکہلائی دیا ہے چنانچہ ابو حنیفہ کوفی نے بہت سے احکام شرعی مین جہت خوشنودی خلفائے وقت کے برخلاف و بالعکس شرع کے فتوے قیاسی دئے ہین بلکہ کتاب خزانہ مین بصفحہ ۲۶۲ لکہا ہے کہ خلیفہ دویم نے عین نماز کے حالت مین تمام ملک خراج کا حساب کر ڈالا اور نماز باطل نہین ہوئی فقط اور نماز جماعت مین یہہ بات مقدم رکہہ لیا ہے کہ کوئی شخص ہو دہنیا جولاہہ قصاب کبڑا یا موکیری اندہا کانا لولا لنگڑا کوڑہی کسیطرحکا جاہل ہو اگرچہ بجائے اشہد کے اسہد کہتا ہو اور پوری آیہ بہی اوسکو یاد نہو جہٹ دہوتی کہولکے آگے کہڑا ہو گیا اوسکے پیچہے سب سنیان کہڑے ہو گئے اب کیا کہنا ہے نماز تو قبول ہو گئے فقط مخالفان علی را نماز نیست درست ؎

اگرچہ سنبلہ اشتر کنندہ پیشانی ؎ ہر گاہ ان لوگون نے بوجہ عداوت اہلبیت علیہم السلام کے اپنے روزہ و وضو و نماز کو ضایع و باطل کر دیا تو اب اس سے زیادہ تر عداوت کیا ہو گی چنانچہ ایسے بارہ مین ایک استفتاء علمائے اہلسنت سے طلب کیا گیا ہر چند کہ اونکے دین و ارکان کی بات ہے مگر کسی عالم سنی نے جواب نہ دیا وہ یہ ہے

استفتاء از جانب اہل سنت بہ علمائے اہل سنت کیا ارشاد

فرماتے ہین علماے فرقہ محققہ اہلسنت وجماعت اس مسئلہ مین کہ وجہ اختلاف صورت صلوۃ
پنجگانہ مذاہب اربعہ کیا ہے کیونکہ عہد جناب رسول اللہ صلعم سے آج تک برابر ہر روز
اہل اسلام نماز پڑہتے چلے آئے اور اس عمل کو رات دن مین پانچ مرتبہ بجالاتے ہین
اور نماز رسول مقبول ورصحابہ کبار کے صورت یکے با دیگرے دیکہا گئے پس عقل سلیم
قبول نہین کرتے کہ اختلاف بعداۃ احادیث الیسی مثل عام پنجگانہ روزمرہ مین باعث
اختلاف کا کیا ہوا ہے صورت مین دو حال سے خالی نہین یا یہ کہ چار و مذہب کے طریقے کے
نمازین مطابق نماز رسول مقبول وصحابہ کبار کے ہین اور صحیح ہین یا یہ کہ ایک
انہین سے صحیح ہے اور باقی باطل ہے شق ثانی کا کوئی شخص ہم مین سے قایل نہین ہے
اور شق اول مین کمال تردد وحیرت ہے کہ کیا رسول مقبول وصحابہ کبار کبہی نماز
باختلاف ارکان ہاتہہ کہول کے اور کبہی سینہ پر ہاتہہ رکہکر اور کبہی بالاے ناف
وگاہی زیر ناف ہاتہہ باندہ کر پڑہتے تہے اور ان صور توسے نماز پڑہنے پر مجاز ومختار
تہے یا ایک ایک وقت نماز ایک ایک طور پر پڑہنے کا حکم تہا بلکہ بیت اللہ شریف مین
چار مصلے ہین اون پر چار طریق سے نماز پڑہی جاتی ہے مخالفین مذہب سبا تمیز
بہت طعن وتشنیع کرتے ہین امید کہ جو طریقہ نماز جناب پیغمبر خدا واصحاب کبار کا صحیح ہو
بصراحت ارشاد فرمایا جاوے اور جو بیچ درمیان مین بعد جناب رسول مقبول وصحابہ
کبار کے اختلاف ڈالا ہو نام اوسکا معہ سال وتاریخ کے مشرح ومفصل بیان فرمایا
جاوے کہ تسکین ہو جاوے بینوا وتوجروا فقط چونکہ علماے اہل سنت اور جو جو
اشخاص پیروان معاویہ ہاویہ مین یہ سب واسطے بہکانے وترغیب دینے
جہلا یعنے دہنئے جولاہے کنجڑے قصائی رنگی نان بائی اہیر گنڈرے تیلے
بوجہہ رو تاری حجام کے اپنے اپنے نفع کے لئے کیا کیا شعبدے اوڑایا کرتے ہین

کوئی دعا تعویز اور کوئی جھوپھاڑ کے ذریعہ سے اندہے و گونگے مادرزاد کو آنکھ و زبان دینے کا
وعدہ کرنے لگے اور بہار جو پہنچے اونکے جاہلونکو دام فریب مین لاکر پھانس دیتے ہین ہر روز نقوبے
دہول کے رستی بٹتے ہین دنیا تو اندہی ہے ہی اب رجوعات ہونے لگی بعضے باعتقاد و بعضے
بوجہ تماشے کے و بعضے دنیا بامید قایم کے اطراف و جوانب سے غول کے غول آنے لگے غوث میان
چوتہی و میان شنگلے و میان بدہو و میان جمراتی و میان شعبان و میان رجب و میان
رمضان و عید و و میان بقرعید و و میان مدار و و میان سالار و چلے آتے ہین کوئی شخص
تیل کوئی پانی کوئی مگر یلا کوئی اسبغول کوئی سونف کوئی عرق الاچی کوئی لونگ کوئی مرچ
کوئی دہنیا لئے چلا آتا ہے فقط باندہ کر صف دورویہ بیٹہے ہین اور پیر جی دونو جانب سے
بیٹہے ہاتہ دودستے اوڑاتے ایک چہو مین دس دس پندرہ پندرہ اشخاص کو دم کرتے
چلے گئے اور جو دور سے آتے تہے اونکو فقرے دیکر بہار جون نے پہلے پیر جی کا مرید کرایا بعدہ
پیر جی کو مزید لوٹی آپ اپنا چراغ اٹہالیا اونکو فقیر کرکے چوتر پر جہنڈا باندہ کر چہوڑ دیا غرض باعث
بہار جو نکے پیر جیکے خوب دوکان جاری ہو گئے اب پیر جی کو جہوچہنکر کے بہی فرصت باقی نہ رہے
اور ہر روز زر روپیہ چلے آتے ہین اور دعوتین خوب کہائے جاتے ہین ایک سمت تعویز و شجرہ
تقسیم ہو رہا ہے ایک طرف مریدان کہہ رہے ہین یا حضرت محرم مین ہم لوگ لہو کا گہونٹ
پی رہے ہین اب حکم جہاد کا دیجیے چہری بند بہائی سب تیار ہین جہنڈا اگر دینگی
دیر ہے اب پیر جی پہولے نہین سماتی ہین اسجگہہ پر ایک نقل یاد آئی ہے نقل ایک پیر میان
اپنے مریدون کو نماز جماعت مغرب پڑہا رہے تہے عین حالت نماز مین دفعتاً منہ سے
پیر جیکے لفظ دوت دوت کا نکلا مریدان یہ سنکر چونکنے ہوسے جب پیر جی نماز سے
فارغ ہوسے مریدان نے پوچہا کہ یہ کیا حرکت تہی کہ جو نماز مین آپ بولی پیر میان نے
کہا کہ صاحبو جسوقت مینے نیت نماز کی باندہی تو کعبہ کے در پر پہونچگیا گویا دیکہ

جماعت پڑھا رہا تہا ناگاہ ایک سگ اندر کعبہ کے چلا اوسوقت مینے یہ کلمہ کہا کہ وہ یہانسے گیا
انشاء اللہ تعالیٰ اگر تم لوگ بہی میرے طرحسے اعتقاد و توجہ کروگے تو تہوڑے دنونمین دل تمہارا
منور و بینا ہوجایگا پس آنکہہ بند کیے اور کعبہ مین پونہچے یہ سنکر اعتقاد مریدونکا پیر صاحب کیطرف
روز بروز بڑہتا جاتا تہا پہر تو پیرجی کے بن آئے دن عید اور رات شب برات ہونے لگے فقط
الغرض ان سبہونکو کچہہ دین و مذہب سے واسطہ و سروکار نہین زر کے طالب ہین مصرع
روٹی تو کسیطور کما کہاے مچہندر ۵ اگر کسی مرید نے کوی مسئلہ پیرجی سے پوچہا اول پیرجی
بدحواس ہوگئے پہر کچہہ دلمین جکر اوس سے کہا کہ میان میرے اسکے جواب مین بڑی بڑی دقتین
ہین پہلے سمجہہ نسکوگے مفت مین ہمارا دماغ پریشان ہوگا بہتر یہ ہے جو ہمنے شجرہ تمکو دیا ہے
اوسپر اعتقاد اپنا رکہو کسی غیر کو نہ دیکہانا ورنہ کرامات جو اوسمین ہے خبط ہوجاینگے پہر اسکو
بہت مشکل تمہارے لئے ہوگی فوراً دین مین خلل آجائے گا اور چہوٹی امت والی تو
پیر میان کے سکہانیکے باعث سے اپنی چال ڈہال پیشہ تک بہول گئے بقول میان کے جو نوکر تہے
عشق سمجہہ مستزاد پہلے پیسی ہانڈی سے کرتی تہی اب چپاتی پنجخرچی رہی کہوتے
جبسے ہوئی مرید پیر کے سیکہی یہ چترائی ۵ انگلی باتونکو بسرائی ۵ اٹہو مہوی گدیلے حافظ پڑہ کر
اللہ خدائی ۵ چہوٹے گہر کہہ بہتیرے پائی ۵ دنکو تجارات تراویح گہری حاجی آئی ۵ تاناکون
تنےگا بہائی ۵ اہل سنت کے عقاید و خیالات فاسدہ بہی عجب طرح کے ہین اول عقاید پیرجی
اولاً افضل البشر بعد رسولخدا کے ابوبکر بعدہ عمر بعدہ عثمان بعدہ علی ہین بموجب
ترتیب خلافت کے انہی اصول دین مین قایم کیا ہے ثانیاً یہ ہے کہ باخود با اختلاف صحابہ کو
نہ دیکہو اور جو لکہنے والے لکہہ گئے ہین تو الزام اونکی گردن پر ہوچکا اونکے فضایل و معجزات
کیا کم ہین اوسی کو دیکہو ثالثاً یہ کہ اگر معاویہ پر کف اللسان ہو تو کچہہ نہ کہو اور جو
علی پر معاویہ نے بر سر منبر سب کیا ہے تو اوس فعل کو خطائے اجتہادی سمجہو فقط

واضح رہے کہ اس مسودہ مین یہہ بات پائی جاتی ہے کہ جب کچھہ حال اختلافات کا خلفای ثلثہ کا
نہ دیکھا جائے گا تو اصل حال صحابہ کا مخفی رہے گا اسلئے اس بارہ مین تاکید شدید ہے اور جو
معاویہ نے سب علی علیہ السلام پر کیا و یا کرایا ہے اور اوسکے سبب سے خون ہزارہا بندہ
خدا کا ناحق ہوا ہے اور امام حسن کو زہر دلوایا ہے یہ سب بات خطاے اجتہادی آجا ئیگے
تو وہ بھی بری الذمہ ہو جا یگا ورنہ یہہ عیوب خلفائے ثلثہ تک پونہچین گے معاویہ تک لعن و
طعن رہے گی آگے نہ بڑہے گی خلفائے ثلثہ بہہ بدنام نہونگے فقط دویم خیالات سنیان
ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ فضلیت جناب امیر کے جو اقوال امام شافعی و خواجہ حافظ وغیرہ سے
پائے جاتے ہین وہ از قسم فقر و تصوف کی ہے اور تفضیل شیخین ایک امر شرعی ہے فقط
صاحب حد تحقیق نے جواب اسکا یون لکھا ہے کہ یہ مغالطہ وہی اور دہوکا ہے اسلئے کہ فضیلت
حضرت علی علیہ السلام کے آیات قران و احادیث سے ثابت ہے اور بمقابلہ قرآن کے شیخین نہین ہے فقط
دویم ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ ذات جناب امیر علیہ السلام کے ایسے نہین ہے کہ اختلافات
معاویہ وغیرہ سے اونکو کچھہ مکدر پایا جاوے جواب اسکا یہ ہے کہ گو جناب امیر علیہ السلام کو
بمقتضاے صبر کے کچھہ تعرض دنیا مین نہو لیکن نتیجا صبر کا اللہ تعالے کہ عادل ہے بے شک
جناب امیر کو عطا فرمائے گا اور جو جو سلوک شیخین و معاویہ وغیرہ نے جناب امیر کے ساتھ
کیا ہے ضرور سزا اونکو اللہ تعالے دیوے گا صبر سے گناہ کا ہر گز ازالہ نجاوے گا کیونکہ
حق سبحانہ تعالے عادل ہے فقط سیوم ایک سنی کا یہ خیال ہے کہ معنے تولا کے ساتھ
ہین کہ انسان محامد و مناقب جناب امیر و اہلبیت علیہم السلام کو یاد کرے اور ذکر و خیال
اونکے دشمنونکا کچھہ ضرور نہین ہے اسجگہہ صاحب حد تحقیق لکھتا ہے کہ تولا بے تبرہ کے کسی طرح سے
درست نہین ہو سکتا ہے یعنے جب تک کہ معاملات دشمنان ذکر و خیال نہ کئے جائین
تب تک فضیلت و حلم و علم و صفات ذاتی وغیرہ حضرت علی علیہ السلام کی کیونکر معلوم

ہوسکتی ہے چہارم ایک سنی کی یہ تقریر ہے کہ جب یہ جو تی گئی کیا ضرور ہے بجائے اسکے
درود پڑھے فقط جواب اسکا یہ ہے کہ شیعا انکو برا کہنا یا لاحول کہنا ضرور نہیں جانتے ہیں خدا کو
یاد کرنا کافی حقیقت یہ ہے کہ جو جیسا ہوتا ہے ویسا کہا جاتا ہے حال فرعون کا بمقابلہ
موسیٰ علیہ السلام دیکھنا کسے سمجھ لینا چاہیے فقط پنجم ایک سنی کا خیال یہ ہے کہ ہر گاہ خلافت معاویہ
کی از روئے مصالحہ امام حسن علیہ السلام کے ہو گئی تو اب حقیقت خلافت معاویہ میں کیا گفتگو
ہوسکتی ہے جواب یہ ہے کہ تسلیم خلافت کی ہرگز از روئے مصالحہ کے صحیح طور پر نہیں ہوئی
اسوا انکو دیکھنا چاہیے کہ کس حالت مجبوری میں جناب امام حسن علیہ السلام نے بوجہ شوق کے
اعوان و انصار کے اور پایا ہے آیہ کریمہ کو پارہ ۲ سورہ بقر رکوع ۲۴ میں واقع ہے
قولہ تعالیٰ وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ ترجمہ یعنی خرچ
کرو تم بیچ راہ خدا کے اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ ہلاکت میں فقط خلع خلافت کا کیا ہے اور
بقول اہلسنت کے ہر گاہ اصل خلافت تیس سال تک ہے اور بعد اوسکے ایک بادشاہ گزندہ
ہوگا کونسا کمال ہوا اگر معاویہ گزندہ بادشاہ ہوا کچھ خلیفہ نہیں ہوا و نہ امام ہوا بادشاہت
اور ہے اور امامت اور ہے فقط علاوہ اسکے معاویہ ہاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کو شہید
کروایا اور تا مرگ اپنی سب کہنا و کہلانا سر منبر جاری رکھا اور جناب امام حسن علیہ السلام کو
زہر دلوایا پس ایسے ہی شخص کو خلیفہ و امام کہینگے سبحان اللہ کیا دین و اسلام ہے ایسے
دین و اسلام کو ہمارا سلام ہے شعر کوئی جاناسے خاک لائینگے اپنا کعبہ خدا بنائینگے اور
صاحب تحقیق فصل ۱۵ میں لکھتا ہے کہ بنیاد انکے مذہب کے احادیث پر ہے اور حال
احادیث کا یہ ہے کہ بروایت مروان و معاویہ و عمرو بن عاص و عبداللہ بن عمر و عائشہ
و طلحہ و زبیر وغیرہ ایسے ایسے اشخاص کی اکثر صحاح ستہ میں موجود ہیں کہ جو قطعا اہلبیت علیہم
السلام سے منحرف ہو کے بانی مبانی خلافت ثلاثہ وغیرہ کے ہوئے یہ فرقہ تفضیل الشیخین

معاویہ

معاویہ شاہی کا ہے یہ لوگ خلفای ثلثہ کو حضرت علی علیہ السلام پر فضیلت دیتے ہین اور
فضیلت خلفای ثلثہ بغیر توہین و تنقیص شان جناب امیر علیہ السلام کے نہین ہو سکتی ہے
اس امر کا اہتمام زیادہ تر ہے اور احادیث صحاح و آیات قرآنی سے جو بشان اہلبیت علیہم
السلام ہین ونسے چشم پوشی واجب ہو گئی ہے اسلیے کہ جب عزت حضرت علی علیہ السلام
باقی نرہیگی تو عداوت معاویہ کے درہم و برہم ہو جاینگے اور سب کرنا معاویہ کا حضرت پر سہل تر
پایا جایگا اور یہ بھی مسئلہ خطای اجتہادی مین داخل ہو جایگا اور معاویہ کو بھی خلفاء دوازدگانہ
مین داخل کر سکے انہین احادیث وضعی سے سلسلہ تا ولید ابن عبد الملک پہنچا دیا گیا ہے لیکن
از روے نص قرآنی یا احادیث صحیح سے ثابت نہین کر سکتے ہین یہ لوگ شبہ داخل خوارج و نواصب
و دشمنان دوازدہ امام کے ہین فقط تمام ہوا کلام صاحب تحقیق ہر چند کہ خود صاحب کتاب
عالم اہلسنت ہے اس فرقہ کو خوارج و نواصب و دشمنان ائمہ معصومین علیہ السلام مین داخل کیا ہے
اور لکھتا ہے کہ کوئی آیہ قرآنی و احادیث صحیح سے خلافت خلیفہ اول ثابت نہین کر سکتے
ہین تب یہ ملمع سازی کیا بکار آمد ہو سکتے ہے مصرع اتنو قلعی آئینہ کے کھلی ہے
اب اہل تشیعہ کا کچھ قصور نہین ہے خود گھر کے لکڑی نے اونکی آنکھ پھوڑی ہے اگرچہ یہ فرقہ
ہزارہا احادیث وضع کیا کرین مگر اہل تشیع سے تحریر و تقریر مین ہمیشہ سرنگون رہتے ہین
چنانچہ ایک نقل برجستہ یاد آئی ہے نقل ایک ایرانی دہقانے ہند مین کسی امیر سنی مذہب کے
پاس جا کر کہا کہ سنی ہستم رافضہ مرا تنگ مے نمایند و ہیچ نمی دہند حالا بر درت آمدہ ام چنان
با من سلوک شوی کہ بدیار خود برسم امیر گفت بالکہ اگر مذہب اہل سنت و جماعت داری التحیات
بخوان مرد ایرانی نے گھبرا کر امیر سے عرض کیا کہ اے امیر اینوقت مرا التحیات یاد نیست
مگر یک نادعلی یاد دارم کہ صد التحیات بکار آید امیر نے سمجھا معلوم کیا کہ یہ شیعہ ہے کچھ دلوا دیا
تحریر نقل سے یہ غرض ہے کہ سنیان معاویہ شاہی لاکھ مقابلہ کرین لیکن اہل تشیعہ

اون پر غالب ہینگے لازم ہے کہ اب سنیان تفضیل شیخین معاویہ شاہی عداوت اہلبیت علیہم
السلام کو ترک کرین کیونکہ نہ امید ملک شام ہے نہ ملک رئے و نہ معاویہ ہاویہ کے دستر خوان کا
لقمہ باقی رہا مصرع ع طمع را سہ حرف ہست ہر سہ تہی ۔ اس زمانہ مین اب دوزخ و بہشت کا
سامنا ہے جو شخص جسکی محبت کرے گا حشر اوسکا اوسکے ساتھہ ہوگا ہر چند کہ یہ سب باتین
محبت سی تعلق رکھتے ہین کہ جسکی محبت زیادہ تر دل مین ہوتی ہے اوسی کی پیروی سبھے
کیجاتی ہے دیکھو محبت معاویہ مین اہلسنت نی عقاید اپنے دیدہ و دانستہ بدل ڈالے خاندان
نبوت کو چھوڑ کر پیروی و فکر اسکے رہ گی ہے کہ کسیطرح سے افضلیت صحاب ثلثہ کی جناب امیر پر
قایم ہوجاے اور خلافت معاویہ ہاویہ و یزید پلید علیہما کے ثابت کر دیجے کہ جسمین لعن
وطعن سے بچے ہوں اور آگے دوسرون پر پڑنے نپاوے اور سچ ہے کہ محبت کی لئے آثار و
نشانات ہوتے ہین اول یہ کہ ہر شخص اپنے دشمن سے کنارہ کشی چاہتا ہے نہ کہ دوست کے دشمن کے
حمایت کرے دویم یہ کہ دوست کے ذکر خوشی مین دوست کو خوشی حاصل ہوتی ہے نہ کہ رنگ چہرہ کا
فق ہوجاوے چنانچہ یہ حال اب بھی معاندان خاندان نبوی کا دیکھا جاتا ہے کہ جب نام
جناب امیر علیہ السلام کا افضلیت کی ساتھہ حقا مثل کلمہ اذانکے یعنے اشہدان امیر المومنین
وامام المتقین علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل زبان پر آیا سنتے ہی رنگ چہرہ کا
مثل گرگٹ کے بدل گیا سینہ سے تیر الم دوسار ہوا نشتر غم جگر کے پار ہوا پھر تو جنگ و جدال پر
مستعد ہوگئے کسی اپنے بیگانے کا خیال نہین رہا اوسیوقت پنچایت ہوگئے روپیہ
جمع ہوگیا جھوٹے گواہی دینے پر قسم کھا کر امادہ ہوگئے اب دیکھئے کہ غول کے غول عدالت کے
کچہری چلے جاتے ہین کوئی کوٹھے پر جنٹ کے کوئی مجسٹریٹ کے چلا جاتا ہے بعد
دو چار روز کے جب دونکی دوکانون پر خرید و فروخت کا حرج ہونے لگا رفتہ رفتہ سب
بھڑ [illegible] اب کوئی کسیکا ساتھہ نہین دیتا ایک دوسرا [illegible] کہتا ہے کہ ایسے بھڑ[illegible] ہے

کہنے سے ہمنے ایمان کھویا جھوٹی گواہی دی مفت کچہری دوڑے اپنا نقصان کیا و تکرار ختم
ہوگئی اور کچہہ نہوا فقط رائے مولف بطور خاتمہ کے میری دانست مین با خود با
اہل تشیعہ و اہلسنت فضل الشیخین و معاویہ شاہی ناحق مجبت و تکرار کرتے ہین کسواسطے کہ پہلے
جب اہل سنت نے اپنا وقت پاکر احادیث وضعی بنا کر اپنے کتب مین اطمینان سے درج کر گئے جو جو
توہین و حقارت حضرت علی علیہ السلام کے نسبت چاہا دل کھول کے سر منبر بیان کیا کوئی اہل تشیعہ
نہ بولا سب سُنا کئے اور جب اہل تشیعہ و ہین کے کتب سے جرائم خلفائے ثلثہ وغیرہ کے ثابت کر کے
گریبان گیر خلفائے ثلثہ وغیرہ کے ہوئے تب کیون اہلسنت اونسے لڑتے جھگڑتے ہین
پہلے جو اہلسنت نے چاہا وہ کیا اب اہل تشیعہ جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اسکے تکرار کیا ہے
بقول شخصے کہ عیوض و ارد گلہ ندارد ہمکو دیکھو کہ اس لڑائی و تکرار سے کچہہ سروکار نہین ہے
اپنا دین و ایمان اپنے ساتھہ ہے مثل نہ گود مین اینٹ ڈالئے نہ چھینٹ پڑے نہ کسیکو
کہئے و نہ کہلائے بقول دلگیر جو غم کھاتے ہین شبہ کا اونکو کب مطلب تبرے سے نہ طعام
خوش کے آگے ذکر بدبو ہو نہین سکتا ہ پس انسانکو لازم ہے کہ مطابق حکم خداوند تعالی
و رسول خدا صلعم کے جو اونسے راہ نیک بتائی ہے اوس راہ پر چلنے پہلے بعد حق سبحانہ تعالے
کے چہاردہ معصومین علیہم السلام یعنے جناب محمد مصطفے صلعم و جناب علی علیہ السلام ولی خدا
و وصی رسول اللہ و جناب فاطمہ زہرا بضعۃ رسول خدا و جناب امام حسن و جناب امام حسین
شہید کربلا سبطین رسول اللہ و جناب امام زین العابدین و جناب امام محمد باقر و جناب
امام جعفر صادق و جناب امام موسی کاظم و جناب امام رضا و جناب امام محمد تقی و جناب
امام علی نقی و جناب امام حسن عسکری و جناب امام محمد مہدی آخر الزمان صلواۃ اللہ
علیہم اجمعین کو امام و پیشوا و شفیع اپنا جانے اور دل سے پہچانے اور یہ معلوم کرے
کہ انہین کے محبت و مودت کے واسطے اللہ تعالے نے اپنے کلام مجید مین ہدایت کیا ہے

پس اوسکے دل و جان سے محبت و اطاعت و مودت و فرمان برداری اختیار کرے اور انکی خوشی مین خوشی اور انکے رنجمین رنج کرے یعنی جو جو تاریخ انکی ولادت باسعادت تاریخ وفات ہو تو بروز خوشی کے خوشی و سرور کرے اور بروز رنج و غم انکے مین خود رنج و غم مین مبتلا رہے اور مطابق ہدایت انکے زیارات پڑہے و نماز ادا کرے و روزہ رکھے و درود پڑہے یعنی جو طریقہ آئمہ معصومین کا ہے اوسی طریقہ کو اختیار کرے ہرچند کہ جیسا طریقہ ان بزرگوار انکا تھا اوس طریقے کا ادا ہونا ہم گنہگاران سے غیر ممکن ہے لیکن تاہم اپنی حتے الامکان قصد کرے اور سرگرم و مستعد ہو انکو انکے برکت سے اللہ تعالے انجام بخیر کرویگا اور جو جو دوست انکے گذر گئے ہون خواہ موجود ہون انکی محبت دل سے رکھے اور جو جو انکے دشمنان مر گئے ہون یا موجود ہون خواہ انکے دشمن کے دوست ہون اونکو حتے الامکان بخوبی کسی اپنے طریق کے عالم سے دریافت کرکے ایسے شخصونسے بیزار رہے اختیار کرے یہی راہ نجات کی ہے اور بہشت عنبر سرشت مین لیجاینگے اور اسی سے پروردگار عالم خوش و خرم رہے گا اور یہی بزرگوار وقت مرگ تا روز قیامت اپنے دوستونکے کام آوینگے اور دوزخ سے نجات دینگے اور جام کوثر عطا فرماینگے اور سواے ان بزرگوار کے کوئی شخص انبیا و اولیا و اوصیا و رسل مین ایسا نہین ہے کہ بروز قیامت بچاوے بالکل پیغمبران و رسل وا نفسی نفسی پکارینگے لیکن ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم امتی امتی اوس دن فرماینگے اور اپنے محبان و دوستان اہلبیت اپنے کو بچا لینگے ہر ایک کا گناہ بخشاینگے اور ہر محبان کو پل صراط سے مثل برق پار او تار کے بہشت مین لیجاینگے اور یہی چہاردہ معصوم علیہم السلام از مرگ تا قیامت اپنے محبانکے ہر طرحکے امداد کرین گے اسپر ایک ادنی دلیل یہ ہے کہ جسوقت حضرت جبریل محضر شہادت جناب خامس آل عبا علیہ السلام کا حضرت رسول خدا صلعم کے پاس لائے اور کہا کہ حق تعالے نے آپ پر تحفہ درود وسلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اس محضر مین بخشش امت کی تمہارے اس شرط پر رکھی ہے

ہے کہ امام حسین علیہ السلام بیابان کربلا مین ظالمونکے نرغہ مین بے گناہ گرفتار ہونگے جو کہا
پیاسا میرے راہ مین سعہ عزیز واقربا و انصار اپنے کہ جنکا نام اس محضر مین مندرج ہے کہ سخت
مصیبتین اوٹھا کر شہید کیا جایگا حتے کہ بچہ شش ماہہ تک پیاسا تیر ظلم سے اوسکے ہاتھ پر شہید
کیا جایگا اور نعش اوسکے پامال سم اسپان ہوگی اور بعد شہادت تمام جسم برہنہ ریگ گرم پر
بے دفن و کفن و بلا نماز جنازہ اعداے دین چھوڑکر اوسکے عیال و اطفال کو مثل بندے ترک روم
کے قید کرکے بے مقنع و چادر شہر بشہر و گلی و کوچہ مین تشہیر کر کے شام بدانجام مین قید کرینگے
اگر آپکو اور حسین علیہ السلام کو اور اوسکی والدین کو قبول منظور ہو تو خلاصی امت کے آپکے
خداوند تعالی ضرور کردیگا اس محضر مین یہی وعدہ اور یہی شرط لکھی ہے حضرت نے رو کر فرمایا
کہ اے جبریل یہ شہادت میرے اور والدین کے حسین کے ساتھ ہوگی جبریل نے عرض کی کہ بعد آپ کے
اور والدین حسین کے بعد یہ واقعہ ہوگا پس حضرت نے جناب امیر و فاطمہ زہرا علیہا السلام کو طلب کرکے
بالکل حال محضر کا سنایا جناب امیر و فاطمہ زہرا نے محضر کو پڑھ کر بہت روئے اور عرض کیا کہ یا رسول
اللہ اگر شہادت حسین کی بخشش امت پر ہے تو ہمکو بھی قبول ہے اوسوقت جبریل نے جناب
رسولخدا سے عرض کی اب آپ اور حضرت علی و فاطمہ زہرا دستخط اپنا اپنا ثبت کردیجے چنانچہ
ہرسہ بزرگوار نے دستخط اپنا اپنا محضر پر کردیا جبریل وہ محضر لیکر روانہ ہوے اور پھر
اوسی ساعت واپس آئے اور عرض کی کہ حق تعالے نے بعد تحفہ درود اور سلام کے
فرمایا ہے کہ جو شخص ہماری راہ مین یہ سب مصیبتین جھیل کے شہید ہوگا اوسکا تو دستخط
اس محضر پر نہین ہے تا ہنوز محضر ناتکمیل ہے اوسکا اور اوسکے بھائی کا کہ وہ بھی وارث ہے ہونا چاہئے
اوسوقت جناب رسولخدا نے جناب امام حسن و جناب امام حسین کو طلب کرکے گلے لگایا اور
بالکل حال محضر کا جناب امام حسین علیہ السلام سے بیان کیا حضرت امام حسین علیہ السلام نے
عرض کی کہ اے ناناجان ہماری شہادت سے اللہ تعالی آپکی امت کو بخشدیگا حضرت نے فرمایا

کیوقت حضرت امام حسین نے فرمایا کہ خدا نے یہ وعدہ آپ سے کیا مجھ سے نہیں کیا کہ تو شہید ہوگا اور
بخشش امت تیرے نانا کی اسی شہادت پر منحصر ہے یہ بیان حضرت جبریل سنکر فوراً روانہ ہوئے
اور پھر پلٹ آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کہدو حسین سے کہ اگر تو شہید ہوگا بموجب
[illegible] تو تیرے نانا کی امت کو بخشدونگا چنانچہ جناب پیغمبر نے امام حسین سے
مفصل حال بیان فرمایا اوسوقت جناب امام حسین نے عرض کیا کہ اے نانا جان اگر اللہ تعالے نے
بخشش امت کا میری شہادت پر اقرار کیا ہے تو یہ سب مصیبت اوٹھانیکو مجھے صبر بھی عطا کرے
چنانچہ یہ بات جبریل سنکر پھر بارگاہ جناب احدیت مین پہنچے اور پھر پلٹ آئے اور جناب رسولخدا سے
کہا کہ اللہ تعالے نہایت درجہ اسوقت امام حسین سے راضی ہے اور فرمایا ہے کہ مینے حسین کو
صبر کا درجہ بھی ہر انبیائے مرسل سے زیادہ تر عطا کیا اوسوقت جناب امام حسن و جناب امام حسین
دونو بزرگوارنے دستخط اپنا اپنا محضر پر لکھدیا فقط پس ہرگاہ جناب امام حسین علیہ السلام نے
تو مطابق نوشتہ محضر کے وعدہ اپنا خدا سے وفا کیا اب وعدہ خدا کا باقی رہا پس کیا اللہ تعالے
وعدہ اپنا پورا نکرے فرمایا ہے وفا نکرے گا یہ بات غیر ممکن ہے وہ پاک پروردگار ضرور بالضرور لامحالہ
وعدہ اپنا وفا کرے گا اور ضرور محبان اہلبیت علیہم السلام کے بخشش ہوگے بشرطیکہ انسان
ولائے اہلبیت علیہم السلام کے خاص جان و دل سے رکھے اور اونکے دشمن کو دشمن جانی اپنا
سمجھے اور اونکے دشمن کے دوست کو بھی دشمن جانی تصور کرے اور اگر کوئی شخص ان چہاردہ
معصومین علیہم السلام سے خردل یا خشخش برابر بھی دنیا مین بغض یا عداوت رکھے گا یا اونکے
دشمنان [illegible] یا اونکے دشمن کے دوست [illegible] نجات [illegible] غیر ممکن ہے اور اگر چہ
ان حضرات کا ایک [illegible] بھی ترک کریگا تو وہ شخص کے بخشش [illegible] اور بغض رکھنے والا
اہلبیت کا فرض ہے اور اگر ان بزرگوار کے دشمن [illegible] اور انسے بھی دوستی رکھے
[illegible] کوثر کے اور [illegible] دونون کے حق کا ستانے والا ہو وہ شخص [illegible]

مثل کافر کے ہی ایک جانب سے جانا بہتر ہے شعر دو رنگی چھوڑ دی یک رنگ ہو جا سراسر موم ہو
یا سنگ ہو جا اور درحقیقت وہی شخص دوست خالص ہے جو ان حضرات سے بدل و جان یاری اور
اونکے دشمن سے اور اونکے دشمن کے دوستوں سے بیزاری اختیار کرے اور دوستی میں ایسا بھی نہ کرے
کہ انکے رتبہ کو اسقدر زیادہ کر لیوے کہ اطلاق کفر کا اوسپر ہو جاوے ورنہ انکے مرتبہ سے انکو
اسقدر گھٹاوے جہان تک ان بزرگوار کا رتبہ ہے وہین تک کہی بڑھانا گھٹانا اچھا نہین ہے
کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ جناب رسالتمآب تمام مخلوقات یعنی جن و انس و ملایک سے افضل ترین
اور مراتب حضرت علی علیہ السلام کے آیات نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۳۵ سے
اور احادیث نمبر ۴ و ۵ و ۲۲ و ۲۵ و ۳۲ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۹ سے
ثابت و آشکار ہین پس گاہ جناب رسولخدا ہر نبی سے افضل ترین تو آیات و احادیث کے رو سے
بجز جناب پیغمبر کے حضرت علی بھی افضل انبیائے مرسل سے ہو سکتے ہین اور اہل سنت کا اس بارہ مین
یہ قول ہے کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ امام کا مرتبہ نبی سے بڑھ جاوے نبوت جڑ ہے اور امامت
شاخ ہے جواب اسکا یہ ہے کہ مذہب اہل حق کے نزدیک آئمہ معصومین علیہم السلام بیشک
فرع ہین لیکن جناب پیغمبر صلعم کہ خاتم النبیین مثل شاہنشاہ کے ہین اور ظاہر ہے کہ ہر انبیا سے
افضل ترین مثل اسکے کہ جیسے وزیر شاہنشاہ کا چھوٹے بادشاہون سے افضل ہوتا ہے
جیسا کہ بقول اہلسنت کے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنے امت محمدی مثل انبیائے
بنی اسرائیل کے ہین ہرگاہ جب امت علمائے نبی کی قرار پائی پس حضرت علی علیہ السلام جو بموجب
آیات نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۴ سے کے ہر علما سے افضل ہوے تو بالضرور ہر انبیا سے
بھی افضل ترہوئے اور کوئی ہمرتبہ جناب امیر کا فرشتون مین یا انبیا مین نہین ہے اسلئے کہ فرشتون
مین قوت شہوت کا پہلو ہے نفس امارہ اون پر مسلط نہین ہے اور آئمہ معصومین مین دونو
قوت شہوت کا پہلو ہے و نفس امارہ پر جہاد کر کے معصوم ہوئے چونکہ ظاہر

آئمہ معصومین علیہم السلام کا خدا نے واجب فرمایا ہے اس بارہ مین آیات و احادیث پہلے
بیان ہوچکی ہین احتیاج دوبارہ کی نہین ہے اور خود جناب امیر علیہ السلام فرماتی ہین کہ ھلک
فی اثنان مُحِبٌّ غَالٍ وَ مُبغِضٌ قَالٍ یعنے دو شخص ہلاک ہونگے میرے باب مین ایک وہ کہ بوجہ
دوستی کے مجھکو میرے رتبہ سے بڑہا دے اور ایک وہ کہ بوجہ دشمنی کے میرے رتبہ کو گہٹا دے اور دیگر حدیث میں
فرمایا ہے یھلک فیّ رجلان محبٌ مفرطٌ یعنی ہلاک ہونگے میرے باب مین دو شخص ایک وہ کہ جو افراط کریگا میرے
حق مین اور دوسرا وہ کہ جو دشمن میرا مجھکو گہٹا دی میرے مرتبہ سے اس سے مراد یہ ہے کہ جسطرح سے قوم نصیری
معہ توابع اوسکے نے جناب امیر کو اسقدر بڑہایا کہ خدا کہنے لگے اور اہل سنت معاویہ شاہی نے اسقدر
توہین پر جناب امیر کے کمر باندہی کہ جو جو چاہا منبر پر کہنے لگے اور اسقدر گہٹایا کہ صحابہ ثلثہ کو حضرت پر
فضلیت دینی لگے اور جیسا کہ اہلسنت نے والدہ جناب امیر کو متہم بکفر کیا مثل اسکے کہ کفار نے
والدہ حضرت عیسی کو متہم کیا تہا فقط اور جو اہل تشیع مین اکثر لوگ کہتے ہین کہ فلان شیعہ غالی ہے یہ امر
نہایت بد و نازیبا ہے ایسا نام رکہنا برادر ایمانی کے واسطے نہایت برا ہے لفظ شیعہ کا کیا کم ہے
یہ لقب تو نہایت گرامی و مبارک ہے اور کلام اللہ سے ثابت ہے بلکہ لقب سنت جماعت قران سے
کہین نہین پایا جاتا و نہ کوئی کلام اللہ سے ثابت کر سکتا ہے فقط ہر چند کہ شناخت دوست
و دشمن کے سمجھنے کے الامکان اپنے لکہدی ہے اگر انسان اندک بہی عقل سلیم کو زور دیگا تو اس
تھوڑی تحریر سے بہت سا دریافت کر لیگا اور اگر اس سے زیادہ منظور ہو تو دیگر کتب ملاحظہ کرے
یا کتاب استقصار الافحام جو جواب مین منتہی الکلام و تحفہ اثنا عشریہ کے ہے دیکہے حال مفصل معلوم
ہوجائیگا فقط **غزل مولف** دوستی کا یہ صلا آل عبا دیتی ہین ۔ کہ گنہگارونکو دوزخ سے
بچا دیتے ہین ۔ کوثر و نہرین ہین حور و قصور و جنت ۔ اہلبیت اپنی محب کو یہ صلا دیتے ہین ۔ ہمکو
مذہب مین لڑائی سے نہین کچھ مطلب ۔ اصل جو بات تہی وہ تمکو سنا دیتی ہین ۔ دیکھو انصاف کرو
دلمین نہ نادان بنو ۔ ہمتو آیات و حدیثونکا پتا دیتے ہین ۔ حق و ناحق کا تمیز ہمین کرو غور سے تم

ہم دوبارہ تمہیں پہر یاد دلا دیتے ہیں ؛ طالب حق ہو تو باطل سے جدا ہو فوراً ؛ ورنہ پچھتاؤگے
یہ بات سکھا دیتے ہیں ؛ الفت آل پیمبر ہے کلید جنت ؛ راہ سیدہی یہی چلنے کی بتا دیتے ہیں ؛
گر نہ پاؤگے تو عقبے میں جنان پاؤگے ؛ ہم تمہارے لئے یہ پہر بتا دیتے ہیں ؛ الفت پنجتن پاک ہے
راہ ایمان ؛ بخدا ہم تمہیں ڈہرے پہ لگا دیتے ہیں ؛ چین سے بیٹھے رہو روز منے خم غدیر ؛
یہ وہ چیز ہے ہیں کہ دوزخکو بجہا دیتے ہیں ؛ ہیں جو اعدائے آئمہ ؛ وہیں اعدائے رسول ؛
قعر دوزخ میں ملک انکو سزا دیتے ہیں ؛ اونکے دشمن جو ہیں یہ پہر ہے لازم اون سے ؛
یہ خبر صاف رسول دوسرا دیتے ہیں ؛ دشمن آل نبی سے رہو ہشیار عظیم ؛
آگ پانی میں یہی لوگ لگا دیتے ہیں ؛

نثر خاتمہ للہ الحمد کہ اتمام کو پونہچی یہ کتاب ؛
خوب آغاز سے انجام کو پونہچے یہ کتاب ؛ گلشن مدح ائمہ کی ہی خوشبو اسمیں ؛ اور آیات و احادیث سے
مملو اسمیں ؛ بعد آیات و حدیثونکے ہوا یہ سامان ؛ دوست و دشمن ائمہ کی اسمیں پہچان ؛ ہمیں یہ امید
محبون سے کہ اطفالون کو ؛ خوب دلجوئی سے سکھلائیں یہ سب حالون کو ؛ تا کہ بہکائے
نہ کوئی اونہیں ہشیار رہیں ؛ اور اعدائے ائمہ سے وہ بیزار رہیں ؛ ای عظیم اب تو
دعا مانگ برب حیدر ؛ اجر تالیف کا میں پاؤں بروز محشر ؛ جو محب دیکہیں
اسے اسکا ثواب اونکو ملے ؛ جو عدو رنج کریں اس سے عذاب اونکو ملے ؛ **تمام شد**

قطعہ تاریخ رسالہ ہذا در بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبغ

صد شکر کہ یہ کتاب ہے ہیں ؛ از فضل خدا سے ہو گئی انجام ؛ کیا خوب عظیم نے کہی تاریخ ؛ بہتر ہے لکھی مودت الاسلام ؛

مفعول مفاعلن مفاعیلان مفعول مفاعلن مفاعیلن مفعول مفاعیلان مفعول مفاعلن مفاعلان
اخرب مقبوض مسبغ سالم اخرب مقبوض سالم مسبغ اخرب مقبوض مسبغ سالم اخرب مقبوض مسبغ سالم

بخط خام بعجلت تمام حقیر فضل مرزا التحریر نمود

تمام شد

صحت نامہ کتاب معودت الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	فرمایا ہے	فرماتا ہے	۲۲	۱۳	ر کوع ہین	رکوع ہین
۵	۱۴	انکار	حجت	۲۴	۱۰	ملکس الا	ملکین لا
〃	۱۹	مصنفین	منصفان	〃	۱۳	سفقت	شفقت
۸	۱۵	روزہ	ذرّہ	〃	〃	ابوبکر ثابت	ابوبکر پر ثابت
۹	۸	ایکے	انکے	۲۶	۱	ساتھہ توشریک	ساتھہ ہو توشریک
۱۳	۵	اُمّتہم	اُمّتِہٖ	〃	۶	حدنب	حدیث
۱۴	۲۰	لِیُذہب	لِیُذہِبَ	۲۸	۴	اطاعت رسول	اطاعت الہی و درمیان الاطاعت
۱۵	۱	یُطہر	یُطہِّرَ	۳۵	۷	ہضر	ہضم
〃	۱۳	یُطہر	یُطہِّرَ	۳۶	۳۰	نتزل	تنزل
۱۶	۸	وقت کی	وقت مِعا کی	۳۷	۲۰	یہ صورت	یہ وہ سورت
〃	۱۲	دیدہ دانستہ	دیدہ ودانستہ	۳۸	۱۴	نیت ہرطرف	نیت خدا ہرطرف
〃	〃	ہوگئی قطعہ	ہوگئی سیج ہے	۳۹	۱۷	حد	خدا
۱۸	۳	پیشو و	پیشواد	۴۰	۱	اوسکے بغیر	اوسکے کی بغیر
۲۰	۱	نوربین	نوری ہین	〃	〃	ورسول	دالرسول
〃	۴	تنظر	تنصر	۴۱	۲	تعلبی	ثعلبی
〃	〃	تصر	نصر	〃	۱۶	پس آیہ	پس اس آیہ
〃	۱۰	گزانہ	گردانا	۴۳	۳	جبرئیل	خرقیل
۲۱	۱۱	نہو	نہوا	〃	۷	تصدیق لنا	تصدیق وتصدیق
〃	۱۷	صاحبہ	صاحبۃ	۴۲	۵	ستول	مستعمل
〃	〃	بجاذۃ	بجادۃ	〃	۱۵	دلسای	دنیائی
〃	۲۰	متعانت	متقارنت	۴۷	۴	اوررنگین	اورنگین